نواب عزیز جنگ بہادر مؤلف

آصف اللغات

جامع الفاظ مفردہ و مرکبۂ اصطلاحی و استعمال و امثال فارسی زبان و مقولہ ہاے

عجم۔ ملتزم باسناد متقدمین و متاخرین مسلمۃ الاستناد و برای ہریک

لفظ ترجمہ با محاورۂ زبان اردو معہ اسناد کلام زباندانان ہند

جلد اول

مولفہ نواب عزیز جنگ بہادر اول تعلقدار وظیفہ یاب سرکار آصفیہ

الف ممدودہ

جمیع حقوق این تالیف بسند رجسٹری سرکار آصفیہ

مؤلف راست غیر از مؤلف دیگرے مجاز نباشد کہ این کتاب را

جزاً یا کلاً چاپ نماید یا بزبان دیگر ترجمہ کند الا باجازت مؤلف این کتاب ؀

سنہ ۱۳۲۳ ہجری

عزیز المطابع حیدرآباد دکن

P03
T1430

Allama Iqbal Library
118331

K. UNIVERSITY LIB.
Acc. No 118331
Date 27. 8. 75

اعزاز و شکریہ اعزاز

(الف) ہزاکسلنسی ویسراے ہند کا شکریہ

ڈڈیکیشن کی نسبت

(۱) مین نہایت ادب کے ساتھ ہزاکسلنسی لارڈ منٹو بالقابہم نائب الریاست قیصر ہند گورنر جنرل - ویسراے بہادر ادام اللہ اقبالہما کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ آپ نے بکمال مہربانی اور خوشی سے یہ منظوری عطا فرمائی کہ مین اپنی اس تالیف کو آپ کے نام نامی سے معنون کرون -

صاحب رزیڈنٹ بہادر حیدرآباد نے بذریعۂ مراسلۂ نشان (۴۲۵۸) ۲۴ جون سنہ ۱۹۰۹ء مجھکو اطلاع دی ہے کہ ہزاکسلنسی آپکا شکریہ ادا کرتے ہین کہ آپ نے اون کو ایسی عالمانہ تصنیف مین اون کی یادگار قائم ہونے کا موقع دیا -

میری یہ تالیف بہت بڑی خوش قسمت ہے کہ اس کا آغاز میرے آقاے نعمت فرمان رواے دکن سرکار نظام ادام اللہ اقبالہم کی چہل سالہ جوبلی مین ہوا جس کا اشارہ بضمن شکریۂ آقاے ولی نعمت جلد اوّل کے صفحہ (۱۷) مین ہے اور اوسکا

ڈڈیکیشن نائب الریاست شہنشاہ ہند دام اللہ اقبالہم کے نام نامی پر قرار پایا جو ہر طرح پر
موزون و مناسب ہے۔

صلۂ تالیف کی نسبت

(۲) میرے پاس گورنمنٹ آف انڈیا کی اس گران بہا قدردانی کی شکر
گزاری کے لئے الفاظ نہین ہین کہ ہز اکسلنسی ویسرائے ممدوح الشان نے باجلاس کونسل
یہ حکم فرمایا کہ مؤلف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس جس طرح وہ شائع ہوتی جائے پانچ
پانسو روپیہ کا آنریریم (صلۂ تالیف) عطا کیا جاوے جسکی اطلاع مجھکو بذریعہ رزیڈنسی حیدرآباد دکن
دل افزا لفظون مین دی گئی ہے اور ارشاد ہوا ہے کہ نواب ویسرائے بہادر نے میری اس
محنت کو بہت وقعت کی نگاہ سے ملاحظہ فرمایا اور وہ قابل قدر قرار پائی۔

عملی شکریہ

(۳) مین نے اس نعمت عظمی کے شکریہ مین پبلک کے لئے اس کتاب کی قیمت حقیقی
مصارف یعنی اصلی لاگت سے بھی کم کر دی ہے یعنی (۶۰۰) صفحہ کی ہر ایک جلد کے لئے جو مجلد ہے
صرف عہ/ قیمت قرار دی ہے اور اس بے بہا امداد کی وجہ سے اپنے اسٹاف مین اس قدر
توسیع کی ہے کہ اگر حیات مستعار وفا کرے اور نعمت صحت قائم رہے تو مین امید کرتا ہون
کہ ہر ششماہی سال فصلی پر اسکی ایک جلد شائع کرسکون گا۔ انشاءاللہ المستعان۔

خاکسار

عزیز جنگ مولف

J&K Post Graduate Dept. of Persian ... Srinagar
No. 102743
19-3-74
J&K University Srinagar Post Graduate Dept. of Persian
Received
No
Date 19

آصف اللغات

جامع الفاظ مفردہ و مرکبۂ اصطلاحی و استعمال و امثال فارسی زبان و مقولہ ہائے عجم

ملتزم باسناد متقدمین و متاخرین مسلّمۃ الاستناد و برائے ہر یک لفظ

ترجمہ با محاورۂ زبان اردو معہ اسناد کلام زباندانان ہند

جلد اوّل

مولفۂ نواب عزیز جنگ بہادر اوّل تعلقدار وظیفہ یاب و رُکن مجلس صفائی و طبابت

الف ممدودہ

جمیع حقوق این تالیف بسند رجسٹری سرکار آصفیہ

مولف راست غیر از مولف دیگرے مجاز نباشد کہ این کتاب را

جزاً یا کلاً چاپ نماید یا بزبان دیگر ترجمہ کند الّا با جازت مولف این کتاب

سنہ ۱۳۲۵ ہجری

عزیز المطابع حیدرآباد دکن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آنانکہ بحمدِ تو کشاوند زبان را
ہر گہ بہ تلفظ نتوان حرف کشیدن

از قلتِ الفاظ بہ بستند دہان را
حیف است کہ معنائے حقیقت طلبیدن

قاصر ہے زبان حمد الٰہی کے بیانمین
جب لفظ کے پانے مین مرا ذہن غبی ہے

الفاظ کی قلت ہے مولف کی زبانمین
معنائے حقیقت کی طلب بے ادبی ہے

نعت

اے کنزِ حقیقت دُرِ قاموس معانی
برہانِ تو شد حامی اثباتِ رسالت
فرہنگ تو گنجینۂ اسرارِ رب آمد

وے منتخبِ فضل و صراحِ ہمہ دانی
ذاتِ تو چراغے بشبستانِ ہدایت
نعتِ تو ضیا بخش لسان العرب آمد

صلّوا علیہ و علے آلہ الکرام و اصحابہ العظام ۔ اجمعین ۔
امابعد بر سخنورانِ ارجمند و دانشورانِ تحقیق پسند مخفی مباد کہ درین روزہا کتب لغات زبان فارسی وارُدو کہ بحلیۂ اشاعت آراستہ اند اکثرے ازآنہا بحذف زوائدِ مفروضہ پیراستہ خال

خال ازانند کہ فی الجملہ کسوتِ جامعیت را در برکشیدہ اند باقی حال ہر گلے را زنگ و بوے دیگر است

مولف گوید کہ اگرچہ اکثرے را ازین کتب من وجہ در معرض اعتراض آوردن آسان است

ولیکن انصاف بالاے طاعت است۔ نتیجۂ جانکاہی و عرق ریزی ہاے ہمین بزرگان است

کہ الآن در فن لغت ذخیرہ ہاے کافی پیش پا فتادہ و حوصلہ کہ برین گونہ کارہا مستقبلان را

پیدا شود۔ و ولولۂ کہ جاگزین خاطرِ مولف است حصہ ازان بر انگاوا مدادِ ہمین کارہاے شان است

و بس جزاہم اللہ فی الدارین خیراً کثیراً۔

فہرستے کہ باعتبارِ ردیف اسماے کتب پیش میکشم کیفیت و کمیّت ہر یکے را شامل است تا

ناظرین با تمکین را ملاحظہ اش مذاقے در مابہ الامتیاز تالیف محقر پیدا کند۔ بو کہ عرض حقیقت

بہ خردہ گیری محمول نشود کہ ہیچگاہ مقصودم بدان سو سر نمی کشد۔ خطاے بزرگان گرفتن خطاست۔

(۱) **ارمغان آصفی**۔ مولوی محمد عبد الغنی خان غنیؔ تخلص مولف این کتاب است این

کتاب را مفید الشعرا توان گفت کہ فرزانہ مولف اکثر الفاظ بہار عجم را بلزوم صلہ و مصادر استعمال

بطرزے بیان کردہ است کہ ہر یک لفظ را سلسلہ حروف ہجاے مصادر بآئین بہین ہدیہ ناظرین

می کند و بسیارے از اسنادِ متاخرین وراے بہار عجم۔ ازین شیرازہ بدست می آید۔ اما تحقیق

مولفش وابستۂ بہار است۔ بقول مولفش در سنہ ہزار و دو صد و نود ہجری اتفاق بیاضش

افتاد و سنہ ہزار و سہ صد و بست و دو در مطبع قادری آگرہ انطباعش صورت گرفت۔ کتابے

است خیلے مفید و بقیمت معتدل بدست می آید۔

(۲) **ارمغان احباب**۔ شیرازہ مختصریست از تالیف لطیف منشی محمد قادر علی صفی پوری کہ

در سنہ ہزار و سہ صد و شش ہجری بہ تحقیق تانیث و تذکیر استعمال زبان اُردو نوشتہ است و بمطبع شاہ جہانی بھوپال چاپ شدہ حالا کمیاب است۔

(۳) **افسر اللغات**۔ این لغتے است مختصر جامع لغات عربی و فارسی و ترکی۔ راجہ راجیسر راو مولف اوست کہ در سنہ ہزار و سہ صد و بست و چار ہجری تالیفش کردہ از سند و حوالہ کار نگرفتہ تعریف ہر یک لفظ را در اُردو زبان بیان میفرماید در نظام المطابع حیدرآباد حلۂ طبع در برگرفتہ است و از مولف بقیمت معتدل گیر می آید۔

(۴) **امیر اللغات**۔ این لغتے است جامع و مانع در زبان اُردو۔ و مخصوص از برائے لغات و محاورات و استعمالات این زبان کہ نتیجۂ جانکاہی مولانا منشی امیر احمد مینائیست کہ ہمدرین روزہا دار فانی را گذاشت گویند کہ مسودہ اش مکمل است ولیکن دو تا جلدش کہ چاپ شدہ است. الف ممدودہ و مقصورہ راست و بس ع۔ روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد ٭ خدایش بیامرزد کہ خوب کارے کردہ است۔ حصۂ مطبوعہ از مطبع مفید عام آگرہ بدست می آید کہ خیلے خوش خط و بر کاغذ کلان قد شش صد و چہل و دو صفحہ دارد۔ بعضے گویند کہ قیمتش بسیار گران است چرا نباشد کہ گران بہاست و آبش نیاوردہ۔

(۵) **بحر الجواہر فی لغۃ الطب**۔ از تالیف محمد بن یوسف الطبیب الہروی کہ زبان عربی و فارسی را شامل است الفاظ عربی را بزبان عربی تعریف می کند و فارسی را در فارسی زبان۔ کتابے است مختصر ولیکن بسیار معتبر اگرچہ در کلکتہ چاپ شدہ است ولیکن کمیاب است۔

(۶) **بحر عجم**۔ این بحریست زخار و دریائے ناپیدا کنار کہ استادی مولانا محمد حسین قادری مغفور راقم تخلص المخاطب بہ افضل الشعرا شیرین سخن خان میر مجلس مشاعرۂ اعظم دربار کرناٹک تالیفش فرمودہ

ع ۔ عجوبہ ایست کہ دریا مگر بکوزہ دراست ۔ مصادر مفردہ و اصطلاحات مرکبہ زبان فارسی را در فارسی زبان بآئینے رقم کردہ کہ دیدنی دارد ۔ مولّف محترمش الفاظ مفردہ را درخور این شیرازہ نہ پنداشت کہ طرزے خاص مقصود داشت در بعض اصطلاحات از نظائر کلام متقدمین ہم سند آوردہ است و در بیان استعمالات کہ حدّے و نہایتے ندارد ۔ پے بردہ ۔ طرز بیانش خیلے دلپسند و تحقیقش را پایہ ایست بلند ۔ جویندگان دریابند کہ این ہند نژاد با کمال ۔ زباندانان عجم را دست بر دل گذارد ۔ این ذخیرۂ بے بہا در سنہ ہزار و دو صد و ہفتاد و ہفت ہجری بدارالسلطنت کرناٹک حلیۂ انطباع پوشیدہ الآن نایاب است ۔

(۷) **برہان جامع** ۔ زبان فارسی را لغتے است جامع و اسم با مسمیٰ ۔ مفردات و مرکبات را شامل ۔ مولوی محمد کریم تبریزی مصنّف اوست ۔ قدرے قلیل از کلام متقدمین ہم سند گرفتہ اختصار بیانش با اختصار الفاظ یکرنگی دارد ۔ زبانش فارسی است و در سنہ ہزار و دو صد و شصت ہجری بدارالسلطنت تبریز چاپ شدہ کمیاب است ۔ وسنہ تالیفش ہم ہمان است ۱۲

(۸) **برہان قاطع** ۔ مستند لغتے است در زبان فارسی کہ از مولّف محترمش مولانا محمد حسین تبریزی خجستہ یادگار است الفاظ مفردہ و مرکبہ را جامع ۔ از اسناد و تمثیلات کنارہ کردہ است زبان دری دارد و اعتبار بند دیگران نمی کند جامعیت مفرداتش بر مرکبات فائق ۔ در عرض مطلب بسلاست کار می گیرد ۔ در اکثر مطابع ہند چاپ شدہ ازان بدست می آید ۔

(۹) **بہار عجم** ۔ نتیجہ محنت شاقۂ لالہ ٹیک چند بہار است مفردات چند و مرکبات بسیار را شامل در اکثر الفاظ از نظائر متعددہ متقدمین و متاخرین سند گرفتہ کہ اکثر آن مرکبات تازہ را نشان می دہد

طرفہ ترتیبے دارد کہ اصطلاحات بسیار در شیرازۂ این کتاب مضمر باشند و بیان اکثر استعمالات بیرون از بیان و در خفاے نظائر پنہان است۔ اکثر تمثیلات بر خلاف اصطلاح بعینہٖ بنظر آمدہ۔ من وجہٍ جامعیتش پیداست کہ بسیارے از کلام اساتذہ در یک شیرازہ جمع فرمودہ است مؤلف حقیر در اکثر الفاظ مرکبّہ از تحقیقش بحث کردہ۔ بیانش در فارسی است و از مطبع نولکشور لکھنؤ بقیمت ارزان بہم میرسد۔

(۱۰) **تحقیق الاصطلاحات**۔ مختصریست مفید و خیلے دلچسپ۔ میر امیر حیدر حسینی واسطی بلگرامی در سنہ یازدہ صد و ہشتاد و پنج مفردات و مرکّبات فارسی را خال خال جمع فرمودہ بعض الفاظش فروگذاشت ہاے لغات قدیمہ و جدیدہ را مخصوص است۔ بسیار خوب کارے کردہ است حیف است کہ چاپ نشد حالا نایاب است۔

(۱۱) **جامع اللغات**۔ از تالیفات منشی غلام سرور لاہوریست در ہر یک ردیف اوّل مفردات و مرکبات فارسی را بہ زبان اُردو ذکر میکند و پس ازان الفاظ زبان اُردو را مینویسد۔ در اکثر الفاظ فارسی از اشعار اساتذہ ہم نظیر میدہد حصہ فارسی۔ بہتر و مبسوط تر از حصہ اُردو دارد۔ در مطبع منشی نولکشور بقیمت ارزان گیر می آید۔

(۱۲) **جواہر المصادر**۔ مختصر تالیفے است از مولوی محمد مہدی واصف کہ مرد باکمال بود۔ مصادر مفردہ فارسی را در یک شیرازہ جمع کردہ است اگرچہ در اکثر مطابع مدراس طبع شدہ ولیکن کم یاب است۔

(۱۳) **چراغ ہدایت**۔ مختصر رسالہ ایست و زبان فارسی۔ اصطلاحات را مخصوص۔ مؤلفش مولوی سراج الدین علی است کہ با خان آرزو شہرت دارد۔ سراج اللغات از تالیفات اوست۔ و این مختصر مفید دفتر دوم آنست خال خال از مفردات ہم درین کتاب ذکر کردہ در دیباچہ کتاب

می فرماید کہ لغات و اصطلاحات شعراے متاخرین کہ داخل ہیچ کتاب مثل فرہنگ جہانگیری و سروری و برہان قاطع وغیرہ نیست درین کتاب نوشتہ شدہ واین تخصیص و انتخاب اختصارش را منزلتے می بخشد۔ عجب است کہ بعض از اصطلاحات و لغات این نسخۂ منتخب در کتب متذکرہ عنوان یافتہ مشہود الانسان مرکب من الخطاء والنسیان۔ در اکثر بلاد ہند چاپ شدہ بقیمت مناسب ممکن الحصول۔

(۱۴) **خزینۃ الامثال**۔ مختصر رسالہ ایست از سید محسن علی مغفور خلف الرشید مولانا سید حسین شاہ حقیقت تخلّص کہ اکثر امثال فارسی وعربی و اُردو را شامل۔ و درین فن خاص از مغتنمات است اگرچہ ہر یک مثل را تعریف خاص بیان نفرمودہ است ولیکن ذخیرۂ خاص را دریک شیرازہ جمع کردن ہم خالی از افادت نیست بقیمت ارزان از مطبع نولکشور بدست می آید۔

(۱۵) **دری کشا**۔ اگرچہ بسیار مختصر است ولیکن خیلے مفید و معتبر مولوی نجف علی خان جھجری در سنہ ہزار و دو صد و ہشتاد ہجری تالیفش فرمودہ اگرچہ در اکمل المطابع دہلی طبع شدہ ولیکن بسیار کم یاب است۔

(۱۶) **زبدۃ اللغات المعروف بہ لغات سروری**۔ مولفۂ مفتی غلام سرور لاہوری۔ این لغتے است مر زبان فارسی وعربی را کہ سخنوران را بکار آید۔ ترتیبش طرز نوی گرفتہ تبلاش قوافی ذخیرہ ایست جامع بیانش مختصر است و سندے از کلام اساتذہ نمی جوید معنی ہر یک لفظ را بزبان اردو می نگارد۔ و بہ اظہار اعراب لفظی وحوالۂ لغات ماضیہ سرے ندارد۔ اکثر مرکبات را گذاشتہ و در مفردات ہم اختصار را مقصود داشتہ۔ از مطبع نولکشور ارزان بدست می آید۔

(۱۷) **سراج اللغات**۔ نتیجۂ جگر کاوی خان آرزو ست کہ الفاظ مفردہ زبان فارسی را شامل است

نسخہ مطبوعہ اش بنظر مولف نیامد بسیار کمیاب است گویند کہ در زمانہ نوابی کرناٹک چاپ شد حالا
در کتب خانہ شمس العلما قاضی عبید اللہ نایطی واقع رای پیٹہ مدراس وہم بکتب خانہ نواب سرور الملک
بہادر واقع حیدرآباد نسخہ قلمی یافتہ میشود۔

(۱۸) **شمس اللغات**۔ کتابے است متوسط۔ محتوی بر لغات عربیہ و فارسیہ و ترکیہ کہ جماعتے از
علمار ہند بسرپرستی مسٹر جوزف بسنہ دوازدہ صد و بست تالیفش فرمودہ الفاظ مفردہ و مرکبہ را شامل است
و بمقابلۂ دیگر لغات زبان فارسی مثل برہان قاطع و بحر عجم وغیرہ حصہ فارسیش منزلتے ندارد کہ
بسیارے از مفردات و مرکبات درین کتاب یافتہ نمیشود۔ در بعض الفاظ از کلام اساتذہ سند ہم
می گیرد۔ از مطابع بمبئی بقیمت ارزان بہم میرسد۔

(۱۹) **غیاث اللغات**۔ مولفۂ مولوی محمد غیاث الدین رامپوری بازبان فارسی خصوصیتے
ندارد۔ اکثر مرکبات فارسی را ترک کردہ و سندے کہ از اسماے لغات میدہد قابل غور است در
ممالک ہند مقبولیتے خاص پیدا کردہ است۔ کثیر الاشاعت و بقیمت نازل بدست می آید۔

(۲۰) **فرہنگ آصفیہ**۔ لغتے است مبسوط و زبان اُردو را مخصوص۔ مولوی سید احمد دہلوی
مولف اوست۔ اکثر الفاظ زبان عربی و فارسی کہ در اردو مستعمل است اندرین مجموعہ یافتہ می شود۔
استعمالات و محاورات اُردو را کم ذکر می کند و از کلام زباندانان اُردو خال خال سند گیرد۔ ہمین
یک لغت است کہ حالا در ہندوستان زبان اُردو را جامع و مانع است باستثناے ردیف الف
ممدودہ و مقصورہ کہ تالیف امیر ازین ہم گوے سبقت ربودہ۔ طبع اولینش تازگی دارد و بقیمت
مناسب ارزبازار۔

(۲۱) **فرہنگ انجمن آرائے ناصری** - از تالیف رضا قلیخان ہدایت وخیلے گران قیمت است مفرداتش ازحیطۂ برہان بیرون نیست ومرکباتش مختصر از اکثر کتب اول الذکر۔ سندے کہ از کلام خود وبعض متقدمین می گیرد ہمرنگ بہارعجم۔ کنایات واستعارات را در آخر کتاب جا دادہ ودر حصۂ اولین کہ مخصوص از مفردات نیست۔ بعض مرکبات راہم ذکر کردہ۔ اہتمام طبعش باعتبار خوش قلمی وکاغذ بہتر از ہمہ لغات اول وآخر الذکر۔

(۲۲) **فرہنگ انندراج** - مؤلفہ محمد بادشاہ۔ شاد تخلص جامع الفاظ مفردہ ومرکبہ زبان عربی فارسی۔ ترکی۔ یونانی۔ ہندی۔ رومی وسنسکرت۔ از ہمہ لغات موجودہ کثیر الحجم ودر اکثر الفاظ پابند سند استعمال است۔ نقل عبارت را بر تحقیق ترجیح می دہد ودر انتخاب سند تعمقے بکار نمی برد۔ از مطبع منشی نولکشور لکھنؤ بقیمت معتدل بدست می آید۔

(۲۳) **فرہنگ جہانگیری** - مؤلفہ جمال الدین حسین انجو الملقب بعضد الدولہ در سنہ ہزار و ہفتدہ ہجری بعہد نور الدین جہانگیر شائع شدہ مفردات ومرکبات زبان فارسی را شامل مصادر مرکبہ بسیار کم می نویسد۔ در اکثر الفاظ از کلام متاخرین سند گیرد۔ تعدد معانی یک لفظ را انحصارے می کند کہ از بیان دیگر لغات باقی نمی ماند۔ بای حال ذخیرۂ کار آمد است واز مطبع منشی نولکشور ارزان بدست می آید۔

(۲۴) **فرہنگ رشیدی** - این کتابیست جامع اکثر الفاظ مفردہ ومرکبۂ زبان فارسی کہ نتیجۂ خون گرمی مولوی رشید الدین مغفور است از کلام اساتذہ تمثیل ہم می دہد۔ طرز بیانش اگرچہ مختصر است لیکن مفید در ایشیاٹک سوسائٹی کلکتہ در سنہ ہزار وہشت صد وہفت ودو عیسوی چاپ شدہ

در سنہ تالیف رشیدی ۶ باد فرہنگ رشیدی مقبول + است

حالا کمیاب است۔

(۲۵) **فرہنگ فرخی**۔ خجستہ یادگار شاہ محی الدین نایطی پتّور لقب کہ در سرکار رونگول گذشتہ است اکثر مفردات وبعض مرکبات زبان فارسی وعربی را بر سبیل اختصار می نویسد وسندے از کلام اساتذہ نمی آرد۔ سال تالیفش از دیباچہ کتاب سنہ ہزار و دوصد و چہل و پنج ہجری یافتہ میشود و نوبت بطبعش نرسیدہ۔ نایاب است۔

(۲۶) **کشف اللغات والاصطلاحات**۔ از مولوی عبدالرحیم ابن احمد سور است کتابے است جامع لغات واصطلاحات فارسی وعربی۔ ہر یکے را در زبان فارسی بترک سند بسلاست می نگارد۔ وطرز بیانش اعتبارے بدل نشاند۔ کثیر الاشاعت ومطبوع عام وارزان است۔

(۲۷) **گلشن فیض**۔ مختصر تالیفے است از برائے لغات اردو۔ مولانا سید ضامن علی جلال در سنہ ہزار و دوصد و نود ہجری بزبان اردو تالیفش کردہ۔ ترجمۂ فارسی وعربی را ہم مقابل ہر یک لفظ مینویسد مگر التزام ندارد۔ در اکثر مقامات از کلام زباندانان ہند سند می گیرد۔ باوجود طبع کمیاب است۔

(۲۸) **لغات فیروزی**۔ لغتے است جامع الفاظ مفردہ و مرکبۂ زبان فارسی وعربی و ترکی ویونانی وہندی وسریانی وانگریزی وپرتگالی وفرانسیسی وعبرانی وغیرہ۔ مولوی محمد فیروز الدین مولف اوست کہ در اردو زبان نوشتہ۔ خوب کارے کردہ است کہ دریا را بکوزہ آوردہ۔ از تمثیل وسند واعراب لفظی کنارہ می کند۔ بقیمت نازل از مطبع مفید عام آگرہ بدست می آید۔

(۲۹) **لغات کشوری** - مختصر مفید و لغات فارسی و عربی و ترکی و یونانی را جامع۔ مفردات و مرکباتے چند را ہم در زبان اُردو ذکر می کند۔ طرز ترتیبش فہرستے را ماند۔ بغایت اجمال۔ مولوی سید تصدق حسین رضوی بیادگار منشی نولکشور تالیفش کردہ و ہمدران مطبع بقیمت ارزان بفروش میرود۔

(۳۰) **لغت دری و پہلوی** - از علی یوسف شروانی است کہ در سنہ ہزار و ہجدہ ہجری تالیفش فرمودہ۔ از دری و پہلوی خصوصیت دارد و از اشعار اکابر قدما سند ہم می آرد۔ بسیار خوب ذخیرہ ایست کہ نادر الوجود است حیف است کہ چاپ نشد۔ و نایاب۔

(۳۱) **مجمع الفرس سروری** - لغتے است نہایت معتبر از حاجی محمد قاسم کاشانی کہ سروری تخلص داشت۔ مفردات و مرکبات را جامع۔ طرز بیانش خیلے دلپذیر در اکثر الفاظ از کلام قدما سند می گیرد۔ استعارات و کنایات را در آخر کتاب می نویسد۔ نسخہ مطبوعہ اش بنظر مولف نرسیدہ و قلمی نسخہ اش نادر الوجود است۔

(۳۲) **محاورات ہند** - از خجستہ یادگار مولوی سبحان بخش دہلویست کہ در زبان اُردو بسلک رقم کشیدہ است و محاورات اُردو را مخصوص و خال خال از امثال فارسی ہم ذکر میکند کہ در محاورۂ اُردو استعمال آنست۔ اگرچہ مختصر است ولیکن خیلے مفید۔ از مطبع مجتبائی دہلی ارزان بدست می آید۔

(۳۳) **محیط اعظم** - لغتے است جامع و مانع۔ مخصوص بہ فن طب۔ ناظم جہان محمد اعظم خان رامپوری مولف اوست در سنہ ہزار و سہ صد و سیزدہ ہجری بآئین بہین بمطبع نظامی چاپ شدہ ارزان بدست می آید

(۳۴) **مخزن المحاورات**۔ این کتابے است جامع محاورات زبان اُردو۔ منشی چرنجی لال دہلوی مولّف اوست۔ در سنہ ہزار و ہشت صد و نود و ہشت عیسوی بمقام دہلی چاپ گردیدہ۔ ارزبازار است۔ داغ دہلوی کہ از مشاہیر متاخرین بود خیلے پسندش میکرد۔ والحق مختصر مفید است۔

(۳۵) **مصطلحات الشعرا**۔ از تصنیفات وارستہ کہ ہمین قدر از دیباچہ اش می کشاید۔ کتابے است مختصر و مفید۔ در تعریف مصطلحات فارسی پابند سند است و خال خال مفردات را ہم ذکر می کند۔ ترتیب الفاظش مسلسل نیست کہ اکثر پیشینیان اعتنا باین نمی فرمودند۔ وارستہ بہ تحقیق الفاظ مذاق خاص دارد۔ تالیفش اگرچہ مختصر است ولیکن خیلے معتبر۔ تواتر طبعش قیمتش را بہ ارزانی رسانده۔

(۳۶) **مؤید الفضلا**۔ کہنہ تالیفے است در فن لغت و بسیارے از اہل لغت سندش میگیرند۔ لغات عربیہ و فارسیہ و ترکیہ را شامل است۔ مولف فاضل (مولوی محمد لاد) در تعریف الفاظ خیلے مختصر نگار و از سند استعمال سروکارے ندارد۔ از مطبع منشی نولکشور لکھنؤ آسان و ارزان بدست می آید و کثرت اغلاط طبعش اسم با مسمی میکند کہ غیر از فضلا دیگر کسے نتواند کہ بصورت حالش بہرہ گیرد۔

(۳۷) **نصیر اللغات**۔ مولوی محمد نصیر الدین احمد خان مالوی غیاث اللغات را بہ ترجمۂ اُردو آراستہ ہندیان کم فارسی دان را بسیار مفید است از مطبع منشی نولکشور ارزان بدست می آید۔

(۳۸) **نفائس اللغات**۔ زبان اُردو را لغتے است کہ نظیر ندارد۔ در فارسی زبان مقابل ہر یک لغظ اُردو۔ ترجمۂ زبان فارسی و عربی را لزوماً نشان دہد و از کلام شعرائے عجم سند ہم پیش میکند۔ مولوی اوحد الدین بلگرامی بغایت تدقیق و تحقیق تالیفش کردہ۔ اگرچہ باعتبار

تعداد الفاظ بسیار مختصر است ولیکن پیش دانشوران با علم وکمال خیلے معتبر۔ در اکثر بلاد ہند اشاعت دارد و ارزان بہم میرسد۔

(۳۹) نوادر المصادر۔ مختصر رسالہ مخصوص از مصادر زبان فارسی است کہ از تالیف لالہ ٹیک چند بہار است بذیل ہریک مصدر بعض الفاظ مفردہ و مرکبہ را بتعریف اشتقاق ذکر می کند و از کلام شعرا ہم سند گیرد۔ اگرچہ مطبوع است ولیکن کمیاب۔

(۴۰) ہفت قلزم۔ نتیجۂ جانکاہی مولوی قبول محمد ہندیست۔ فارسی زبان را مخصوص تعریف الفاظ بزبان فارسی میکند و در اعراب ملفوظی آنمایہ احتیاط بکار می برد کہ نصف بیانش بحصۂ اعراب در آمدہ۔ اجمال بیان را پسندیدہ و از کلام قدما نظیرے وسندے نچیدہ۔ پایۂ اعتبارش را تعریف لفظ اولینش کافی است۔ کثیر الحجم وقلیل القیمت است۔

(۱) ہمین چہل کتابست کہ بندہ ازان امدادے درین تالیف گرفتہ ام و ترتیبے کہ درین کتاب ملحوظ داشتہ ام باعتبار حروف تہجّیست کہ ہریک لفظ را از اوّل حرف تا حرف آخرینش سلسلۂ ترتیب لازم کردہ ام۔

(۲) الفاظے را کہ درین کتاب بیان کردہ ام بر دو قسم است (۱) مفردہ (۲) مرکّبہ۔ مفردہ ہم بر دو نوع است (۱) مصادر۔ (۲) غیر مصادر۔ امّا مرکّبہ نیز دو قسم دارد (۱) مصادر مرکّبہ۔ (۲) غیر مصادر مرکّبہ۔ و این ہر دو قسم مرکّبہ را باعتبار معنی چار قسم است (۱) اصطلاح کہ اتفاق نمودن قومے برائے معین داشتن معنی لفظ ورائے معنی لغوی آن لفظ باشد۔ چون آب آتش بودن بمعنی حلم وغضب داشتن و آب برندہ بمعنی آب گوارا کہ طعام را زود ہضم کند۔ (۲) استعمال

کہ در معنی لغوی آن فرقے نیاید و در محاورہ مخصوص باشد۔ چنانکہ آب خوردن بمعنی نوشیدن آب۔ اگرچہ خوردن و نوشیدن و آشامیدن مرادف یکدیگر است ولیکن فارسیان لفظ آب را بیشتر با مصدر خوردن میگویند و این استعمال است و علی ہذا القیاس۔ آرزو دارندہ را آرزومند گفتن ستعمال است کہ باوجود اتحاد معنی با لفظے خاص مخصوص شد۔ (۳) مثل۔ یعنی قصۂ و حکایتے کہ برائے ایضاح مطالب آرند چون۔ آب آمد تیمم برخاست۔ (۴) مقولۂ عجم کہ اگرچہ اشتقاق آن از مصادر مرکبہ باشد ولیکن با الفاظ معین مخصوص است چنانکہ آب در جگر ندارد۔ و آب در جوے تست۔

پس این ہمہ اقسام الفاظ را باعتبار ترتیب بجاے خودش بیان کردہ ام۔ و حتی الامکن سندے از کلام متقدمین و متاخرین مسلمۃ الاستناد پیش کشیدہ ام۔

(۳) الفاظے کہ معانی متعددہ دارند۔ ہر یک معنی آنرا بہ نشان سلسلۂ آن بیان کردہ ام۔ و بر سند اشعار ہم نشان سلسلہ قائم است تا تعلق سند با معانی متعلقہ ظاہر شود۔ دیگر اہل لغت این طریقہ را اختیار نکردہ اند کہ خالی از دقت نبود۔

(۴) نظائر و اسناد پیش کشیدہ را با لفظ مبحوث عنہ اتحاد لفظی درین کتاب ملحوظ است و چرا نباشد کہ دلیل غیر مطابق اثبات دعوے را نشاید۔ اکثرے از اہل لغت این را فروگذاشتہ اند مثلاً صاحب فرہنگ انجمن آراے ناصری در سند مصدر مرکب "آسمان از ریسمان ندانستن" کلام نظامی را نظیر دادہ کہ گفتہ است ؎ ملک از مستی آن ساعت چنان بود ٭ کہ در چشمش آسمانش ریسمان بود ٭ و ظاہر است کہ این تمثیل در سند این مصدر مرکب بکار نمی خورد۔ کہ مطابقت لفظی ندارد۔

(۵) الفاظے کہ مشتمل بر معنی اصطلاحی و معنی لغوی بودہ اند و استعمال آن بہر دو معنی آید اکثر اہل لغت معنی دوم را بیان نکردہ اند۔ و مولّف التزام آن درین کتاب دارد۔ چون آہن سرد کوفتن کہ معنی اصطلاحی این کار بیفائدہ کردن است ولیکن استعمال این در معنی لغوی ہم بنظر آمدہ۔

(۶) بسیارے از اہل لغت مصادر مرکبہ را در الفاظ مرکّبہ شامل کردہ اند مثلاً صاحب بہار عجم گوید کہ "آہن کہنہ را بہ حلوا دہند" اصطلاحے است و ظاہر است کہ این اصطلاح را بترکیب مضارع مخصوص کردہ و این تخصیص تعمیم استعمال را مانع میشود و بتحقیق مولّف این کتاب این مصدر مرکّبہ اصطلاحی است۔ یعنی "آہن کہنہ را بحلوا دادن" محاورہ فارسیان است و ازین تعمیم محاورہ۔ استعمال آن در ہریک زمانہ و ہریک صیغہ جائز باشد۔

(۷) در معانی الفاظ اختلافے کہ فیما بین صاحبان لغت واقع است طرفہ مذاقے دارد بعضے از اہل لغت اینگونہ اختلاف را ذکر می کنند و اکثرے بریک معنی قناعت کردہ معنی مختلف فیہ را ترک کردہ اند بندہ درین کتاب از اختلاف فیما بینی بحثے کافی کردہ ام و بالآخر نتیجۂ از تحقیق خود برآوردہ ام۔

(۸) از برائے ہریک لفظ زبان فارسی پس ازانکہ بیانش در زبان فارسی نوشتہ ام بہ تبدیل زبان ترجمہ اش را در محاورۂ اُردو ہم عرضہ میدہم و سندے از کلام زباندانان ہند ہم مہما امکن پیدا کردہ ام تا اہل ہند را بتحقیق زبان فارسی سہولتے بدست آید و فارسی دانان بیرون از ہند را از محاورۂ اُردو خبر شود۔

(۹) الفاظ اُردو را کہ بذیل ترجمۂ فارسی در آمدہ برختم این کتاب فہرستے جداگانہ بترتیب حروف

باشد تا اہل ہند را بلحاظ الفاظ اُردو محاورہ فارسی ملاحظہ کردن آسان شود۔

(۱۰) ناظرین تحقیق پسند از ملاحظۂ این کتاب دریابند کہ این تالیف محقّر بر جامعیت الفاظ چہل تا کتب مندرجۂ عنوان قناعت نمی کند بل بسیارے از معانی تازۂ اکثر الفاظ ہدیۂ ناظرین میشود کہ از استعمال متقدمین سند آن بدست رسیدہ و بسیارے از الفاظ جدیدہ کہ بیرون از چہل کتاب مذکورات از انتخاب دواوین و قصاید شعرا ر سلف درین شیرازہ بسلک بیان کشیدہ شدہ و باشد کہ بسیارے از الفاظ زبان فارسی ازین ذخیرہ ہم بیرون باشد کہ انحصار زبانے بسیار مشکل است۔ بالجملہ الفاظ جدیدہ راہمین یک اشارہ کافی پنداشتہ ام کہ حوالۂ تالیفے از تالیفات ماسبق با او نباشد۔ و نشان سلسلۂ بر حاشیہ این کتاب شمار الفاظ مجدّدہ را بنماید۔ من اللہ التوفیق و بیدہ ازمۃ التحقیق۔

(۱۱) این ذخیرۂ عمر عزیزی و نتیجۂ جانکاہی را (آصف اللغات) نام نہادہ ام کہ اشارۂ بہ خطاب و تخلص آقاے نعمت است

ازمن مسکین درین مشکین سواد گر خطاے رفتہ است آہو مگیر

شکریۂ ولی نعمت و دعاے دولتش

سر آمد متاخرین و یادگار متقدمین۔ سخنور نکتہ دان۔ آصف دوران قدر قدرت۔ قوی شوکت گردون منزلت۔ اعلحضرت تاجدار گردون پناہ۔ نظام الدولہ نظام الملک آصفجاہ۔ فرمانرواے باہوش و ہنگ نواب میر محبوب علیخان بہادر فتح جنگ۔ جی۔ سی۔ یس۔ آئی۔ جی۔ سی۔ بی۔ بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی والی ریاست فرخندہ بنیاد حیدرآباد دکن صانہ اللہ عن الشرور

ولعفت ادام اللہ اقبالہم وضاعف اجلالہم را حلقہ بگوشم و باداے شکر نعمائتش چرا نکوشم کہ نمک پروردہ
این دربار و وظیفہ خوار حسن خدمت این سرکار ابد قرار ام و این تالیف مختصر بیادگار جشن چہل سالہ عمر مبارک ایست و

نمبر شمار	نام لغت	اختصار ترتیب	نمبر شمار	نام لغت	اختصار ترتیب
۱	۲	۳	۱	۲	۳
۱	ارمغان آصفی۔	آصفی	۱۴	خزینۃ الامثال	خزینہ
۲	ارمغان احباب	ارمغان	۱۵	دری کشا	دری
۳	افسر اللغات	افسر	۱۶	زبدۃ اللغات	زبدہ
۴	امیر اللغات۔	امیر	۱۷	سراج اللغات	سراج
۵	بحر الجواہر	جواہر	۱۸	شمس اللغات	شمس
۶	بحر عجم	بحر	۱۹	غیاث اللغات	غیاث
۷	برہان جامع	جامع	۲۰	فرہنگ آصفیہ	آصفیہ
۸	برہان قاطع	برہان	۲۱	فرہنگ انجمن آرائے ناصری	ناصری
۹	بہار عجم	بہار	۲۲	فرہنگ انند راج	انند
۱۰	تحقیق الاصطلاحات	تحقیق	۲۳	فرہنگ جہانگیری	جہانگیری
۱۱	جامع اللغات	مع	۲۴	فرہنگ رشیدی	رشیدی
۱۲	جواہر المصادر	مصادر	۲۵	فرہنگ فرخی	فرخی
۱۳	چراغ ہدایت	چراغ	۲۶	کشف اللغات	کشف

۲۷	گلشن جعفری	جعفری	۳۴	مخزن المحاورات	مخزن
۲۸	لغات فیروزی	فیروزی	۳۵	مصطلحات الشعرا	وارستہ
۲۹	لغات کشوری	کشوری	۳۶	موید الفضلا۔	موید
۳۰	لغت دری وپہلوی	پہلوی	۳۷	نصیر اللغات	نصیر
۳۱	مجمع الفرس سروری	سروری	۳۸	نفائس اللغات	نفائس
۳۲	محاورات ہند	محاورات	۳۹	نوادر المصادر	نوادر
۳۳	محیط اعظم	محیط	۴۰	ہفت قُلزم	قُلزم

الف ممدودہ باب عربی

سلسلۂ اوّل

آ امر از مصدر آمدن (برہان) (سلمان ساوجی. رباعی) اے آنکہ تو طالب خدائی بخود آ ؛ از خود بطلب کز تو جدا نیست خدا ؛ اوّل بخود آ چون بخود آئی بخدا ؛ کاقرار نمائی بخدائی خدا ؛ (اردو) آ- آنا کا امر (ناسخ ؎) آ مجھ سے ہو ہمکنار قاصد ؛ کرلون مین تجھکو پیار قاصد ؛ تعظیماً آئیے بھی کہا جاتا ہے۔ (ذوق ع) آئیے اے بندہ پرور آئیے۔ بقول امیر آ- مین تحقیر ہے لیکن جب کبھی محبّت اور پیار سے بُلایا جاتا ہے تو- آ- ہی کا استعمال ہوتا ہے۔ اگر مخاطب کی خاطر ملحوظ ہو تو صیغۂ جمع سے بُلاتے ہین یعنی آو۔ (نسیم ؎) دیکھا تو کہا خضر ملے آو ؛ مُنہ کھولو عدم کی راہ بتلاو ؛ کبھی واو پر ہمزہ بڑھا کر آؤ بھی کہتے ہین (اسیر ؎) کرکی یہ پُکاری آؤ آؤ ؛ گھر آپ کا ہے قدم بڑھاؤ ؛۔

آب بقول صاحب برہان قاطع بسکون بائے ابجد۔

(۱) یکے از جملۂ چار عنصر است کہ آب و آتش و باد و خاک باشد (میر معزی ؎) بشب و روز کنون بادہ کشد مالا مال ٭ آنکہ در شام و سحر آب کشیدے قدرے ٭ (اردو) پانی۔ (مذکر) آب بھی اردو مین مذکر مستعمل ہے (ناسخ ؎) خاک پر جو لوٹتے ہین اُنکو کم رتبہ نہ جان ٭ کی ہے ہر شے کی خدا نے زندگانی آب سے ٭۔

(۲) آب بمعنی رونق (حکیم سوزنی ؎) اے ہمہ کارِ تو برونق و آب ٭ وے ہمہ رائے تو درست و صواب ٭ (اردو) رونق (عربی) اردو مین مستعمل ہے (مونث) (غالب ؎) اُنکے دیکھے سے جو آجاتی ہے مُنہ پر رونق ٭ وہ سمجھتے ہین کہ بیمار کا حال اچھا ہے ٭۔ لفظ آب بھی چمک دمک کے معنون مین مستعمل ہے (مونث) (وزیر ؎) اُٹھی جو موج دمِ خندہ آب دندان سے ٭ بنی ہے چادرِ گُل اُس رُخِ منوّر پر ٭۔

(۳) آب بمعنی عزّت۔ آبرو۔ (مولوی معنوی مثنوی) چون بصحرائے سلیمانی رسید ٭ خاک آن رہ جملہ زرِّ پختہ دید ٭ بر سرِ زر تا چہل فرسنگ راند ٭ تا کہ زر را در نظر آبے نماند ٭ (اردو) عزّت (عربی) آبرو (فارسی) اردو مین یہ دونون لفظ مستعمل ہین۔ (مونث) (عارف ؎) سو بار جسے عشق مین ذلّت نہین ہوتی ٭ اربابِ وفا مین اُسے عزّت نہین ہوتی ٭ (غالب ؎) آبرو کیا خاک اُس گل کی جو گلشن مین نہین ٭ ہے گریبان ننگِ پیراہن جو دامن مین نہین ٭۔

(۴) آب بمعنی رسم و رواج۔ طرز و روش۔ قاعدہ و قانون (خسرو ؎) زغزنین تا لب

دریا درین باب ÷ ہمہ اسلام ببینی برکیے آب ÷ (اردو) یہی الفاظ اردو مین مستعمل ہین۔ رسم (عربی) مونث) رواج (عربی) مذکر) طرز (عربی) مذکر و مونث)۔ روش (فارسی۔ مونث) قاعدہ (عربی۔ مذکر) قانون (عربی۔ مذکر) (ناسخ ؎) ہے معطل اب زبانِ خامہ اور اپنی زبان ÷ رسم کی موقوف اُسنے نامہ و پیغام کی ÷ (اختر ؎) حکمرانی ہے حُسن کی اے عشق ÷ سکّہ داغ کا رواج نہین ÷ (داغ ؎) نہین ملتا کسی مضمون سے ہمارا مضمون ÷ طرز اپنا ہے جدا سب سے جدا لکھتے ہین ÷ (امیر ؎) زلف کے مانند کنگھی نے تری بیداد کی ÷ طرز ہے شاگرد مین بھی ٹھیک ٹھیک اُستاد کی ÷ (نسیم دہلوی ؎) مآل کارِ جہان فانی کبھی نہین ایک قاعدے پر ÷ جو چار دن ہے وفور راحت تو بعد اُسکے غم و الم ہے ÷ (امیر ؎ کسی کو حکم خدا و رسول یاد نہین ÷ زبان خلق پہ قانون ہے فرنگی کا ÷۔

(۵) آب بمعنی قدرت (سلمان ساوجی ؎) اے چو دریا خشک لب لب تشنگانِ رحمتیم ÷ آبروے دہ بما کاب ہمہ عالم تراست ÷ (اردو) قدرت (عربی) اردو مین مستعمل ہے۔ مونث (نصیر ؎) عالم ہے نصیر ایسا اپنے بُتِ کافر کا ÷ اللہ کی قدرت ہے اللہ کی قدرت ہے ÷۔

(۶) آب بمعنی لطافت۔ طراوت (عبد الرزاق صفاہانی ؎) نماند قوتِ آذر زصولتِ آذر ÷ برفت آب ریاحین زصدمتِ آبان ÷ (اردو) لطافت۔ طراوت (عربی) اردو مین مستعمل ہے (مونث) (غالب ؎) لطافت بے کثافت جلوہ پیدا کر نہین سکتی ÷ چمن زنگار ہے آئینہ بادِ بہاری کا ÷ (عارف ؎) سر سے پا تک ہو گیا ہون خشک لاغر

K. UNIVERSITY

ہوکے مین ؛ اشک سے آنکھون مین باقی کچھ طراوت ہو تو ہو۔

(۷) آب بمعنی رحمت۔فیض۔عطا۔(اُردو) رحمت (عربی۔مونث) فیض (عربی۔مذکر) عطا (عربی۔مونث) اُردو مین مستعمل ہے۔(ذوق سے) نام منظور ہے تو فیض کے اسباب بنا ؛ پُل بنا چاہ بنا مسجد و تالاب بنا ؛ (آتش سے) عفو ہو جائین گے ہرچند کہ لاکھون ہین گناہ ؛ یہ عطا ہے تری رحمت کے قرین تھوڑی سی ؛

(۸) آب بمعنی دولت (انوری سے) گر براے او نباشد تو نخواہی صدر و قدر ؛ ور براے تو نباشد او نخواہد جاہ و آب ؛ (اُردو) دولت (عربی۔مونث) (رند سے) مُہراب کو بلون پہ ہونے لگی ؛ دولتِ حسن جب لُٹا بیٹھے۔

(۹) آب بمعنی ترقی جاہ و عزّت (اُردو) مرتبہ اور عزّت کی ترقی۔

(۱۰) آب بمعنی قدر و قیمت و منزلت (کمال اصفہانی سے) در حضرتِ تو گرچہ بر آن آب نیستم ؛ بیگانہ چون شوم کہ دلم آشناے تست ؛ (اُردو) قدر و قیمت (عربی مونث) رتبہ (عربی۔مذکر) (نصیر سے) قدر اُس کی چشمِ اہل نظر مین زیادہ ہے ؛ جو آپ کو نصیر سمجھتا ہے سب سے کم ؛ (آصفیہ سے) اُن کے ہاتھون بکے ہین جا کر مفت ؛ اپنی قیمت کو دیکھتے ہین ہم ؛ (اشرف سے) ذکر میرا مجھسے بہتر ہے کہ اُس محفل مین ہے ؛ رُتبہ کیئے کا مرے دیکھو کہ اُنکے دل مین ہے ؛

(۱۱) آب بمعنی دوش۔(اردو) کندھا۔مذکر۔(غالب سے) ہنس ہین گزرتے ہین جو کوچہ سے ہمارے ؛ کندھا بھی کہارونکو بدلنے نہین دیتے ؛

(۱۲) آب۔ یکے از نام ہائے سیماب (اُردو) سیماب (فارسی۔ مذکر) اردو مین مستعمل ہے (ظفرؔ) دلین ہے سیماب انکو بھیجدون نامہ کی جا ٭ حال دل اے نامہ لائق نہین تحریر کے ٭۔

(۱۳) آب کنایہ از عرق ندامت (تاثیرؔ) شکر کہ برد دل زجہانے بجلادت ٭ آب ارنشود پیش لبت از سر خاییست ٭ (اُردو) آب آب (ناسخؔ) نرگس مست یار کے آگے ٭ ہوئی غیرت سے آب آب شراب ٭۔

(۱۴) آب بمعنی تاب و درخشندگی و صفا چون آب گوہر و آب لولو (صائبؔ) بادہ در لعل لب یار نماید خود را ٭ آب در گوہر شہوار نماید خود را ٭ (اُردو) چمک دمک مونث ۔ لفظ آب بھی ان معنون مین مونث مستعمل ہے ۔ (رشکؔ) آب و تاب ایسی ہے تم مین کہ نہین دوسرے مین ٭ آتشِ لعل ہو آبِ دریکتائی ہو ٭۔

(۱۵) کنایہ از تیزی شمشیر (صائبؔ) مکن بے بہرہ یارب از قبولِ دل بیانم را ٭ بزہرِ چشمِ خوبان آب دہ تیغِ زبانم را ٭ (اُردو) آب ۔ مونث (ذوقؔ) یہ کبھی جائیو اے دل شکایت تشنہ کامی کی ٭ رہے آب اُس کی جب تک تیغ مین خنجر مین پیکان مین ٭۔

(۱۶) آب بزبان رومی نام ماہ یازدہم از سال ایشان و آن بودن آفتاب است در برج اسد (اسفرنگیؔ) بسوزد شب خرمنِ ماہ را ٭ سمومِ نہیبِ تو در ماہ آب ٭ (اُردو) رومیون کے سال کا گیارہوان مہینہ جو بقول صاحب غیاث اللغات تھوڑے سے

فرق کے ساتھ ماہ بھادون سے مطابق ہوتا ہے۔

(۱۷) آب بمعنی ہموارہ براہ رونده (بیدل ؎) محمل ما عاشقان بر دوش لغزش بستہ اند * صد قدم زاید اگر پیدا کند لنگ است آب * (اُردو) رات دن چلنے والا زمین کا گز۔ مذکر (آصفیہ)

(۱۸) آب بمعنی نفس کامل و عقل کل واورا نفس مُلہمہ گویند و بقول صاحب فرہنگ انندراج روح۔(اُردو) نفس ملہمہ (مذکر) وہ نفس جسکے ذریعہ سے الہام ہو۔ اور دل مین مختلف ارادے پیدا ہون (آصفیہ) جان۔ مونث

(۱۹) آب بمعنی شراب خالص (فرح اللہ شوستری ؎) مغان کہ دانۂ انگور آب می سازند * ستارہ می شکنند آفتاب می سازند * (اردو) آب = شراب ناب (مونث) (ناسخ ؎) آبِ حیات بنگئی ناسخ شرابِ ناب :. جو اُس نے جامِ آب سے اپنے لگائے ہونٹھ *

(۲۰) بقول صاحب فرہنگ انجمن آرائے ناصری آب بمعنی مطلق رود و جیحون (انوری ؎) سوا د نظم مرا گر بود برآب گذر :. کنند فخر رشیدی و صابر و عمعق * (اردو) ندی (مونث) (آصفیہ) ندی کنارے مورا بولے * مین جانون پیا مورا بولے۔

(۲۱) آب بمعنی نُطفہ و منی (سلمان ساوجی ؎) تعالی خالقے کز قطرۂ آب * چنین صورت تواند آفریدن۔ (اُردو) مَنی (عربی۔ مونث)۔ نُطفہ (عربی۔ مذکر) (سودا ؎) تاریخ تولد کی رہی آٹھ پہر فکر * گر رحم مین بیگم کے سُنے نُطفۂ خان سے ہے..۔

(۲۲) بقول صاحب فرہنگ انندراج آب کلمہ نسبت است چون سرداب کہ بمعنی تہ خانہ باشد (اُردو) نسبت کا کلمہ جیسے سرداب جسکو تہ خانہ بھی کہتے ہین۔ اور اُردو مین سردابہ بھی مستعمل ہے (مذکر) (دیکھو فرہنگ آصفیہ کا لفظ تہ خانہ)

آب آبستن (اصطلاح) بلا اضافت ثالث بقول صاحب شمس اللغات (۱) اشک عاشقان (۲) مے سرخ (۳) خون (اردو) (۱) عاشقوں کے آنسو۔ مذکر (۲) شراب سرخ مونث (۳) خون۔ مذکر۔

آب آبستنی (اصطلاح) بلا اضافت ثالث بقول صاحب ناصری کنایہ از دو چیز است (۱) آب منی کہ زن بآن آبستن شود (۲) باران یا آبے کہ سبب رویانیدن نباتات زمین شود۔ (اردو) (۱) نطفہ مذکر (تمثیل دیکھو آب کا ذیلی نمبر (۲۱) (۲) مینہ مذکر۔ بارش۔ مونث۔ یا وہ پانی جو نباتات کو اُگاتا ہے۔

آب آبستنی دہ (مقولہ) بلا اضافت

بقول صاحب بحر عجم۔ زمین را حامل نامیہ گرداند۔ (اردو) یہ مقولۂ عجم ہے جس کا مرادی ترجمہ یہ ہے کہ پانی زمین سے نباتات کو اُگاتا ہے۔

آب آتش بودن (مصدر اصطلاحی)۔ بلا اضافت بقول بہار۔ حلم و غضب داشتن و حرارت و برودت در مزاج (اُردو) آگ پانی کا سنجوگ ہونا۔ بقول آمیر جہان اجتماع ضدین یا دو مخالف چیزون کا میل ملاپ ہوتا ہے تو وہان کہتے ہین کہ آگ پانی کا سنجوگ ہے۔ حلم و غضب رکھنا۔ حرارت و برودت کا مزاج مین جمع ہونا۔

آبِ آتش رنگ (اصطلاح) باضافت ثالث۔ بقول صاحب بحر عجم (۱) شراب سرخ

(۲) اشک خونین وبقول بہار و وارستہ صرف
معنی اول راست۔ صاحبان برہانؒ ناصری
گویند کہ کنایہ از مے لعل فام و اشک خونین باشد
(صائب ؎) زخاک افسردہ تر از باد سرد گردون
ترم صائب ٭ علاجِ دردِ من از آب
آتش رنگ می آید ٭۔ (اُردو) (۱)
آب آتش رنگ۔ بمعنی شراب سُرخ
اُردو مین مستعمل ہے (مُذکّر) (مومن ؎) ساقیا
دے جُک آب آتش رنگ ٭ گرم و سرد زمانہ
سے ہون تنگ ٭ (۲) اشک خونین بھی
اُردو مین بولا جاتا ہے۔ بعض شعرانے اشک
خون آلود بھی باندھا ہے (ذوق ؎) ذوق
اس پایۂ نگارین کا جو ہے وصف نگار ٭
اشک خونین سے ہے کاغذ کو حنائی کرتا ٭
(امیر ؎) عجب کیا ہے جو نکلین اشکِ
خون آلود ماتم مین ٭ کہ گلگون دانۂ تسبیح
ہوتے ہین محرّم مین ٭۔

آبِ آتش رنگ دادن (استعمال) (۱)
باضافت ثالث شراب سُرخ دادن چنانکہ
سلمان ساوجی گوید (ع) آب آتش رنگ
دہ ساقی کہ می بخشد صفا ٭ (اُردو) آب آتش
رنگ دنیا (دیکھو اصطلاح ماضیہ مین) مومن کا کلام

آبِ آتش زلے (اصطلاح) باضافت
ثالث بقول صاحب بحر عجم (۱) شراب سُرخ
(۲) اشک گلگون (اُردو) بقول امیر (۱)
آب سُرخ بمعنی شراب سُرخ اردو مین مستعمل
ہے (۲) اشک گلگون بھی اردو مین کہا جاتا ہے
(ناسخ ؎) بھر لیے انگارے مین نے عشق کے
اعجاز سے ٭ داغہاے اشک گلگون میرے
دامن مین نہین ٭۔

آبِ آتش زدہ (اصطلاح) باضافت ثالث
بقول صاحب بحر عجم (۱) اشک چشم غمزدگان
وبقول صاحب برہان قاطع مطلق اشک
صاحبان بہار عجم و ناصری گویند کہ کنایہ

از اشک گرم است و بقول صاحب ہفت قلزم اشک چشم عاشقان و غمزدگان۔ (حکیم خاقانی ؎) آب آتش زدہ کز دیدہ رود سوے دہان ؎ تنگنائے نفس از موج شرر بر بندیم (اردو)۔ اشک۔ مذکر۔ غمزدون اور عاشقون کے آنسو۔ مذکر۔ (آتش ؎) اُس ماہ کی فرقت مین تارے نکل آئے ؎ تارون سے سوا اشک ہمارے نکل آئے ؎ اشک گرم بھی اُردو مین مستعمل ہے (مذکر) (ناسخ ؎) ایک اشکِ گرم ناسخ گر خزانے مین گرے ؎ طعنہ زن فوارہ ہو منقار موسیقار پر ؎

آب آتش زدہ از دیدہ رفتن

(مصدر اصطلاحی) اشک گرم از دیدہ برآمدن وجاری شدن۔ سند این در اصطلاح ماضیہ گذشت (اردو) آنکھون سے گرم آنسو بہنا۔

آبِ آتش سا

(اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب ناصری مرادف آب آتش رنگ

آب آتش شدن

(مصدر اصطلاحی) بلا اضافت بقول صاحبان بحر عجم و ناصری آشوب بعد امن مؤلف گوید کہ ادعائے بحر و ناصری بطور تمثیل باشد۔ نزول بعد عروج را ہم توان گفت وچون آب بسیار گرم شود فارسیان گویند کہ آب آتش شد (ظہوری ؎) آبم شدہ آتش از تف داغ ؎ خاکم برہ سراغ باد است ؎ (صائب ع) اگر باید کہ آب آتش شود اول ہوا گردد ؎ بہار این مصدر را ذکر نمی کند و بر آب آتش شد اکتفا می فرماید بمعنی آشوب وغوغا برخاست بعد امنیت و سندے برین تخصیص زمانی پیش نمیکند (اردو) امن اُٹھ جانا آشوب اٹھنا۔ (میر ؎) اُس غصیلے کی سُرخ آنکھین دیکھ ؎ اُٹھے آشوب خانقاہ کے بیچ (۲) پانی بہت گرم ہو جانا پانی آگ ہو جانا بھی کہہ سکتے ہین اسلئے کہ اُردو مین آگ ہو جانے سے نہایت گرم ہو جانا مراد ہے (ناسخ ؎) سوز غم سے ہو گیا ہے آگ سب

میرا بدن * پھینکدی قاتل نے ایسی ہوگئی
تلوار گرم * ۔

آب آتش فرونشاند (مقولۂ عجم)
بلا اضافت ثالث ۔ از آب غصه و فساد فرو
نشیند چنانکه ظهوری گوید (ھ) آب مرگ
آتشم فرونشاند * رفت خاکم اگر بباد
چه غم * (اُردو) پانی لگی ہوی اگ کو بجھاتا ہے یعنی
غصه اور فساد کو مٹاتا ہے ۔

آب آتش گشتن (مصدر اصطلاحی) بلا اضافت
ثالث بقول صاحب ناصری مرادف آب
آتش شدن (ناصری ع) آب آتش گشت و
جاروبم بسوخت * ۔

آب آتش لباس (اصطلاح) باضافت
ثالث بقول صاحب فرہنگ انند رلج
مرادف آب آتش رنگ (اردو) بقول
امیر یہی لفظ اردو مین شراب کے لیے مستعمل ہے

آب آتش مزاج (اصطلاح) باضافت ثالث
کنایه از مے سرخ — (اُردو) بقول امیر
اُردو مین آب آتش مزاج شراب کے لیے
کہا جاتا ہے ۔

آب آتش ناک (اصطلاح) باضافت
ثالث بقول صاحب بحر عجم (۱) شراب سرخ
(۲) اشک خونین و بقول وارسته و بہار کنایه
از معنی اول (صائب ھ) دست ولب
در چشمهٔ آتش بشو چون آفتاب * بعد ازان
خور القلب آب آتش ناک زن * ازین
تمثیل می کشاید که (القلب آب آتش ناک زدن)
کنایه از شراب خوردن است (اُردو)
اُردو مین شراب کو آب آتشناک کہتے ہین
(دیکھو آب ۔ امیر اللغات)

آب آتش نمائے (اصطلاح) باضافت
ثالث بقول صاحبان بحر عجم و برہان (۱) شراب لعل
(۲) اشک خونین ۔ (رضا قلیخان ہدایت ھ)
آب آتش نمائے خرمن سوز * مخور آتش

بحر مہم مفروز ÷ (اردو) بقول امیر شراب کے لیے آب آتش نما کہا جاتا ہے (مذکر) دیکھو آب (امیر اللغات)

آبِ آتشین (اصطلاح) باضافت ثالث بقول وارستہ (۱) کنایہ از شراب تند وبقول صاحب شمس (۲) شراب ارغوانی (۳) اشک غمزدگان (۴) خون (مرزا جلال اسیر) از عشق مرتبہ حسن دلنشین پیداست ÷ زشیشہ جوہر این آب آتشین پیداست ÷ صاحب ناصری گوید کہ کنایہ از اشک گرم دجوہر شراب است کہ ازاعرق گویند و سنداز کلام خودمی دہد (ے)، باب آتشین آن آتش چون آب ہمزانو ÷ شگفتہ آب آتش رنگ و آتش آب رنگستی ÷ مولف گوید کہ از سند اول الذکر پیداست کہ آب آتشین شراب است نہ جوہر شراب (اردو) (۱) آب آتشین (مذکر) شراب کے معنون مین مستعمل ہے (آتش ے) کیا شکرانہ آب بقا پیکر ائے ہے ہمنے ÷ جو اس ظلمت سرا مین لب تک آب آتشین آیا ÷ (۲) شراب ارغوانی بھی اردو مین کہا جاتا ہے (مونث) (ناسخ ے) نظر آتا ہے شیشہ سر بریدہ ہجر ساقی مین ÷ شراب ارغوانی کم نہین ہے خون جاری سے ÷ (۳) اشک غمزدگان غمزدون کے آنسو (مذکر) (۴) خون (فارسی مذکر) اردو مین مستعمل ہے۔

آبِ آذر (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحبان بحر عجم و شمس مرادف آب احمر (اردو) آب آذر نما۔ اور آب سرخ (فارسی۔ مذکر) اردو مین مستعمل (دیکھو امیر اللغات مین لفظ آب کے صفات)

آبِ آذر آسا (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب بحر عجم مرادف آب آتش نما ÷ صاحب برہان این را ہمین معنی بحذف

الف سوم آب آذر سامی نویسد و صاحب فرہنگ انندراج بمعنی شراب سرخ و اشک غم و اندوہ - (خاقانی قطعہ) گر بادہ می نگیرم برمن مگیر جانا ✤ من خون خورم نہ بادہ من غم کشم نہ ساغر ✤ زان آب آذر آسا زانسان ہے ہراسم ✤ کز آب سگ گزیدہ - شیر سیہ ز آذر ✤ (اردو) بقول امیر شراب کے لیے آب آذرگون کہا جاتا ہے (دیکھو لفظ آب کے صفات (امیر اللغات)

آبِ آسیا (اصطلاح) باضافت ثالث بقول بہار (۱) آبے کہ آسیا بزور آن بگردد (ملا طاہر غنی ؎) کسے کز چرخ لطفے دید جورسے ورقفا دارد ✤ چو آن خوشہ کہ سرسبزی ز آب آسیا دارد ✤ (خاقانی ؎) چون آب آسیا ہر من ورنشیب باد ✤ گر پیش کس وہان شودم آسیاسے نان ✤ بقول صاحب شمس اللغات (۲) بلا اضافت آن آسیا کہ بزور آب گردد (اردو) بقول صاحب جامع اللغات (۱) وہ پانی جس پر چکی چلتی ہو - (۲) پن چکی مؤنث (آصفیہ)

آب آمد تیمم برخاست این مثل است - صاحب خزینۃ الامثال ذکر این می کند و بجا گوید کہ ہر گاہ صاحب مدار و صاحب معاملہ متوجہ کار سے شد پس بگماشتہ و نائب او احتیاج نماند - (اردو) یہی مثل اردو مین بھی مستعمل ہے - امیر فرماتے ہین کہ اصل آیا تو فرع کی کیا حاجت رہی اعلے آیا تو ادنے کی کیا ضرورت رہی اور کبھی مذاق مین بغیر لحاظ اصلیت کے بھی بولتے ہین -

(۵) **آب آوَرد** (اصطلاح) بلا اضافت مرادف آب آوردہ (جامی ؎) تنم از سیل اشک آورد سویت ✤ خس وخاشاک آب آورد من بین ✤

آب آوَردنِ چشم (مصدر اصطلاحی) نزول

ماے بد کہ از امراض معروفہ چشم است (بحر عجم)
(صائب ؎) چشم پل از انتظار شاہ آب آوردہ
بود ٭ شد منور ہمچو چشم پیر کنعان در زمان (اردو)
آنکھ مین پانی اترنا (میر ؎) چشم جوہر چوندھیائی
نور ندان دیکھ کر ٭ پانی اترا آنکھ مین آیینہ اندھا
ہوگیا ٭ موتیا بند ہونا (معروف ؎) موتیا بند
اپنی جب سے ہوگیا اک آنکھ مین ٭ جون صدف
روتے ہین روز و شب گھر اک آنکھ سے ٭

آب آوردنِ چیزے (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب فرہنگ انند راج (۱) مرادف
آب رسیدن بچیزے و آب رسیدن بچیزے
بمعنی سیراب و تازہ شدن و رونق گرفتن
آن چیز باشد مولف گوید کہ این معنی درانوقت
درست باشد کہ چیز را فاعل گیریم (۲) اگر
چیز مفعول واقع شود - یعنی چیزے را آب
آوردن درینحالت کنایہ از مفت بدست
آمدن آن چیز باشد چون کسے خواہد کہ جنس
گران قیمت را بہ بہاے نازل خرید کند فروشندہ
گوید کہ این را آب نیاوردہ است یعنی مفتم
بدست نیامد صاحب بحر عجم و وارستہ ہمین
معنی را بذیل آوردن آب چیزے رامی نویسند
(مخلص کاشی ؎) چون درین بحر پر آشوب
نظر باز کنم ٭ چشم من آب نیاوردہ بماند
حباب ٭ (اردو) (۱) کسی چیز کا رونق پانا -
تروتازہ ہونا (۲) کسی چیز کا مفت ہاتھ آنا
(غالب ؎) مین نے مانا کہ کچھ نہین غالب ٭
مفت ہاتھ آئے تو برا کیا ہے

آب آوردن در چیزے (استعمال) بقول
بہار آب در ظرفے آوردن - (اردو) کسی
ظرف مین پانی لانا -

آب آوردنِ متاع (مصدر اصطلاحی)
باضافت نون - بقول بہار کنایہ از قیمت
سہل و رائیگان یافتن و کالا آب کردن
نیز - کالا آب کردن بقولش قیمت زیادہ از

ارزش گفتن. مولّف گوید کہ آب آوردن
متاع مرادف معنی دوم آب آوردن
چیزے است کہ گذشت و این اصطلاح را
غیر از بہار دیگرکسے نہ نوشتہ در راے
مولّف تخصیص این از متاع درست نباشد

آبِ آوردہ (استعمال) بلا اضافت بقول
بہار کہ بذیل آوردن آب چیزے رامی توٰ لسید
چیزیست کہ برسر آب آمدہ یعنی آلبش آوردہٗ
مولّف گوید کہ این مشتق است از مصدر آب
آوردن چیزے ۔ سندش بضمن ہمان مصدر
گذشت ۔ (اردو) پانی کی بہا لائی ہوئی چیز

آبِ آہن (اصطلاح) باضافت ثالث
بقول بہار آبے کہ جوہر آہن است ۔
(ابوطالب کلیم ؎) آب آہن ہمہ از دیدۂ
زنجیر چکید ؛ بسکہ چون سلسلہ در بند تو شیون
کردم ؛ (اردو) یہی اصطلاح اردو مین
مستعمل ہے (مذکّر) بقول امیر وہ آبداری

جو بُجھاؤ سے لوہے پر آجاتی ہے (آتش ؎)
نعرہ زن گنجِ شہیدان مین ہون بُلبُل کیطرح ؛
آب آہن نے کیا ہے یہ گلستان پیدا ؛

آبِ آہن تاب (اصطلاح) باضافت
ثالث بقول صاحب بحرعجم آبیکہ آہن را
تاب دادہ بار بار دران غوطہ دہند تا مزاجش
برگردد ۔ (ملا ذکی ندیم ؎) شود زگریۂ
ظالم تسلّی مظلوم ؛ بزخم دار گوار است آب
آہن تاب ؛ (غنی ع) کہ ہمچون آب
آہن تاب خون من بجوش آمد ؛ (اردو)
یہی اصطلاح اردو مین مستعمل ہے (مذکر)
بقول امیر وہ پانی جسے اصلاح کے لیے
لوہا گرم کرکے بُجھاتے ہین ۔ اطبّا کی تحریر
اور تقریر مین آب آہن تاب زیادہ مستعمل ہے

آبِ آینہ و آبِ آیینہ (اصطلاح) باضافت (۴)
ثالث جلاے آینہ باشد و صفاے آن
چنانکہ بیدل گوید (؎) طلسم حیرتیم در نفس

قرارم نیست ٭ باب آیینہ دل سرشتہ اند ازان
(صائب ؎) آب آیینہ ز عکس رخ من نیلی
شد ٭ اینقدر سیلی ایام نخوردہ است کسے ٭ (اردو)
یہی اصطلاح اردو مین مستعمل ہے۔ (مونث)
بقول امیر آیینہ کی جلا اور صفائی (اسیر ؎)
مرگئے دیکھکے قاتل ترے رخسار کی آب ٭
آب آیینہ ہمین ہوگئی تلوار کی آب ٭

آبِ احمر (اصطلاح) باضافت ثالث بقول
صاحب بحر عجم (۱) شراب سرخ و بقول
صاحب شمس اللغات (۲) مے انگور (۳)
مے خرما و بقول صاحب فرہنگ انندراج
(۴) بحر احمر (اردو) امیر نے آب احمر کا
استعمال زبان اردو مین بمعنی شراب فرمایا ہے
(دیکھو لفظ آب کے صفات۔ امیر اللغات
(۲) انگور کی شراب شراب انگوری مونث (۳)
خرمے کی شراب مونث (۴) بحر احمر (عربی
مذکر)

آبِ ارغوانی (اصطلاح) باضافت ثالث
بقول صاحب بحر عجم (۱) شراب سرخ
(۲) اشک خونین۔ بقول صاحب فرہنگ
انندراج معنی دوم را اشک غم (اردو)
بقول امیر آب ارغوان۔ آب ارغوان رنگ
آب ارغوان فام۔ آب ارغوان گون
بترکیب فارسی (مذکر) شراب کے لیئے
اردو مین مستعمل ہے (دیکھو امیر اللغات
بضمن لفظ آب۔ صفات آب بمعنی شراب)
(۲) اشک خونین (مذکر) (ذوق ؎) ذوق
اس پاے نگارین کا جو ہے وصف نگارش
اشک خونین سے ہے کاغذ کو حنائی کرتا ٭

آب از آتش بر آوردن (مصدر
اصطلاحی) امر غیر ممکن بظہور آوردن چنانکہ
والہ ہروی گوید (؎) ز آتش آب بر آوردہ
عشق و آتش از آب ٭ ز دل بدیدہ نیاوردہ
ایم نم بعبث ٭ (اردو) آسمان پھاڑ کے

تھگلی لگانا۔ یعنی دشوار کام کرنا۔ غیر ممکن کام کرنا۔ محال کام کرنا۔ (امیر اللغات)
(رندؔ) کیا آسمان پھاڑ کے تھگلی لگا گئی ؛ صاحب اُبھر چلی ہے بہت گات آپ کی ؛ آسمان سے تارے اُتار لانا بھی کہا جاتا ہے۔
(نسیمؔ) وہ بولی جو تو کہے زبان سے ؛ تارے تو اتاروں آسمان سے ؛

آب از آتش برکشیدن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب بحر عجم مرادف آب از آتش برآوردن است (میر معزیؔ) من چو خواہم کرد فریاد آب ز آتش برکشم ؛ او چو خواہد خورد تشویر آتش افروزد ز آب ؛۔

آب از آتش برون آوردن

(مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم مرادف آب از آتش برآوردن (مُلّا وحشیؔ) دریمی گیرد با ونیرنگ سازیہائے ما ؛ گر بافسون آب از آتش برون آوردہ ایم ؛

آب از آہن جدا کردن (مصدر اصطلاحی)

بقول بہار مرادف آب از آتش برآوردن (صائبؔ) آب از آہن توان کردن بآسانی جدا ؛ از دل خون گرم ما پیکان کشیدن مشکل است ؛ (اردو) لوہے کے چنے چبانا یعنی نہایت سخت اور کٹھن کام کرنا۔ (آصفیہ) (آتشؔ) یاس وحرمان نہو لوہے کے چنے بھی تو چباوں ؛ نعمت عشق کے قابل لب و دندان مانگوں ؛۔

آب از آہن کشیدن (مصدر اصطلاحی)

مرادف آب از آہن جدا کردن (بحر عجم) (صائبؔ) منشین فسردہ کز پئے سامانِ اشک و آہ ؛ آتش ز سنگ و آب از آہن کشیدہ اند ؛۔

آب از آئینہ خوردن (مصدر اصطلاحی)

بقول بہار زندگانی کردن بآب آئینہ نہ بہ آب حیات۔ مولف گوید کہ کنایہ از زندگانی

جاوید یافتن است چنانکہ صائب گوید (سے)
داغ است داغ خضر کہ در عہد او چرا ؛ نام
سکندر آب از آئینہ می خورد ؛ (اُردو) زندگی
جاوید پانا۔ قیامت تک زندہ رہنا۔

آب از بالا بستن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار
صاحب بحر عجم سرچشمہ بند کردن تا آب جاری
نہ شود (طغرا سے) تعیش کہ بماسرے ندارد ؛
آبے است کہ بستہ شد ز بالا ؛ (اُردو) سوتے
بند کرنا۔ پانی کو اوپر سے روکنا۔

آب از پس خوردن (مصدر اصطلاحی)
بقول بہار کنایہ از گان دادن (خاقانی سے)
پیش بزرگان ما آب کسے روشن است ؛
کاب ز پس می خورد بر صفت آسیا ؛ صاحب
لغت سروری کہ از اہل زبان است ہمین
شعر را در سند آب روشن آوردہ و آب روشن را
کنایہ از رونق و رواج نوشتہ پس بہ معنی مصرع
ثانی قابل غور است اگر آب از پس خوردن را
برآد عاے بہار گرفتہ شود ہجو بزرگان باشد
از اہل لغت دیگر کسے این مصدر اصطلاحی را
نہ نوشتہ است و معلوم میشود کہ بہار بسند ہمین یک
شعر مصدر اصطلاحی پیدا کردہ است و معنی شعر مقتضی
آن۔ بہ تحقیق مولف آب از پس خوردن در
غیاب نیک نام بودن ہم باشد گویند کہ ستائش کسے
پیش او کردن اعتبارے ندارد ہر کہ از پس اع یعنی
در قفاے او نامش بہ نیکی برند ہمان مستحق بزرگی است
(اُردو) بقول بہار مفعول بننا۔ گاندھرانا (آصفیہ)
و بقول مولف غیبت مین نیک نام رہنا۔ پیچھے
بھلائی سے یاد کیا جانا۔ بعد از مرگ نیکنام رہنا
جیساکہ چکی کی نیک نامی اوسکی غیبت مین ہے
یعنی چکی کی تعریف اُسکے روبرو اسلئے نہین
ہوتی کہ اوسکا فعل ظالمانہ ہے یعنی ہر چیز کو
وہ پیس ڈالتی ہے۔ لیکن جب دسترخوان
پر روٹی موجود ہوتی ہے تو اوسوقت چکی
کے اعمال قابل ستائش قرار پاتے ہین یعنے

اسی کا صدقہ ہے کہ روٹی نصیب ہوئی۔ وہ دانے کو پیکر آٹا نہ کرتی تو ہمکو روٹی کہاں سے نصیب ہوتی۔

آب از پنبہ ریختن (مصدر اصطلاحی)

بحالت نزع یا بیہوشی آب در گلو ریختن از کلام غنی استعمال این بنظر آمدہ (ص) بسکہ بر لب جانش از رنجِ خمارِ مے رسید ؛ در گلوے شیشہ آب از پنبہ میریزیم ما ؛ (اُردو) پانی چوانا (آصفیہ)

آب از پے ریختن (مصدر اصطلاحی)

بقول بہار در ایران رسم است کہ قفاے کسے کہ بسفر می رود چند برگ سبز بر آینہ گذاشتہ آب بران می ریزند و این را شگون زود رسیدن و بسلامت آمدن می شمارند۔ سند بہار از کلام ملا طغرا است (ص) کوے تو منزل گہ است در سفر آشنا ؛ بر رخ آینہ آب از پے بیگانہ ریز ؛ **مولف** گوید کہ این سند آب بر آینہ ریختن باشد کہ اصطلاحے است خاص و بہار ہمین سند را براے آن ہم می آرد و الفاظ از پے اندرین شعر داخل اصطلاح نیست چنانکہ او میشمارد۔ سند دیگر کہ بہار از کلام ملا یحیٰی کاشی گیرد متعلق از اصطلاح آب در پے ریختن است کہ می آید الحاصل آب از پے ریختن بنظر ما نیامدہ عجب است کہ وارستہ ہم بضمن آب بر آینہ زدن ذکر این می کند و غور بر سند خود نمی فرماید (اُردو) ایران مین رسم ہے کہ جب کوئی سفر کو جاتا ہے تو اسکی روانگی کے وقت سبز پتے آینہ پر رکھکر اُن پر پانی چھڑکتے ہین اور اوسکو بسلامت روی و باز آئی کا مصداق خیال کرتے ہین یہ رسم ہند مین جاری نہین ہے بلکہ اوسکی جگہ امام ضامن کو سونپنے کی رسم ہے بعض ممالک ہند مین امام ضامن کے نام سے ایک پیسہ یا روپیہ یا اشرفی مسافر کے بازو پر باندھنے کا رواج ہے جسکو وہ سفر سے واپس ہونے پر

فقرا کو بطور خیرات دیا کرتا ہے۔ (ذوق ؎)
کہتی تھی رو کے اک بُت خوشخو ؛ مین نے سونپا
امام ضامن کو ؛-

آب از جگر بخشیدن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب بحر عجم عطا کردن و چیزے بمردم
دادن۔ صاحب فرہنگ اندراج گوید کہ
کنایہ از بخشش کردن بطوع و رغبت (اُردو)
عطا کرنا۔ دینا بخشش کرنا۔ (آصفیہ)۔

(۹) ## آب از جگر گرفتن (مصدر اصطلاحی) گریہ

وزاری کردن چنانکہ آقا رضی دانش گوید (؎)
شبہاے ہجر بے او داد از سحر گرفتم ؛ آتش
زدل کشودم آب از جگر گرفتم ؛ (اُردو)
رونا۔ گریہ وزاری کرنا۔ (جرات ؎) ترستے
آستانِ یار پر ہین جبہ سائی کو ؛ کہان تک
روئین ہم طالع کی اپنے نارسائی کو ؛-

(۱۰) ## آب از چشم باز افتادن (مصدر اصطلاحی)

خوش زدن اشک از چشم چنانکہ سلمان ساوجی
گوید (؎) برلب جوے علی تا آب دلجوے
فرات ؛ بستہ شد زان روز باز افتادہ آب از
چشمہاست ؛ (اُردو) اشکون کا امنڈنا۔
(داغ ؎) اشک اُمڈے برس پڑین آنکھین ؛
دیکھنے کو ترس گئین آنکھین ؛

(۱۱، ۱۲) ## اب از چشم برون گردیدن (مصادر اصطلاحی)
آب از چشم برون گشتن

جاری شدن اشک و برآمدن اشک از
چشم چنانکہ بیدل گوید (؎) ہر کجا بر رویت از
چشم برون می گردد آب ؛ گر ہمہ در پردۂ
خارست خون می گردد آب ؛ (اُردو) آنسو
بہنا۔ آنسو روان ہونا۔ آنکھ سے آنسو ٹپک پڑنا
(بحر ؎) تری یاد مین مُنہ پہ آنسو روان
ہین ؛ تجھے سجدہ کرنے کو ہر دم وضو ہے ؛
(مسرور ؎) اُسکی نظر پڑی جو مرے حال
زار پر ؛ بے اختیار آنکھ سے آنسو ٹپک
پڑے ؛-

آب از چشم ریختن (مصدر اصطلاحی)
(۱) کنایہ از گریہ کردن (۲) بکثرت خندہ
آب از چشم برآمدن چنانکہ سلمان ساوجی گوید
(؎) دوش حرف از ساقی و نقل و مے و
ساغر گذشت ٭ ریخت چندان آب از چشم
کہ آب از سر گذشت ٭ آہی (؎) کجا در
ماتمم از دیدہ اشک تند خونریزد ٭ اگر از خندہ
بسیار آب از چشم او ریزد ٭ (اُردو) (۱)
آنکھ سے ٹپ ٹپ آنسو گرنا (داغ ؎)
قطرہ افشان ابر نیسان کب میری تربت
پہ ہے ٭ ٹپ ٹپ آنسو گر رہے ہین آسمان
کی آنکھ سے (۲) اشک شادی سے چشم
کو تر کرنا (مومن ؎) آبرو رہ گئی مرنیکی
کہ روتے تو ہین وہ ٭ اشک شادی ہی
سے گو چشم کو تر کرتے ہین ٭۔

آب از چشم کسے گرفتن (مصدر
اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم ترسانیدن (اُردو)
ڈرانا۔ آنکھین نکال کے ڈرانا۔ آنکھین نکالنا
(ناسخ ؎) چھپتا ہون جاکے کنج لحد مین
شب فراق ٭ تارے مجھے ڈراتے ہین
آنکھین نکال کر ٭ (ولہ ؎) دیکھا آنکھونکو
مین نے کس دن ٭ مجھپر نہ عبث نکال
آنکھین ٭۔

آب از چشم کشادن (مصدر اصطلاحی)
(۱) بر آوردن ماء بد از چشم (۲) در گریہ آوردن
و آب از چشم جاری کردن چنانکہ حکیم ازرقی
در تعریف لشکریان گوید (؎) بزخم تیر بستانند
نور از دیدۂ روشن ٭ بنوک تیر بکشایند آب
از چشم نابینا ٭ (صائب ؎) ز آہ مانشود نرم
دل کواکب را ٭ کہ دود آب ز چشم شرار
نکشاید (اُردو) (۱) موتیا بن اچھا کرنا (۲)
رُلانا۔ آنکھون سے پانی گرانا۔ فی البدیہ نظم
طبا طبائی (؎) تیرا یہ احسان نہ بھولونگا
کبھی اے ضبط اشک ٭ موتیا بن آنکھ مین تھا

تو نے اچھا کر دیا ٭۔

آب از چیزے بردن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب فرہنگ انندراج کنایہ از خوار و بے اعتبار کردن آن (اُردو) آب مٹا دینا۔ بقول امیر آب و تاب اور رونق کھو دینا (بحر ٭) مٹائی موتیون کی آب اوسکے دانتون نے ٭ اڑا دیا لب رنگین نے رنگ لالونکا ٭ آبرو لینا بھی کہا جاتا ہے (ولہ ٭) جو آب آینہ کی جاے ہم مکدّر ہون ٭ وہ کون ہین جو کسیکی ہین آبرو لیتے ٭

آب از چیزے بستن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب بحر عجم باز داشتن آب (اُردو) پانی روکنا پانی بند کرنا۔

آب از چیزے چکیدن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب بحر عجم کمال لطافت و تازگی آن (نظامی ٭) بجز غنغبش کاب ازوی چکید ٭ با تش برآب معلّق کہ دید ٭ (اُردو) طراوت ٹپکنا۔ تازگی ظاہر ہونا۔

آب از چیزے خوردن (مصدر اصطلاحی)

مرادف آب خوردن از چیزے۔

آب از چیزے گرفتن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب بحر عجم (۱) مرادف آب از چیزے بستن (محسن تاثیر ٭) رخ ز عشاق گرفتار گرفتن ستم است ٭ آب از تشنہ دیدار گرفتن ستم است ٭ (۲) تحقیق **مولّف** بمعنی سیراب شدن ہم آمدہ (ابوطالب کلیم ٭) در باغ دہر جز بر پژمردگی نماند ٭ گوئی نہال بخت من آب از تبر گرفت ٭ (اُردو) (۱) پانی بند کرنا۔ پانی روکنا (۲) سیراب ہونا

آب از دریا می بخشد

این مثلے است کہ فارسیان می زنند بقول بہار از مال دیگرے بے اجازت او بخشش می کند (اردو) حلوائی کی دکان اور دادا جی کی فاتحہ۔ پرائے بر دے آزاد کرتا ہے۔ غیر کے مال پر شیخی

یا فیاضی کرتا ہے ۔ صاحب فرہنگ آصفیہ
نے اسکے مصدر اصطلاحی کا ذکر کیا ہے۔

آب از دستش نمی چکد (مقولہ عجم بقول صاحب
فرہنگ انندراج کنایہ از کمال خست و
فرومایگی و نہایت بخل و امساک (اردو)
کنجوس اور مکھی چوس ہے (نصیر ؎) لیا
اُس خال لب کا جون ہی بوسہ شیخ صاحب نے
تو رندون نے کہا حضرت بھی مکھی چوس ہین
گویا ؎ اہل دکن کہتے ہین کہ وہ ایسا بخیل
ہے کہ اوسکے ہاتھ سے پانی بھی نہین ملتا

آب از دہان رفتن (مصدر اصطلاحی
بقول صاحب بحر عجم آب حسرت بدہان آمدن
(طغرا ؎) قدح را در مقام لب چشیدن مے ؎
زیاد بوسہ ات آب از دہان رفت ؎
(بیدل ؎) ہر کجا حرف شراب ارغوانی
می رود ؎ از دہان خضر آب زندگانی
می رود ؎ (اردو) منہ مین پانی بھر آنا
(داغ ؎) خشک ہوتی ہے زبان زاہد کی
استغفار سے ؎ منہ مین بھر آتا ہے پانی دہن
تر دیکھ کر ؎ منہ مین آب آجانا (ظفر ؎) دیکھکر
دست ستم مین تیرے تیغ آبدار کو میرے ہر زخم
جگر کے منہ مین آب آجائیگا ؎ رال ٹپکنے پڑنا

آب از دہن گل چکیدن (مصدر اصطلاحی)
باضافت دہن ۔ بقول صاحب بحر عجم (۱)
سخن کردن محبوب (۲) شبنم از گل ریختن (اردو)
محبوب کا باتین کرنا (۲) پھول سے شبنم ٹپکنا۔

آب از دیدہ آمدن (مصدر اصطلاحی) آب (۱۰۱)
از دیدہ جاری شدن یعنی گریستن چنانکہ واہب
اصفہانی گوید (؎) درین زمانہ کہ کشتی بخشک
بستہ محیط ؎ غنیمت است کہ از دیدہ آب مے
آید ؎ (اردو) آنکھ سے آنسو ٹپکنا (مسرور ؎)
اُسکی نظر پڑی جو میرے حال زار پر ؎ بے اختیار
آنکھ سے آنسو ٹپک پڑے ؎

آب از دیدہ باریدن (مصدر اصطلاحی) (۱۰۲)

بسیار گریستن چنانکہ خسرو گوید ؎ بچشم نرگس
اینک آب مروارید می بینم ٭ زبس کز دیدہ آب
از عشق گل بسیار می بارد ٭ (اُردو) آنسو
برسنا - برسانا زار زار رونا (داغ ؎) روتا
ہے تجھ بغیر دل زار زار زار ٭ او کھینچتا ہے
آہ شرر بار بار بار ٭ آنکھ سے طوفان بپا
ہونا - بقول امیر بہت رونے کے لیے کہا
جاتا ہے (وزیر ؎) آنکھون سے طوفان
بپا ہو گیا ٭ دیکھتے ہی دیکھتے کیا ہو گیا ٭

(۶) **آب از دیدہ بردن** (مصدر اصطلاحی)

بمعنی آب بر آوردن و صاف و پاک کردنِ
دیدہ چنانکہ میرزا محمد اشرف گوید (؎)
گر برم آبِ سیاہ از دیدہ می گردد سپید ٭
کے توان گردن بلائے تیرہ روزان را
علاج ٭ (اُردو) آنکھون سے پانی پونچھنا
دیدہ کو صاف و پاک کرنا -

(۷) **آب از دیدہ پاشیدن** (مصدر اصطلاحی)

مرادف معنائے اول - آب از چشم ریختن و از دیدہ
آب پاشی کردن است چنانکہ جامی گوید (؎)
تا نشانم گردِ راہش ہر طرف تا بد عنان پیش پیشِ
خیل او پاشیم زابر دیدہ آب ٭ (اُردو) آنکھون
سے پانی چھڑکنا -

آب از دیدہ پاک کردن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب بحر عجم اشک چیدن (سعدی ؎)
برحمت بکن آلِش از دیدہ پاک ٭ ز شفقت
بیفشانش از چہرہ خاک ٭ (اُردو) آنسو پونچھنا
(اسیر ؎) دامن کو موتیون سے وہ بھر لیگا
روزِ حشر ٭ پونچھیگا آستین سے جو آنسو یتیم کے ٭
آنسو پاک کرنا بھی محاورہ ہے (اختر ؎)
صورت جان لیا بغل مین اُسے ٭ چہرہ سے آنسو
اُسکے پاک کیے ٭

(۸) **آب از دیدہ رفتن** (مصدر اصطلاحی)

بفتح رائے مہملہ بیرون شدن آب از دیدہ
چنانکہ جامی گوید (؎) آن رُخِ نازک چو آب

Received No. 102743 D. 19-3-1974

دیدہ رفت امّا ہنوز ٭ نقش خالش چون سیاہی
ماندہ در چشم منست ٭ (اُردو) آنکھ سے پانی
روان ہونا۔ آنکھ سے پانی بہنا۔ آنکھ سے
پانی جانا۔

(۲۰) **آب از دیدہ طلبیدن** (مصدر اصطلاحی)
کنایہ از گریہ کردن چنانکہ بیدل گوید (ف)
برفع کلفت ہر آفت است تدبیرے ٭ گر
آتشے بدل افتد ز دیدہ آب طلب ٭ (اُردو)
رونا آنکھ سے آنسو نکالنا۔

(۲۱) **آب از دیدہ فرو ریختن** (مصدر اصطلاحی)
بمعنی گریستن است چنانکہ فردوسی گوید (ف)
فرو ریخت از دیدگان آب زرد ٭ با آب و دیدہ
ہمین چارہ کرد ٭ (اُردو) آنسو بہانا (وزیر)
ہون وہ غم دیدہ ہنسے کوئی تو مین رونے لگون ٭
کچھ بہانہ چاہیے آنسو بہانے کے لیے ٭

(۲۲) **آب از دیدہ کشادن** (مصدر اصطلاحی)
مرادف آب از چشم کشادن چنانکہ صائب گوید
(ف) آب از دیدۂ خورشید کشاید صائب ٭
دردل آیینہ عذارے کہ نہانست ترا ٭

آب از سر جوے عشوہ بستن (مصدر
اصطلاحی) بقول صاحب سروری کنایہ از
ترک فریب کردن (انوری ف) از سر جوے
عشوہ آب بہ بند ٭ بیش ازین گرد پاے حوض
مگرد ٭ (اُردو) فریب سے باز آنا۔

آب از سر گذشتن (مصدر اصطلاحی) (۱)
غرق شدن (۲) بقول بہار کنایہ از کمال نزول
حوادث و آفات (سلمان ساوجی گوید ف)
دوش حرف از ساقی و نقل و مے و ساغر
گذشت ٭ ریخت چندان آب از چشم کہ آب
از سر گذشت ٭ (ولہ ف) غرقہ دریاے
بے پایان ہجران را اگر ٭ دستگیری می کنی
دریاب کاب از سر گذشت ٭ (اُردو)
(۱) ڈوب جانا۔ آب سر سے بلند ہونا (آصفیہ)
ع (رسم الفت ہی آلہی ڈوب جائے ٭

(آتش ؎) اُڑ لاتا شام و سحر کس طرح نظاع
پست ؛ بلند سر سے مرے آب دیدہ ہو نا تھا
(۲) سر سے پانی گذر جانا۔ (عارف ؎)
رو رو ہی کے مر جاؤنگا مین دیدۂ تر سے ؛
اک روز گذر جاے گا پانی مرے سر سے ؛

آب از عرق ریختن (مصدر اصطلاحی)

سعی بلیغ کردن در کارے چنانکہ بیدل گوید
(؎) سعی آبے از عرق می ریزم اما سود
نیست ؛ چون نفس در سوختن با آتش
ما بہم است ؛ (اُردو) عرق ریزی کرنا
(آصفیہ)

آب از غربال بخشش می کند (مثل اصطلاحی)

خزینۃ الامثال ذکر این می کند و این مرادف
مثلے است کہ بعد ازین می آید۔

آب از غربال می بخشد (مثل۔ بقول بہار

نفعے از پہلوے او بکسی می رسد۔ صاحب فرہنگ
انندراج ہمین معنی را در نفی می نویسد و ہمین
درست است (اُردو) خالی مٹھی بھر بھر دیتا ہے
یہ دکن کا محاورہ ہے دلی مین۔ سو گز وارے
ایک گز نہ پھاڑے کہتے ہین (آصفیہ)

آب از قلم خوردن (مصدر اصطلاحی)

بقول بہار بحالت بیماری ہاے داخلِ
دہن آب از نے بگلو رسانیدن (محسن تاثیر ؎)
نرگس از چشم تو دم زد بر دہانش زد صبا ؛ رنج
دندان دارد اکنون میخورد آب از قلم ؛ (اُردو)
ٹوٹی دار ظرف سے پانی پینا منھ کی بیماریون
مین ٹوٹی دار ظرف سے پانی پیا جاتا ہے
تا کہ پانی مقام مرض پر سے نہ گزر سکے اور
سیدھا حلق مین اُتر جاے۔

آب از کسے گرفتن (مصدر اصطلاحی)

(۱) بقول صاحب بحر عجم تر سانیدنش بہ
تحقیق مولّف (۲) بمعنی حاصل کردن
آب (۳) باز داشتن از آب ہم (علی
خراسانی ؎) ہر کس کہ سوز عشق ز افغان

من گرفت ؛ آتش بجاے آب زچشمان من گرفت ؛ درد وادی فراق تو ہر کس کہ اوفتاد ؛ آب بقا ز دیدۂ گریان من گرفت ؛ (وحید قزوینی ؎) رُخ زعشاق طلبگار گرفتن ستم است ؛ آب از تشنۂ دیدار گرفتن ستم است ؛ (اُردو) ڈرانا (آصفیہ) (۲) کسی سے پانی لینا (۳) پانی روکنا۔

آب از کون خوردن (مصدر اصطلاحی)

بقول بہار مرادف آب از پس خوردن (محمد سعید اشرف ؎) ز اختلاط بوالہوس رعنائیش گردد زیاد ؛ ہمچون نہان آن سرو قامت آب از کون می خورد ؛

آب از گردن گذشتن (مصدر اصطلاحی)

انقدر آب خوردن کہ معدہ را پر کردہ تا بحلق درآید (۲) کنایہ از تیغ خوردن ہم باشد چنانکہ جامی گوید (؎) ز گردن آب گذشتہ وتشنہ می میرد ؛ بلے چنین بود آنرا کہ علت استسقا ست ؛ (اُردو) پانی مُنھ تک آنا تلوار کا زخم کھانا ؛

آب از گلو بریدن (مصدر اصطلاحی)

بقول بہار فرد ماندن از آب (محمد قلی سلیم ؎) ہمین بریدن آب از گلو قناعت نیست گلو بریدہ درین بحر ہمچو ماہی باش ؛ (اُردو) پانی پی نہ سکنا۔

(۴۵) **آب از لب بستن** (مصدر اصطلاحی) بند کردن آب و مزاحم شدن ازان چنانکہ محتشم کاشی گوید (؎) گراز خمار دہم جان عجب مدار اے دل ؛ کہ ساقی از لب من آب زندگانی لبت ؛ (اُردو) پانی روکنا۔ پانی بند کرنا۔

(۴۶) **آب از مژہ آمدن** (مصدر اصطلاحی)۔

کنایہ از اشک جاری شدن چنانکہ ظہوری گوید (؎) زمانہ چشمۂ از بیستون نکردہ روان ؛ کہ آبش از مژۂ کوہکن نمی آید ؛ (اُردو)

آنسو آنا (ناسخ ؎) کس کے دانتوں کی
چمک کا دھیان ہے جو رات دن پے متصل
آتے ہیں آنسو سبحۂ بلور سے ٭ (امیر اللغات)

آب از منزل برون ریختن (استعمال)

بقول بہار۔ خانہ از آب خالی کردن (کلیم ؎)
شب کلیم از دیدہ می بارد سرشک ٭ روز
از منزل برون می ریزد آب ٭ (اردو)
گھر سے پانی نکالنا۔

(۱۲) **آب از یک پیمانہ نوشیدن** (مصدر اصطلاحی)

حکم مساوات داشتن است چنانکہ صائب گوید
(؎) خمار و خواب و بیماری و شوخی نسیہ و
مستی ٭ زیک پیمانہ می نوشند آب از چشم
شہلایش ٭ صاحب فرہنگ آنند راج ہین
اصطلاح را آب از پیمانہ خوردن نوشتہ واز
ہمین تمثیل سند گرفتہ محتاج غور است و در
بعض نسخ مصرع ثانی باختلاف جزئی یافتہ شد
(ع) زیک پیمانہ می نوشندے از چشم شہلایش
اندرین صورت این مصرع سند باشد براے
مے از یک پیمانہ نوشیدن (اردو) دیکھو آب
از یک چشمہ خوردن۔

آب از یک چشمہ خوردن (مصدر اصطلاحی)

بقول بہار کنایہ از حکم مساوات داشتن در
کارے (محسن تاثیر ؎) کرم و نسیہ و بخل
آب زیک چشمہ خورند ٭ یک در رابطہ ندیدیم
کہ دیوار نبود ٭ (اردو) ایک گھاٹ پر پانی
پینا۔ ایک ترکش کے تیر ہونا (ظفر ؎) چشم
کے دنبالہ سے کہتے ہین مژگان و نگاہ ٭
قتل کو عاشق کے تم دونون ہو اک
ترکش کے تیر ٭

آب استادہ (استعمال) بقول صاحب

بحر عجم آب ساکن کہ ضدِ آب روان است
و نزد اطبا در منافع و خوبی مرتبۂ این بعد آب
نہرہاے جاریست کذا فی المحیط الاعظم (مرزا
معز فطرت ؎) شد عاجز از رفاقت مارہمعنان ما پا

اشتادہ آب تیغ روانست خون ما ٭ صاحب فرہنگ انندراج آب استادن بمعنی ساکن شدن آب نوشتہ (اُردو) کھڑا پانی - بند پانی - امیر نے آبِ لبستہ کا ذکر فرمایا ہے دیکھو لفظ آب -

آبِ اعتبار (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب فرہنگ انندراج کہ بدیل آبرو سے می نویسد مرادف آبرو باشد

(۲۸) **آب افتادن در چیزے** (مصدر اصطلاحی) روشن شدن و رونق پذیرفتن آنچیز باشد چنانکہ ابوطالب کلیم گوید (س) چون آفتاب بسر زدہ آید بجا نہا ٭ مانند فرش در ہمہ منزل فتادہ آب ٭ (اُردو) چمکنا - رونق دار ہونا کسی چیز کا (جرأت س) گرد سے آئینہ پاتا ہے جلا دیکھ لو تم ٭ حسن یہ آپکا مجھ خاک بسر سے چمکا ٭

(۲۹) **آبِ افزودن** (مصدر اصطلاحی) مرادف آبرو افزودن و رونق دوبالا کردن چنانکہ کلیم ہمدانی گوید (س) اے گوشۂ عزلت ز تو آب مرا افزود ٭ نشناسم اگر قدر ترا در بدر افتم ٭

آبِ افسردہ (اصطلاح) بفتح الف ثانی مقصورہ و اضافت ثالث بقول صاحب بحر عجم (۱) پیالۂ بلور (۲) آلات قتل مثل شمشیر و خنجر وغیرہ و بقول صاحب فرہنگ انندراج (۳) شیشہ (۴) برف (اُردو) (۱) بلّور کا پیالہ (مذکر) (۲) آلاتِ قتل آلات حرب (عربی کیبہر فارسی) (مذکر) (۳) شیشہ فارسی - مذکر (۴) برف (فارسی مونث) (آصفیہ) (امیر س) ہمارے دور پہ ساقی نے دست بستہ کہا ٭ کہ اب تو کچھ نہین باقی جناب شیشہ مین ٭ (ک) آگ کے برف مین ساقی صراحی مے لا ٭ جگر کی آگ بجھے جس سے جلد وہ شے لا ٭

(۳۰) **آب افشاندن بر چیزے** (استعمال) گرد و غبار نشاندن و تر و تازہ کردن چیزے چنانکہ شفاے اصفہانی گوید (س) آب بگلہاے شوقم گریۂ خونین فشاند ٭ روغنے بر آتش شوقم بجاے آب ند ٭ (اُردو) پانی چھڑکنا - تر و تازہ کرنا

آب افگندن بر چیزے (مصدر اصطلاحی) بقول بہار (۱) آب دادن و سیراب کردن آن و بقول صاحب فرہنگ انندراج (۲) دریغ داشتن مخصوص بصلۂ از حیاتی

گیلانی ع) برگ رویداز محبّت خوشہ بند دازوفا ٭
جاے آب رخون ما بر تاک انگور افگنند ٭ مؤلّف گوید
کہ آب افگندن از مصرع ثانی پیدا نیست ۔ ہر دو صاحبان
لغت کہ سند از ہمین یک شعر آوردہ اند مقصود شان
جز این نباشد کہ اگر بجاے افگندن آب خون ما بیفگنند
نتیجہ ظاہر شود کہ در مصرع اول گذشت ۔ صاحب فرہنگ انندراج
کہ این را مخصوص بصلۂ از کردہ است قابل غور است بیچارہ در
مصرع ثانی لفظ از را از خواندہ است (اُردو) سیراب کرنا
(۲) دریغ کرنا (رنگین ع) وہ جو آوے میرے گھر مین تو مجھے
جاوے لوٹ ٭ جاؤن گھر اُسکے تو وہ مجھسے کرے پانی دریغ

آب فکندن در چیزے (مصدر اصطلاحی) جلا دادن
و رونق بخشیدن دران چنانکہ ۔ نظامی گوید (ع)
اگر سایہ بر آفتاب افگند ٭ دران چشمۂ آتش آب
افگند ٭ (اُردو) جلا دینا، رونق بخشنا ۔ آب دینا (ظفر ع)
دانۂ اشک کو دی عشق نے میرے وہ آب ٭ جو
اُسے دیکھتا ہے صاف گہر پاتا ہے ٭ ۔

آبِ نارہ (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب
بحر عجم (۱) شراب سرخ و بقول صاحب فرہنگ انندراج
(۲) کنایہ از اشک خونین ۔ نظامی ع) از ان نار روشن
تا بوقت بہار ٭ گہے نار خواہد گہے آب نار ٭ (اُردو)
دیکھو آب آتش رنگ ۔

آب نبار (اصطلاح) بلا اضافت ثالث بفتح رابع
بقول صاحب بحر عجم (۱) حوض (۲) تالاب کلانے
کہ براے ذخیرۂ آب در قلعہ سازند و آن با آب باران
پر شود (اشرف ع) بسکہ می گریم بعشقِ آتشین رُخسار ما
گشتہ آتش خانہ ہا از اشکم آب انبار ہا ٭ (اُردو)
حوض (عربی مذکّر) (۲) تالاب ۔ (فارسی مذکّر) (آتش ع)
صیّاد نے تسلّی بلبل کیواسطے ٭ کنج قفس مین حوض
بھر رہے ہے گلاب کا ٭ (اسد) تالاب کیلیے دیکھو لفظ آب کا نمبر

آب نداختن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم
بیرون دادن آب (اشرف ع) اشکم بدل حزین
نمی گردد بند ٭ این حوض شکستہ آب می
اندازد ٭ (اُردو) پانی بہا دینا ۔

آب ندام (اصطلاح) بے اضافت بقول صاحب

بحر عجم (۱) آدم سفید پوست (۲) تر و تازہ اندام (۳)
صاف اندام و باضافت (۴) روشنی و تازگی اندام
(انوری ؎) مجمعے از مخدرات درو ؛ ہمہ آتش لباس
و آب اندام ؛ (اُردو) (۱) گورا چمڑا (مذکر) (۲)
تنومند (فارسی مذکر) موٹا تازہ (مذکر) (۳) بیلغ بدن
(مذکر) (۴) جسم کی تازگی اور فربہی تنومندی (مونث)
(رنگین ؎) گورے چمڑے پہ نہین موقوف خوبی حسن کی ؛
چاہتے اسکو نہین ہم جسمین رعنائی نہو ؛

آب اندر دہن گردیدن (مصادر اصطلاحی) (۳۴)

آب اندر دہن گشتن مرادف آب بدہان (۳۴)
گردیدن باشد (کلیم رباعی) با آنکہ پیالہ گیر این
بزم منم ؛ ممتاز بلطف ساقی از انجمنم ؛ گیر دہر کس
ز دست ساقی جامے ؛ گرد و چو پیالہ آب اندر دہنم ؛

آب اندر سر آمدن (مصدر اصطلاحی) مرادف (۳۴)
آب در سر آمدن یعنی سر وقت کسے رسیدن
چنانکہ صائب گوید (؎) ناگہان آمد چو آب
زندگانی بر سرم ؛ زندہ ام امروز کہ آب اندر
سر آمد مرا ؛ بعضے این شعر را مال خسرو
گویند (اُردو) وقت پر پہنچنا بر وقت پہنچنا
(ظفر ؎) نہ پہنچا کوئی اپنے پاس پہنچا جب
کہ وقت اپنا ؛ اجل کو آفرین ہے وقت پر پہنچی
تو یہ پہنچی ؛ -

آب اندر شیشہ (اصطلاح) بقول صاحب
بحر عجم رنگیست نیم سبز نباتی - خان آرزو
ہم ذکر این می کند (اُردو) ہلکا دھانی رنگ -

آب انفعال (اصطلاح) باضافت بقول
بہار عرق انفعال - (مرزا جلال اسیر ؎)
بہ گلشنے کہ در آمد بجلوہ نخل قدش ؛ چو ابر از سر او
آب انفعال گذشت ؛ (اُردو) آب خجلت - آب
ندامت (فارسی - مذکر) (امیر اللغات) (قلق ؎)
کٹ گیا دل مین فرط غیرت سے ؛ تر ہوا جسم آب
خجلت سے ؛ -

آب انگور (اصطلاح) باضافت - بقول صاحب
بحر عجم شراب انگوری - (اُردو) آب انگور (فارسی

مذکر) انگوری شراب (مونث) (آتش ؎)
نشۂ مے مین کُھلی دشمنیِ دوست مجھے ؛ آب انگور
نے کی آتش پنہان پیدا ؛

آبِ اوبرد (مقولۂ عجم) باضافت ثالث بقول
صاحب جامع اللغات آور ابے آبرو کرد
و آبروے او ریخت ۔ **مؤلف** ۔ گوید کہ آب
کسے بُردن مصدر اصطلاحی است و این مشتق
از ہمان (صفدر ؎) برنگ و بوے خود گل بود
نازان ؛ مگر حسن عذارت آب او برد ؛ (اردو)
عزت لے لی ۔ بے آبرو کر دیا ۔ آبرو اُتاری (رشک
؎) ہجر مین برسات جب آئی تو مین نے لاکھ
بار ؛ آبروے ابر اتاری چشم دریا بار سے ؛ ۔

آبِ اوبریز (مقولۂ عجم) باضافت ثالث
بقول صاحب ہفت ۔ رونق وجاہ او ببر و شرمندہ
و سیہ رو و بے نور کُن ۔ **مؤلف** گوید کہ
آب کسے ریختن مصدر اصطلاحی است و این
مشتق از ہمان است ؛

آب اور ابرد (مقولۂ) باضافت ثالث
مرادف آب او برد ۔

آبِ ایّام (اصطلاح) باضافت ۔ بقول
صاحبان ہفت قلزم و بحر عجم (۱) آفتاب
(۲) ماہتاب (اردو) آفتاب اور ماہتاب
(فارسی ۔ مذکر) اُردو مین مستعمل ہے (میر ؎)
اک روز بے نقاب ہوا تھا وہ صُبح کو ؛ اب تک
ہے آفتاب جہانتاب پر زوال ؛ (صبا ؎)
یہ وہ فلک ہے کہ جسکے سبب سے عالم مین ؛ نہ ایک
چال پہ دور روز ماہتاب رہا ؛ ۔

آبِ ایستادہ (استعمال) باضافت ثالث

آبِ ایستدہ بقول صاحب بحر عجم مرادف آب
استادہ ۔ و آب ایستدہ مخفف آن (صائب ؎) آئینہ کے
بچہرہ شبنم فشان رسد ؛ چون آب ایستادہ باب روان رسد ؛

آب بآب رساندن (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب بحر عجم متصل دادن آب (اردو)
پے در پے پانی دینا ۔ لگاتار پانی دینا ۔

بلا فصل پانی دینا

آب باختن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب فرہنگ جہانگیری پیشاب کردن (استاد رودکی ؎) زقلب آنچنان سوے دشمن بتاخت * کہ از ہیبتش شیر نر آب باخت * (اُردو) موت لینا یعنے پیشاب خطا ہونا۔

آبِ بادرنگ (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب شمس اللغات مخفّف ومرادف آب بادہ رنگ۔

آبِ بادہ رنگ (اصطلاح) باضافت بقول صاحبان برہان وبحر عجم (۱) اشک خونین وبقول صاحب فرہنگ انندراج (۲) کنایہ از خون (اُردو) اشک خونین (فارسی مذکّر) (۲) خون (فارسی۔ مذکر) (ذوق ؎) ذوق اس پاے نگارین کا جو ہے وصف نگار * اشکِ خونین سے ہے کاغذ کو حنائی کرتا * (رند ؎) یاد کرکے لب پان خوردہ کی تیرے سُرخی * خون دل آج پیا ہے کئی چُلّو بھر کر *

آب باران (اصطلاح) بقول صاحب بحر عجم۔ موقوف (۱) نام سیرگاہے است از مضافات کابل ء باضافت (۲) ماءالمطر وبقول صاحب محیط اعظم آبے کہ لطافت خفّت۔ صفا۔ سرعتِ نفوذ۔ انحدار۔ دارد آب باران است (ناصری ؎) اگرچہ جاے خوش کابل آب باران است * بہشت روے زمین خواجہ سہ باران است * (اُردو) بقول صاحب جامع اللغات (۱) کابُل کی ایک سیرگاہ کا نام (۲) مِنھ کا پانی مُذکّر۔

آب باری از مژگان کردن (مصدر اصطلاحی) کنایہ از گریستن چنانکہ ظہوری گوید (؎) عمرہا از جوے مژگان آب باری کردہ ام * زُبن نخلِ تمنا نو برے می بایدم * (اُردو)

روتا - آنکھون سے اشک برسنا - برسانا (داغ) آنکھون سے برستے ہین دُر اشک تمنّا * سینہ ہے میرا مخزن آلام جدائی * -

آب باریدن (استعمال) بلا اضافت. بقول بہار باریدن باران باشد (مُلّا طاہر غنی ؎) بسکہ بارد بر سر خصم تو آب زندگی * شد زرہ بر پیکر او عاقبت چون آبشار * (اردو) پانی برسنا - مینہ برسنا - بارش ہونا - پانی پڑنا مینہ پڑنا - (آصفیہ ؎) آج گلشن مین کیا مزا ہوگا * مینہ برستا ہے گل کھلا ہوگا * -

آب باریک (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب بحر عجم (۱) آب کم (۲) مجازاً بر اندک مایہ توکل و قناعت نیز اطلاق کنند صاحب فرہنگ انندراج گوید کہ بکاف تازی آب کم و عمق (سلیم ؎) ہر قدم ضعفم براہ وصل می گردد زیادہ * آب باریکم کہ می آید بجوے تازہ * (دانش ؎) ابر نیسان مایہ وار از آب باریک من است * تہمتم دانش زدریا بے نیاز افتادہ است * (اردو) (۱) کم پانی تھوڑا پانی - (۲) تھوڑے پہ قناعت -

آب باز (اصطلاح) بلا اضافت بقول صاحب بحر عجم شناور (طغرا ؎) طفل اشک از بحر چشمم خود بخود گیرد فرار * آب بازان را تلاش دست و پا تا معبر است * (اردو) تیراک پیراک (مُذکر - آصفیہ)

آب بازی (اصطلاح) بلا اضافت بقول صاحب بحر عجم شناوری - (اردو) بقول صاحب لغات کشوری - پانی مین تیرنا -

آب بالاے سنگ (اصطلاح) بلا اضافت بقول صاحب بحر عجم رنگیست سفید مائل بسیاہی (اردو) سیاہی مائل سفید رنگ (مُذکر)

آب بباد دادن (مصدر اصطلاحی) آبرو برباد کردن چنانکہ ظہوری گوید (؎) داد بباد آب خویش گوہر تاجش * شہ کہ زخاک رہت کلاہ ندارد * (اردو) آبرو بگاڑنا - آبرو

خاک مین ملانا (رشک سے) نظر سے
کشان سے گر گر جائے ٭ آبرو خاک مین
ملائے شراب ٭ ۔

آب بپائے چیزے بستن (مصدر اصطلاحی)

بقول وارستہ آب دادن و سیراب کردنش
(قدسی سے) آن نہالے کہ نبود آب گہر لائق او
بست دہقان اجل آب بپا از تبرش ٭ (اردو)
سینچنا ۔ سیراب کرنا ۔

آب بپائے کسے ریختن (مصدر اصطلاحی)

بقول بہار کنایہ از نوکری و خدمتگاری
کردن (مخلص کاشی سے) باغبان انجانمی
ریزد بپاسے تاک آب ٭ دخترے دارد
کہ عقل و ہوش از سر می برد ٭ (باقر کاشی
رباعی) در حمّامش بطبیب خاطر دیدم ٭ صد
لطف نہان از نگہش فہمیدم ٭ چون طاس
زدیدہ ریختم آب بپاش ٭ چون فوطہ بگرد
کمرش گردیدم ٭ (اردو) نوکری کرنا خدمتگاری کرنا

آب بپرویز پیمودن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب بحر عجم ارتکاب امر بیہودہ و بے
فائدہ کردن (جمال الدین عبد الرزاق سے)
عمر کان وقف مدح شان کردم ٭ آب پیمودہ
ام بپرویزن ٭ (اردو) اوقات ضائع کرنا
لغو حرکت کرنا (منیر سے) منیر اوقات ضائع
کی عبث غزلون کے کہنے مین ٭ ارے نادان
مدّاح شہ لولاک ہونا تھا ٭ ۔

آب بپوست افگندن (مصدر اصطلاحی)

نزد اکثرے بالیدنست مطلقاً و ماخذ آن
بالیدن دلو و مشک پر آب و بعضے گویند
کہ چون میوہ بہ پختگی رسد آب از جوہر میوہ
بپوست آید و پوست از خشکی بہ تری گراید و
انہا اطلاق آن بر میوہ دانند والاوّل ہو
الاقوی طفلے کہ بالغ شود رندان گویند کہ
آب بپوست افگند ۔ (بحر عجم) (محمد قلی سلیم سے)
آب ہر گہ بپوست افگندہ ٭ شدہ زمزم ز

دلو شرمندہ ٭ (ظہوری - رباعی) این انبہ
حلاوت آب در پوست فگند ٭ خشک است
زتازہ مغزیش لذّت قند ٭ در دفع گزند
تلخکامے حرزے ٭ از ریشۂ او بازو ذائقہ
بند ٭ (اُردو) شگفتہ ہونا - پھولنا - رس ٹپکنا
بقول صاحب آصفیہ منی پڑنا - بلوغ کو پہونچنا

آب بپوست انداختن (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب بحر عجم مرادف آب بپوست ما فگندن
(اشرف ؎) میوہ شیرین ترشود چون آب
انداز د بپوست ٭ میزند جوش حلاوت آن
لب تبخالہ دار ٭ -

آب بجو از کوفتن (مصدر اصطلاحی) بقول
بہار مرادف آب بپرویزن پیمودن -

آب بجو بستن (مصدر اصطلاحی) بقول
صاحب بحر عجم آب در جو آوردن (اُردو)
ندی مین پانی لانا - (دیکھو پانی بھرنا) (آصفیہ)

(۴۷) **آب بجوے تست** (مقولہ عجم) بخت
و دولت وحلّ وعقد امور خلائق بدست
تست مرادف آب در جوے تست -
چنانکہ میر معزی گوید (؎) بجوے تو ہمہ
آب روانست ٭ سزد گر من ہوا جوے
تو باشم (اُردو) آپ کے گھر گنگا بہتی ہے
آپ بامراد ہین -

(۴۸) **آب بجوے داشتن** (مصدر اصطلاحی)
مرادف آب در جوے داشتن چنانکہ
ظہوری گوید (؎) خوش تازہ شد آن
نہال دلجوے ٭ آب مژہ ام بجوے دارد ٭

آب بچشم آمدن (مصدر اصطلاحی)
بقول بہار (۱) آمدن آب بچشم باشد - و
بقول صاحب فرہنگ انندراج (۲) حرص
وطمع نمودن بچیزے (صائب ؎) ترا ز
گریۂ ارباب درد رنجے نیست ٭ مگر بچشم
تو از زور خندہ آب آید ٭ مؤلف گوید کہ
آب بچشم آمدن عامست انبساط رنج وخوشی

ہر دو (اُردو) (۱) عام معنون مین آنکھ مین
آنسو ڈبڈبانا - آنکھ مین آنسو ڈبڈبا آنا - آنکھین
بھر آنا - آنکھین ڈبڈبانا - (قلق لہ) ہونٹ
دانتون تلے دبائے ہوئے ؛ آنسو آنکھون
مین ڈبڈبائے ہوئے ؛ (ولہ) مطلب
دل زبان پر لائے ؛ آنسو آنکھون مین
ڈبڈبا آئے ؛ (داغ ؎) چوٹ دل کی
وہین اُبھر آئی ؛ جب ہنسی آئی آنکھ بھر آئی ؛
(میر ؎) نظر اے ابر مت آمباد ا ؛ آ
نکھین میری بھی آنکھین ڈبڈبائین -
خاص معنون مین اشک شادی سے چشم
تر کرنا (مومن ؎) آبرو رہ گئی مرنے کی
کہ روتے تو ہین وہ ؛ اشک شادی ہی
سے گو چشم کو تر کرتے ہین (۲) حرص کرنا
لالچ کرنا -

(۶۵) **آب بچشم آوردن** (مصدر اصطلاحی)
آب بدیده شدن و رقت کردن چنانکه سلمان
ساوجی در مرثیه گوید (؎) خواہشت آب بست
و مامی آوریم اینک بچشم ؛ خاکسار آنکس که
باد ریا و آبش ماجراست ؛ (اُردو) آبدیده
ہونا - آنکھ مین آنسو بھر لانا (مصحفی ؎) کون
اُٹھ گیا ہے پاس سے میرے یہ مصحفی ؛ روتا
ہون زار زار پڑا آبدیده ہون ؛ (مومن ؎)
پھر تو اشک آنکھون مین وہ بھر لائے ؛ یہ سخن
روکے زبان پر لائے ؛ (قلق ؎) کبھی
آنکھون مین آنسو بھر لانا کبھی تیوری چڑھا کے
دھمکانا ؛

آب بچشم گردیدن (مصدر اصطلاحی) بقول
صاحب بحر عجم (۱) آب حسرت بچشم آمدن و
بقول صاحب فرہنگ انندراج (۲) حرص و
طمع نمودن بچیزے (غنی لہ) بسکہ مشکل بود دل
کندن از خوبان پس از الفت ؛ ہنوز آب
از غم یوسف بچشم چاه می گردد ؛ (صائب ؎)
ہمیشه آب بچشم پیاله می گردد ؛ جبین ببر خرابات

ببسکہ نورانیست ٭ (۲۱) بہ تحقیق مؤلف استعمال این بمعنی حقیقی ہم باشد یعنے آمدن آب در چشم چنانکہ صائب گوید (ے) زخط نشد دل سخت تو مہربان ورنہ ٭ بچشم آینہ زین دود آب می گردد ٭ (ولہ ے) زخیرہ چشمی من آفتاب می لرزد ٭ کنون ز ذرّہ بچشم من آب می گردد ٭ (ولہ ع) آب می گردد بچشم از خندۂ بے اختیار ٭ (اردو) (۱) دیکھو آب بچشم آمدن (۲) حرص کرنا۔ لالچ کرنا (۳) آنکھ مین پانی آنا

آب بچہرہ ریختن
(مصدر اصطلاحی) بقول صاحب فرہنگ انندراج کنایہ از بیدار کردن کسے (صائب ے) ز ہوش بردچمن را چنان نظارۂ تو ٭ کہ شبنم آب مکرّر بچہرۂ گل ریخت (اردو) دیکھو آب برچہرہ ریختن۔

آب بچیزے بستن
(مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم مرادف آب دادن بہ چیزے (فطرت ے) بوے جان می شنوم از چمن زخم مگر ٭ آب حیوان بدم خنجر قاتل بستند ٭ (سلیم طہرانی ع) ماگلزار معانی آب گوہر بستہ ایم ٭

آب بچیزے دادن
(مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم (۱) سیراب کردن آنچیز (۲) آبگیری کردن چون آب بہ تیغ دادن (مولف) (۳) انزال کردن (طالب کلیم ے) دہر کا ست ندہد مفت کہ امید گلاب ٭ تانیامد بمیان آب بگلزار نداد ٭ (اردو) (۱) سیراب کرنا۔ آب دینا (۲) آب دینا یعنے تیز کرنا (۳) منزل ہونا (آصفیہ) (ذوق ے) دے گر چمن کو گریۂ مستانہ میرا آب ٭ بیضون سے بلبلون کے ہو پیدا بط شراب ٭ (ظفر ے) اگر دیتا ہے اپنی تیغ کو وان آب وہ قاتل ٭ تو جانباز محبت جان سے یان ہاتھ دھوتے ہین ٭۔

آب بچیزے داشتن
(مصدر اصطلاحی) بقول صاحبان بحر عجم و فرہنگ انندراج مرادف آب بہ چیزے دادن کہ گذشت۔ دیگران

ذکر این نہ کردہ اند و سند استعمال
ہم بنظر نیامد۔

آب بچیزے رفتن (استعمال) چنانکہ آب
بباغ یا بہ کشت یا بہ درخت رفتن کہ سیراب
کردن آب است آنرا چنانکہ ظہوری گوید ؎
آبے کہ رود بباغ آرزوے ٭ از چشمۂ ماہ و
آفتاب است (اردو) پانی پہنچنا۔

آب بچیزے گرفتن (استعمال) گرفتن
آب در چیزے باشد بدہان یا با آبخورہ چنانکہ
مرزا طاہر وحید گوید (؎) نامش چو بر زبان
گزرانم بسان ابر ٭ شیرین شود اگر بدہان
گیرم آب تلخ ٭ (اردو) پانی منہ میں یا
کسی ظرف میں لینا۔

آب بخاک آمیختن (استعمال) سرشتن
خاک (فیضی ؎) بس آب بخاک غم در آمیخت
کین باد در آتشم در آمیخت ٭ (اردو)
مٹی گوندھنا۔ سانا۔

آب بدست کسے ریختن (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب بحر عجم خدمت کسی کردن و
نوکر و ملازم شخصے بودن (صائب ؎)
مرا سنگین دلے در پیچ و تاب تشنگی دارد ٭
کہ آب زندگی زلفش بدست شانہ می
ریزد ٭ (اردو) نوکری کرنا۔ نوکر ہونا۔
(آصفیہ) (غالب ؎) غالب وظیفہ خوار ہو
دو شاہ کو دعا ٭ وہ دن گئے کہ کہتے تھے
نوکر نہیں ہوں میں ٭۔

آب بدست کسے کردن (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب بحر عجم مرادف آب بدست
کسے ریختن ٭۔

آب بدل میشود (مقولہ عجم) بلا اضافت
و بفتح باے موحدہ و کسر دال مہملہ بقول
صاحب شمس سردی کہ در دل می افتد
یعنے دل سرد می شود (اردو) دل بجھتا ہے
اسکا مصدر دل بجھنا یعنے طبیعت افسردہ ہونا

دل پژمردہ ہونا (آصفیہ امیرؔ) شام سے
کچھ بجھا سا رہتا ہے ٭ دل ہوا ہے چراغ
مفلس کا ٭۔

آب بدہان آمدن (مصدر اصطلاحی)

بقول بہار کنایہ از کمال رغبت و شوق چون آدمی
بعض طعم ترش را می بیند آبش در دہان
می آید (اُردو) رال ٹپک پڑنا۔ رال ٹپکے
پڑنا۔ جی بھر بھر آنا۔ جی للچانا۔ (آصفیہ
مُنھ مین پانی بھر آنا (مومنؔ) مُنھ مین
کیا اس خم صہبا کے بھر آیا پانی ٭ تیرے
لب سے جو لب ساغر سرشار ملا ٭

آب بدہان آمدہ (مقولہ) بقول صاحب
بحر عجم کمال شائق و مشتاق چیز مرغوب
مؤلف گوید کہ این مشتق است از اصطلاح
ماضیہ (اُردو) للچایا ہوا۔ فی البدیہہ نظم طباطبائیؔ
ساقیا خالی نہ جائے ابر یہ آیا ہوا ٭
آج تو کچھ میکشون کا جی ہے للچایا ہوا ٭

آب بدہان آوردن (مصدر اصطلاحی)

بقول بہار متعدی آب بدہان آمدن۔
(کمال خجندؔ) پارسا از لب ساغر بدہان
آرد آب ٭ دیگران را زمے و نقل چرا
توبہ دہد (اُردو) مُنھ مین پانی بھر بھر لانا۔
(جرأتؔ قطعہ) ہے آئینہ بدنظر پریرو ٭ خوش
اس سے نہین نظر ملانی ٭ رُخ دیکھ ترا یہ
صاف دیدہ ٭ بھر بھر لاتا ہے مُنھ مین پانی ٭

آب بدہان گردیدن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب بحر عجم (۱) مرادف آب از
دہان رفتن و بقول صاحب فرہنگ اندراج
(۲) حرص و طمع نمودن بچیزے (اشرفؔ)
از خرامیدن شیرین تو با مدعیان ٭ دیدہ را
آب ز حسرت بدہان می گردد ٭ (اُردو
مُنھ مین پانی بھر آنا (معروفؔ) بھر آیا
مُنھ مین آئینے کے پانی ٭ سحر دیکھا جو مین
سرکار کا مُنھ ٭۔

آب بدہان گرفتن (استعمال) (۱) گرفتن آب بدہان و بقول صاحب فرہنگ انندراج (۲) تجرّع نمودن (۳) نوشیدن آب مؤلف گوید کہ معنی سوم در استعمال عجم بنظر نیامدہ (طاہر وحید سلہ) نامش چو بر زبان گذرانم بسان ابر ؛ شیرین شود اگر بدہان گیرم آب تلخ ؛ (اردو) (۱) مُنھ میں پانی لینا (۲) کلّی کرنا - (۳) پانی پینا

آب بدہن کشیدن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم مضمضہ کردن (ابوطالب کلیم سہ) عاقبت زاہد سر در قدح باده نہاد ؛ بسکہ عادت بدہن آب کشیدن دارد ؛ (اردو) کلّی کرنا - (بحر سہ) اُسکے دانتون کا یہ عالم ہے کہ کُلّی کی کبھی ؛ سوتیون نے آب یہ پائی کہ دریا بڑھ گیا ؛ -

آب بدیدہ (استعمال) بلا اضافہ صفت (۴۲) کسے کہ چشم او نمناک باشد چنانکہ صائب گوید (سہ) بدیدہ آب اگر آفتاب می گردد ؛ دل از نظارۂ روے تو آب می گردد (اردو) آبدیدہ بغیر اضافت ثالث - بقول امیر وہ شخص جسکی آنکھ ڈبڈبائی ہوئی ہو - (بحر سہ) یہ ضعف ہے کہ آہ بلب نارسیدہ ہے ؛ یہ رشک ہے کہ آینہ بھی آبدیدہ ہے ؛ -

آب بر آتش ریختن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار و ناصری (۱) کنایہ از تسکین دادن (۲) غضب فرو نشاندن و بقول صاحب فرہنگ انندراج (۳) فرو نشاندن آتش نیز و این استعمال است (ابوطالب کلیم سہ) برا سوختن آمادہ ام چنانکہ کسے ؛ اگر بر آتش من آب ریخت روغن شد ؛ (سعدی سہ) ساقی سیمین چہ خسپی خیز ؛ آب شادی بر آتش غم ریز ؛ (اردو) آگ بجھانا تینون معنون مین کہا جاتا ہے - (۱) تسکین دینا (۲) غُصّہ فرو کرنا (۳) آگ بجھانا - (مومن رباعی[1])

آتش دل زار مین لگائی اُسنے ٭ پرسون
جان حزین جلائی اُسنے ٭ پھینکا مجھ پر کل
اختلاطاً پانی ٭ بھڑکی ہوئی آگ کیا بجھائی
اُسنے ٭ (فقرہ امیر(۲)) یہ آگ تمھین بجھاؤ گے
تو بجھے گی ۔ دونون کے مزاج جھلّے ہین،،
(قلق ؎) دوڑو لوگو بجھاؤ آگ لگی ٭ جلد
پانی منگاؤ آگ لگی ٭

آب بر آتش زدن (مصدر اصطلاحی)

مرادف آب بر آتش ریختن (بحر عجم) (نغانی
؎) آبے بر آتش دل ما ہیچکس نزد ٭
چندان کہ پیش محرم و بیگانہ سوختیم ٭ (سراج الدین
راجی ؎) سرو ساز و آتش دوزخ بجوشش
آنکہ او آبے بر آتش می زند ٭ صاحب
فرہنگ انجمن آراے ناصری گوید کہ این
اصطلاح کنایہ از شراب خوردن ہم باشد اُردو
دیکھو آب بر آتش ریختن ۔ ترجمہ معنی آخر
شراب پینا ۔

آب بر آتش می بافد این مثلے است
کہ فارسیان بر موقع تہمت می زنند چنانکہ بیدل
گوید (؎) کباب شد عدم ما ز تہمت ہستی ٭
بر آتشے کہ نداریم آب می بافد ٭ (اُردو) اتہام
کرتا ہے ۔ اتہام لگاتا ہے تہمت جوڑتا ہے ۔
(داغ ؎) کہان وہ زہرہ جبین داغ پاکباز
کہان ٭ فرشتہ پر بھی یہ لوگ اتہام کرتے ہین ٭
(فقرہ امیر) مجھ پر عبث اتہام لگاتے ہو مین
نے تو تمہارا نام بھی نہین لیا،، ۔

آب بر آذر انداختن (مصدر اصطلاحی)

تسکین و دلاسا دادن چنانکہ حزین گوید ؎
بدلاسائیم ز غنچہ تر ٭ مگر آبے بر آذر
اندازی ٭ (اُردو) آگ بجھانا دیکھو آب
بر آتش ریختن ۔

آب بر آئینہ ریختن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب بحر عجم مرادف آب از پے
ریختن (محسن تاثیر ؎) رفتی و گریہ بحال

دل بریان کردم ٭ آب بر آینه ریزند قفاے
سفری ٭ -

آب بر آینه زدن (مصدر اصطلاحی) بقول
صاحب بحر عجم مرادف آب از پے ریختن (نظام
دست غیب ؎) دیده را تر کنم از اشک چو
رفتی ز برم ٭ در قفاے سفری آب بر آینه
زنند ٭ (اُردو) صاحب امیر اللغات فرماتے
ہین که بعض مسلمان عورتون مین بھی یه رسم تھی
که جب کوئی عزیز سفر کو جانے لگتا تو اسکی پیٹھ کو
آینه دکھاتی تھین اور یه ٹوٹکا تھا که مسافر خیریت
سے پھر گھر آئے اسکو آینه دکھانا کہتے ہیے -

آب بر بنیاد بستن (مصدر اصطلاحی) بقول
صاحب بحر عجم در صدد خرابی خانه بودن (تاثیر
؎) آب می بندی ز سے تا چند بر بنیاد تن ٭
بر سر خود میکنی این خانه را ویران چرا ٭ (اُردو)
مکان کی بنیاد مین پانی بھرنا یعنی مکان گرانیکے
درپے ہونا ٭ -

آب بر پلے چیزے بستن (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب بحر عجم آب دادن و سیراب
گردنش (اُردو) سیراب کرنا - سینچنا - (آصفیه)

آب بر پاے کسے ریختن (مصادر اصطلاحی)
آب بر پاے کسے کردن بقول صاحب
بحر عجم مرادف آب بدست کسے ریختن (اسع
؎) از سر انکار یک لحظه نظر بالا نکرد ٭ سالہا
ہر چند آب از دیده بر پا ریختم ٭ -

آب بر جا خشک ماندن (مصدر اصطلاحی)
منجمد شدن آب چنانکه صائب گوید (؎) ز
حیرت آب چون آینه بر جا خشک می ماند ٭
بہر گلشن که گردد جلوه گر سرو خرامانش ٭ (اُردو)
پانی جم جانا -

آب بر چہره ریختن (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب بحر عجم بیدار و ہوشیار
ساختن (اردو) جگانا بیدار کرنا - ہوشیار کرنا

آب بر چیزے بستن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب بحر عجم مرادف آب بر پاے
چیزے بستن (ظہوری ع) نمی دانم چہ آبست
این کہ بر کشتِ جگر بستیم * کزان جز خوشہ ہاے
دانۂ اخگر نمی خیزد *۔

آب بر چیزے گذشتن (استعمال) سیراب
تر شدن آنچیز باشد چنانکہ جامی گوید (ع
در چمن چون بہواے قدِ او گریہ کنم * آب
چشمم ہمہ بر سرو و صنوبر گذرد (اُردو) پانی گذرنا
تر ہونا۔ سیراب ہونا۔

آب بر چیزے نشستن (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب بحر عجم قرار دادن آب برای
سیرابی آن و بہ تحقیق۔ مؤلف۔ قرار گرفتن
آب و سیراب کردن چیزے را (مخلص کاشی
ع) نے ہمین از جوے شمشیرت گلویم تر نشد *
آب پیکانِ تو ہرگز بر دلم نہ نشستہ است (اُردو)
پانی ٹھہرنا۔ سیراب کرنا۔

آب بُرخ باز آوردن (مصدر اصطلاحی)
بقول بہار کنایہ از رونق رفتہ باز آوردن۔
(حافظ ع) گریہ آبے بُرخ سوختگان باز آورد *
نالہ فریاد رس عاشق مسکین آمد * (اُردو) گئی
ہوئی رونق پھر لانا (فی البدیہہ داغ (ع) گئی
رونق کو پھر لائی بہار تازہ گلشن میں *۔

(۱) آب بُرخ ریختن (مصادر اصطلاحی) بقول
(۲) آب بُرخ زدن بہار مرادف آب بر چہرہ
ریختن (کلیم ط) بعد عمرے کہ بخواب منِ
بیدل آمد * گریہ آبے بر خم ریخت کہ بیدار
شدم * (ولہ ع) آبے ز آبلہ بُرخ پاے
خفتہ زن * باید ز پیش رفت حریفان خبر
گرفت *۔

آب برخسار زدن (مصدر اصطلاحی)
مرادف ماضیہ (صائب) خواب نازِ گل گران
تر شد ز نکہتِ بلبلان * ہر قدر شبنم برخسارِ
گلستان آب زد *

آب بردار (اصطلاح) بقول صاحب بحر عجم

سخنے کہ صدق وکذبش غیر معلوم باشد (اُردو)
مشتبہ بات۔

(۴) **آب برداشتن** (استعمال و اصطلاح) (۱) حاصل
کردن آب (۲) ہمراہ گرفتن آب چنانکہ
ظہوری گوید (ملہ) ز اشک ناامیدی گرچہ
دریا کردہ ام صحرا * ازان ابرسے کہ برمیدارد
آب امیدی می بارد * (صائب ملہ) مرا زبرگ سفر
شوق کعبہ غافل کرد * مگر چو آبلہ در راہ آب
بردارم * (صائب ملہ) دلا رہے چو بیابان
مرگ در پیش است * بگو بہ آبلۂ پا کہ آب بردارد *
چون کسے بسفر می رود و در راہ ہم رسیدن آب
دشوار می نماید مسافران آب ہمراہ می گیرند و
فارسیان گویند کہ آب بردارید یعنے آب
با خود گیرید و این مقولہ عجم از ہمین مصدر مشتق
است چنانکہ سندش در کلام آخرین صائب
گذشت۔ (اُردو) (۱) پانی حاصل کرنا۔
(۲) پانی لے چلنا۔ پانی ساتھ لینا۔

(۵) **آب برداشتن آبلہ** (اصطلاح) تازہ شدن
آن یعنی از تعب پیادہ روی آبلہ در پا افتد
و پس ازان از آب پر میشود و خیلے زحمت می
بخشد۔ سندش از اسناد اصطلاح ماضیہ من جبہ
بدست می آید (اُردو) آبلہ بھرنا (داغ ملہ)
اگر آبلہ ہے بھرا ہوا تو ہر ایک داغ جلا ہوا
جسے ہمنے سینہ مین دی جگہ نہ وہ دل سے خوش
نہ جگر سے خوش *۔

آب برداشتن از چیزے (مصدر اصطلاحی)
بہار ذکر این می کند و بحوالہ اصطلاح نظر داشتن
بہ چیزے می فرماید کہ کنایہ از تماشا کردن چیزے
است و بہ تحقیق۔ مؤلف۔ مقصودش از استفاضہ
باشد چنانکہ صائب گوید (ملہ) خوشا چشمے کہ
بر روے عرق ناکے نظر دارد * خوشا ابرے
کہ آب از چشمۂ خورشید بردارد (ظہوری ملہ)
عجب کہ خضر ز شرم فنا نگردد آب * بسہو آب
ز سرچشمۂ بقا برداشت * در راے مؤلف

اگر آب برداشتن را با چشمہ یا جوے یا چاہ
مخصوص کردہ شود چنانکہ در کلام ظہوری واقع
است معنی حقیقی آن گرفتن آب است۔ گاہے
از آن معنی استفاضہ ہم میتوان گرفت و معنی تماشا
کردن را حاجت صلہ نیست چنانکہ خود مؤلف
از کلام خود استعمالش را نشان می دہد (ف)
آب وجار وبے من از مژگان کشم در راہ شوق
گر بود چشمے کہ او از دور بہ بیند دارد
آب (ہ) (اُردو) دیکھنا نظارہ کرنا استفید ہونا
مستفیض ہونا (صابر ف) کون کر سکتا ہے گھر بیٹھے
نظارہ حسن کا ۞ ہے نظر بازوں مین یہ ہم سب سے
بہتر آئینہ ۞ (آصفیہ) (حضور آصف) چشم
مشتاق کو بس دیکھنے آنکھین نہ نکال ۞ یہ
تو کرتی ہے ترے رخ کے نظارے پیا کے
(۲) ندی یا کنوین یا حوض یا تالاب
سے پانی لینا

(۷۱) **آب برداشتنِ جراحت** (مصدر اصطلاحی)
تازہ شدن زخم چنانکہ محمد علی بیگ جویا گوید
(ف) اگر در گریہ خود داری کنم چشم خطر دارد ۞
ز ضبط اشک ترسم این جراحت آب بردارد (اُردو)
زخم ہرا ہو جانا۔ پانی ابھرانا (آصفیہ۔ نکہت ف)
جراحت خوردہ کس کی تیغ دزدیدہ نگہ کا ہے ۞
جو ضبط اشک سے زخم جگر پانی چراتا ہے ۞

آب برداشتنِ زخم (مصدر اصطلاحی)۔
بقول صاحب بحر عجم۔ مرادف ماضیہ (اطلاع جدید)
(ف) ز بار منت احسان دریا ابر نیسانی چو کند
انفعان چو مجروح وسے کہ زخمش آب بردارد ۞

آب بر دستِ کسے ریختن (مصدر اصطلاحی)
مرادف آب بدست کسے ریختن چنانکہ صائب گوید
(ف) روزگاریست کہ در دیر مغان می ریزد ۞
آب بر دست سبو گریہ مستانہ ما ۞ (بہار عجم)

آب بر دستِ کسے کردن (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب بحر عجم مرادف آب بدست کسے
ریختن (طغرا ف) چون نمد پوش شدی خدمت

قیصر نکنی ٭ آب چون آینہ بر دست سکندر نکنی ٭ (بہار)

(۵۵) **آب بردن از چیزے** (مصدر اصطلاحی)

(۱) آب گرفتن از چیزے - چاہ باشد یا حوض یا چشمہ - گویند کہ فلان کس آب از حوض برد (۲) بے آبرو کردن آن را (خسرو) نثر ظہوری کوثر آب از و بردہ بلکہ آن حوض آب از کوثر بردہ ،، (واصف بخاری ے) چشم بگریہ آمد و از ابر آب برد ٭ لعلت بخندہ آمد و قدرِ گہر شکست ٭ (اردو) (۱) کنوین یا ندی یا حوض سے پانی لیجانا (۲) کسی چیز کو بے رونق کر دینا (دیکھو آب از چیزے بردن)

آب بردنِ چیزے (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب بحر عجم (۱) نہایت اشکال و استعجاب و استغراب آن - مولف - با مبالغہ اتفاق ندارد اشکال و استعجاب و استغراب محض از استعمال زبان دانان عجم پیدا است (۲) بہار این را مرادف یخ بسیار آب شدن گوید - و آن بقولش مثلے است کنایہ از کار بمشقت و تعب بسیار صورت گرفتن (عبد الغفور نیرزی ے) از گریہ کار خانہ دل کے شود تمام ٭ تعمیر این خرابہ بسے آب می برد ٭ (سید حسین خالص ے) پا یمال خلق گشتن اندک آبے می برد ٭ گر نداری طاقت این کار را زپل قرض کن ٭ (اردو) تعجب خیز ہونا حیرت انگیز ہونا (۲) بہت دشواری کے ساتھ کام ہونا صاحب لغات کشوری نے آب بردن کا ترجمہ بے رونق کرنا لکھا ہے - مولف - کی راے مین وہ اصطلاح ماضیہ سے متعلق ہے

(۵۶) **آب بردن چیزے را** (مصدر اصطلاحی)

غرق کردن آب آنرا و معدوم شدن آن چنانکہ ظہوری گوید (ے) زود پندارم کہ خواہد معذرت را آب برد ٭ کردہ طوفان

شرمساری گریہ می آید مرا* (اردو) ڈبونا۔
خاک میں ملانا۔ (جرأت ؎) سمجھ کے دیکھا
تو بیجا تھا سب گلہ دل کا * کہ چشم نم نے ڈبویا
معاملہ دل کا * (غالب ؎) کی ہم نفسوں نے
اثر گریہ میں تقریر * اچھے رہے آپ اس سے
مگر مجھکو ڈبو آئے *۔

آب بردنِ زخم (مصدر اصطلاحی) بقول
صاحب بحر عجم مرادف آب برداشتن زخم
(سعید اشرف ؎) ہمچو زخم کہنہ کز آب بردن
واشود * غنچہ نشگفتہ شد از موجہ انہار گل *

آب بردنِ ماجرا (مصدر اصطلاحی) بقول
بہار کنایہ از عرض وطول عظیم داشتن ماجرا
وصعوبت وسختی داشتن آن است خان
آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ کنایت از نہایت
اشکال واستعجاب واستغراب حالتے باشد
صاحب فرہنگ آنندراج را باہر دو اتفاق
ہر سہ از کلام محسن تاثیر سند گیرند وہو ہذا
(؎) غیر از برائے یار رئے تاب می برد *
این ماجرا ببین چہ قدر آب می برد * مؤلف
گوید کہ ادعائے ہر سہ آب درمیان وارد
کہ ماجرا را ازین اصطلاح تعلقے نیست و تخصیص
ماجرا را تعمیم اصطلاح (آب بردن چیزے)
باطل می کند۔ (اردو) دیکھو آب بردن چیزے

آب بر دیدہ زدن (مصدر اصطلاحی) بقول
صاحب بحر عجم بیدار وہوشیار ساختن (حافظ
؎) بخت خواب آلود ما بیدار خواہد شد مگر *
زانکہ زد بر دیدہ آبے روے رخشان
شما * (اردو) دیکھو آب بر چہرہ ریختن۔

آب بر رُخ آئینہ ریختن (مصدر اصطلاحی)
بقول بہار مرادف آب بر آئینہ زدن (طغرا ؎)
کوے تو منزل گہست و رسفر آشنا * بر رُخ
آئینہ آب از پے بیگانہ ریز *۔

آب بر رُخ افشاندن (مصدر اصطلاحی)
مرادف آب بر دیدہ زدن باشد چنانکہ صاحب گوید

(ھ) می کند اشک ندامت خواب غفلت را علاج ⁂ گریہ کردن بر رخ مدہوش آب افشاندن است

آب بر رُخ باز آوردن (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب بحر عجم رونق رفته باز آوردن که مرادف آب بر رخ باز آوردن باشد۔

آب بر رُخ ریختن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب فرہنگ انندراج مرادف آب بر دیده زدن۔

آب بر رُخ زدن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم مرادف آب بر دیده زدن۔
(بابا فغانی ھ) پیش خورشید رخت گل رفته بود از حال خویش ⁂ بر رخش ابر بہاران از ترحّم آب زد ⁂

(۵۵) **آب بر رُخساره زدن** (مصدر اصطلاحی) مرادف آب بر رُخ و دیده زدن چنانکه ظہوری گوید (ھ) گر بمغز فتنه گاہے دہر خوابے سر دہد ⁂ آب بر رخساره از خونِ دماغ خود زنند ⁂

آب بر رُخ کار آوردن (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحبان بہار و فرہنگ انندراج کنایه از رونق رفته باز آوردن که مرادف آب بر رُخ باز آوردن باشد۔ مولف۔ گوید که این مرادف آب بروے کار آوردن است یعنی رونق و خوبی در کار پیدا کردن۔ سند بہار۔ سند اوست مولف خاکسار (محمد علی افسر ھ) بیستون را می کند گلگون ز خونِ کوہکن ⁂ عشق اگر خواہد که آبے بر رُخ کار آورد ⁂

آب بر رو بستن (مصدر اصطلاحی) بقول وارسته (۱) آب دادن و سیراب کردن (۲) باز داشتن آب ہم (اُردو) (۱) سینچنا۔ سیراب کرنا (۲) پانی روکنا۔ پانی بند کرنا۔

(۵۶) **آب بر رو زدن** (مصدر اصطلاحی) مرادف آب بر دیده زدن چنانکه خواجه آصفی گوید (ھ) گریه شست امشب ز چشم کحل خواب عافیت ⁂ آب بر رو طفل ما را در عین خواب خوش زدم ⁂

آب بر روے آب دویدن (مصدر اصطلاحی)

بقول بہار (۱) رونق بر رونق و بقول صاحب فرہنگ انندراج (۲) پیاپے آب دادن بچیزے کہ بہار از کلام صائب پیش می کند قابل غور است (شعر) پے شکستنِ دل قطرہ بزن چو حباب * کہ ہمچو جوے توانی بر روے آب دویدہ * از کلیات صائب مصرع ثانی باختلاف جزئی بدست می آید ع کہ ہمچو موج توانی بروے آب دویدہ * - در بعض نسخ بجاے لفظ موج سبوے نوشتہ - و شارح علیہ الرحمہ برحاشیہ بہار عجم می نویسد کہ بہار سندے کہ از وارستہ نوشتہ است سند بر روے آب دویدنست نہ سند آب بر روے آب دویدن فتامّل،، مولف - گوید کہ بہار این اصطلاح را از ہمین شعر بدست آوردہ و کاتب دیوانے کہ پیش نظر داشت لفظ توانی را تو آبے نوشتہ باشد - اندرینصورت اگر از معنی کار نہ گیریم الفاظ کتابت ہمین اصطلاح را پیدا می کند بہ تحقیق مولّف - آب بر روے آب دویدن مصدر اصطلاحی است و زباندانان عجم تصدیق آن می کنند - و سندے دیگر از جامع اللغات بدست می آید ایمانی کشمیری کہ مال کیست (شعر) چو از نامہ بر این بشارت رسید * یکے آب بر روے آبش دویدہ * اردو (۱) رونق دو بالا ہونا (۲) پے درپے پانی دینا پے درپے سینچنا - لگاتار پانی دینا -

آب بر روے چیزے بستن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب بحر عجم مرادف آب بر رو بستن (ظہوری شعر) در چمن از طراوت یمنش * آب بر روے ارغوان بستم (ولہ شعر) ظہوری بستہ بر روے دعا آب اثر آرے * بسبز سبزی بشارت با دکشت مدعائے را *

آب بر روے زدن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب بحر عجم مرادف آب بر دیدہ زدن - (صائب شعر) صبح بیداری ندارد در پے این

خواب گران ٭ ورنہ طوفان بارہا بر روے
بختم آب زد ٭۔

آب بر روے کار آمدن (مصدر اصطلاحی)
بقول بہار کنایہ از رونق رفتہ باز آمدن و بہ تحقیق
مولّف۔ درست شدن کار چنانکہ در مبحث آب
بروے کار آمدن می آید۔

(۸۵) **آب بروے کار آوردن** (مصدر اصطلاحی)
مرادف آب بروے کار آوردن (مع ۵)
ہر کہ زین خاکِ جان سلامت برد ٭ آب
بروے کار خویش آورد ٭

آب بر روے کسے بستن (مصدر اصطلاحی)
بقول بہار باز داشتن آب (شفیع اثر ۵)
آب بروے امام خویش بستند آن سپاہ ٭
پس آب تیغ شستند از جنبش گرد
راہ ٭ (اُردو) پانی روکنا۔ پانی بند کرنا۔

(۷۵) **آب بر سر راہ ریختن** (مصدر اصطلاحی)
آب پاشیدن۔ باشد چنانکہ جامی گوید ۵
مریزا اے ابر دیدہ آب حسرت بر سر راہش ٭
کہ دور او لے سم اسپش ز آسیب چنین گلہا ٭ (اُردو)
آبپاشی کرنا۔

آب بر کسے بستن بقول بہار (۱) باز
داشتن آب (فغانی ۵) بعمر رفتہ راضی باش
ملکِ جاودان کم خواہ ٭ کہ آب زندگانی بر
سکندر زین گنہ بستند ٭ و بہ تحقیق **مُولّف**
(۲) مرادف آب بر چیزے بستن ہم۔ چنانکہ ظہوری
گوید (۵) کسے گشتہ از نخل جان بہرہ یاب ٭
کہ از جوے مہرت بر و بستہ آب ٭ (اُردو)
(۱) پانی روکنا۔ پانی بند کرنا۔ صاحب فرہنگ
آصفیہ پانی باندھنے کی تعریف مین فرماتے
ہین کہ پانی روکنا۔ زراعت کیواسطے بہتے
پانی کو بند کرنا ہے۔

(۵۹) **آب بر گرفتن** (استعمال) حاصل کردن
آب۔ چنانکہ خسرو گوید (نثر) کہ سبے گفتِ او
آبے از آب گنگ برنتوانند گرفت، (ظہوری ۵

تر زبان گردید خضر انا العطش گویان تست ٭
زاد راہ تفتہ جانی آبحیوان برگرفت ٭ (اُردو)
پانی حاصل کرنا۔

(۲۰) **آب برلب بستن** (مصدر اصطلاحی) مرادف
معنائے اول آب بر کسے بستن۔ چنانکہ سلمان
ساوجی گوید (ع) برلب جوے علی تا آب
دلجوے فرات ٭ بستہ شد ز انروز باز افتاد
آب از چشمہا ست ٭۔

آب برلب چکانیدن (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب بہار۔ بحالت نزع و بیہوشی قطرہ
آب بدہان چکانیدن (آملی خراسانی ع) کسے
کو برلبم آبے چکاند نیست جز دیدہ ٭ ز بخت
بد بود آنہم بصد خون جگر حاصل (اُردو) دیکھو
آب از پنبہ ریختن۔

(۲۱) **آب برلب رسانیدن** (مصدر اصطلاحی)
سیراب کردن چنانکہ محتشم کاشی گوید (ع)
تشنہ را کز تمنا عاقبت می سوختی ٭ آب از بازیچہ پیش

برلب رسانیدن چہ بودہ ٭ (اُردو) سیراب کرنا۔

آب برلب ریختن (مصدر اصطلاحی) بقول
بہار مرادف آب برلب چکانیدن (علی خراسانی
ع) آنقدر ہا نا امیدم کز تف سوز جگر ٭ گر بسوزم
کس نریزد آب برلب ہاے من ٭ در بعض
نسخ مصرع ثانی باختلاف جزئی یافتہ شدہ ہونا
ع گر بریزد آب برلب ہاے من می سوزدم ٭

آب برلب نہادن (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب فرہنگ انندراج نوشیدن
آب است (اُردو) پانی پینا۔

آب برّندہ (اصطلاح) باضافت ثالث و
ضمّ باے عربی و بہ تشدید راے مہملہ و بلا
تشدید ہم بقول صاحب بحر عجم (۱) آب گوارا
کہ طعام را زود ہضم کند (۲) بقول بہار آبے
کہ کنار ساحل و امثال آنرا ببرد (اشرف
مازندرانی سلہ) از ان دل آرزوے زخم دمبدم
دارد ٭ کہ آب تیغ برندہ است گرچہ دم دارد ٭

(طالب آملی ؎) حریص کردم اتیغ اوبخوردن آب
برندہ بود و لے آب اشتہا دارد ۞ (محسن تاثیر ؎)
تا دید یار اشکم از من طمع بریدہ ۞ آب برندہ تر
زین ہرگز کسے ندیدہ ۞ (اردو) (۱) ہاضم پانی
خوشگوار پانی (۲) وہ پانی جو ساحل کے کناروں کو
کاٹے (فقرہ امیرا) کیا ہاضم پانی ہے پانی کیا
پیا گویا چورن کھالیا ،، (تسلیم ؎) سے نہیں
اے نگار پانی ہے ۞ پی تو کیا خوشگوار پانی ہے

(۲۲) **آب بروے آوردن** (مصدر اصطلاحی) اِرونق
وتازگی بخشیدن وسرسبز کردن چنانکہ حکیم ہمدانی
گوید (؎) ابر آب دگر بروے دنیا آورد ۞
باید بمیان ساغر و مینا آورد ۞ (اردو) رونق
وتازگی بخشنا ۔ سرسبز کرنا ۔

(۲۳) **آب بروے زدن** (مصدر اصطلاحی ۔)
مرادف آب برچہرہ ریختن چنانکہ کلیم گوید (؎
وقت کہ بے سوز دلت آبے بروےیش می زند
ساعتے پیراہن فانوس راہم ترکیند ۞ (غنی ؎)
گر برو و لحظۂ نرگس مستش بخواب ۞ عشوہ برویش
زند از عرق فتنہ آب ۞ ۔

آب بروے کار آمدن (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب بحر عجم درست شدن کار و بقول
بہار کنایہ از رونق رفتہ باز آمدن ۔ بہ تحقیق
مؤلف ۔ ادعاے صاحب بحر عجم مستند است
چنانکہ خواجہ جمال الدین سلمان گوید (؎)
آبے بروے کار من آمد ز دیدہ باز ۞ دین
نیز اگرچہ باز نیامد بکار ما ۞ (اُردو) کام بن آنا
کام بنّا ۔

آب بروے کار آوردن (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب بحر عجم (۱) رونق وخوبی در کار
پیدا کردن و عزت و امتیاز حاصل کردن (۲)
و بقول بہار کنایہ از رونق رفتہ باز آوردن
(مخلص کاشی ؎) تا آورد ز حمد تو آبے بروے
کار ۞ دارد زبان سبزہ لب جویبارہا ۞
(ظہوری ؎) وصل آبے بروے کار آورد

سوخت ہجران در آتش تپ ما ﴿ (صائب ع)
مگر می آورد آبے بروے کار ما ورنہ ﴿ آب
زندگانی آسیائے مانمی گردد ﴿ (اُردو) کام کو
رونق دینا - کام مین خوبی پیدا کرنا - عزت پانا
بقول صاحب لغات کشوری رونق اور خوبی
کام مین پیدا کرنا (۲) گئی ہوئی رونق کو پھر لانا
(فی البدیہہ داغ ع) گئی رونق کو پھر لائی
بہار تازہ گلشن مین ﴿

آب بر ریسمان بستن

(مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم (۱) تلاش امر محال کردن
(۲) تغلب کردن (اُردو) ہوا مُٹّھی مین بند
کرنا - (۲) خیانت کرنا تصرف بیجا کرنا - تغلب
کرنا معروف ﴿ قید سے دہر کے آزاد
ہین وارستہ مزاج ﴿ کر سکے کون بھلا
بند ہوا مٹّھی مین ﴿ -

آب بر ریسمان می بندد

(مثل) بقول صاحب
خزینۃ الامثال مثلے است کہ فارسیان می زنند
و مقصودش از مصدر ماضیہ ظاہر کہ مشتق از ہمان
است (اردو) ہوا کو مُٹّھی مین بند کرتا ہے -
امر محال کی کوشش کرتا ہے - مفت اوقات
ضائع کرتا ہے -

آب برین

(اصطلاح) بقول صاحب بحر عجم
بروزن پاک ترین - کنار جوے آب را
گویند کہ زیرش مجوّف باشد و ہر دم آب در انجا
رخنہ کند بقول صاحب برہان کنار مجوّف جوے
کہ پیوستہ از و آب تراوش کند یا رخنہ کردہ بیرون
رود - (اُردو) ندی کا وہ کنارہ جو سطح زمین
سے بلند ہو اور جسکو پانی نے کاٹا ہو بس مین
سے پانی رِسا کرے یا اوسمین رخنہ پیدا کرے

آب بزیر کسے آمدن

(مصدر اصطلاحی)
بقول وارستہ (۱) فریب خوردن و از جا شدن
لازم از فریب دادن و از جا ربودن و بقول
بہار (۲) کنایہ از سراسیمہ شدن (باقر کاشی
ع) کے مے نشینم آنجا کاید بزیر آبم ﴿ -

جاے ردم کہ آنجا بالاے باد باشد (اردو) دھوکا کھانا۔ فریب مین آنا (۲) پریشان ہونا (غالب نا) لاگ ہو تو اسکو ہم سمجھین لگاؤ ❊ جب نہ ہو کچھ بھی تو دھوکا کھائین ہم ❊

آب بزیر کسے سر دادن

(مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم۔ مرادف ماضیہ (سلیم ۵) درین چمن نہ چنان خفتہ ام کہ از غفلت ❊ چو سبزہ سر دہد آب این چنین بزیر مرا ❊

آب بزیر کسے ہشتن

(مصدر اصطلاحی) بقول بہار مرادف ماضیہ صاحب بحر عجم فرماید کہ آب بزیر ہشتن حیلہ نمودن و فریب دادن باشد۔ (نظامی ۵) بجاے شخیپد عقاب دلیر ❊ کہ آبے توان ہشتن اورا بزیر ❊ در بعض نسخ مصرع ثانی باختلاف لفظی بنظر آمدہ ع کز آنجا توان ہشتن اورا بزیر ❊ (اردو) فریب دینا۔ ٹالا بالا بتانا۔ ٹالا بالا دینا (آصفیہ) (شائق ۵) کبھی تو وصل کا وعدہ وفا ہو ❊ کہان تک وہ لگے جانا ٹالا سے بالے۔ بقول صاحب فرہنگ آصفیہ ٹالا بالا دینے سے فریب دینا مراد ہے۔

آب بستن در جوے

(مصدر اصطلاحی) بقول خان آرزو آب در جوے آوردن کہ مرادف آب بجو بستن است۔

آب بستن در جوئبار

(مصدر اصطلاحی) بقول بہار آب دادن و سیراب کردن موٴلف گوید کہ آب دادن مرادف سیراب کردن است و آب در جوئبار بستن مرادف آب بستن در جوے و آب بجو بستن بمعنی آب در جوے آوردن باشد و این کنایہ از رونق دادن است نہ آب دادن زیراکہ آب دادن مرادف رونق دادن نیست (صائب ۵) اگر نہ روے تو آئینہ را دہد پرداز ❊ دگر کہ آب درین جوئبار می بندد ❊

آب بستن در چیزے

(مصدر اصطلاحی) بقول بہار آب دادن و سیراب کردن آن صاحب فرہنگ انندراج را با بہار اتفاق و سندے

که بهار پیش می کند همان است که در اصطلاح ماضیه گذشت * مولّف گوید که آب بجزے بستن اصطلاحے است که گذشت و آب بستن را بصله ور به سند کلام صائب (متذکره اصطلاح ماضیه) اصطلاح عام نتوان شمرد که سند مذکور مخصوص از اصطلاح خاص است (اُردو) دیکھو آب بجزے بستن -

آبِ بستہ (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب بحر عجم (۱) شیشه (۲) آبگینه (۳) بلور (۴) یخ (۵) ژاله (۶) شمشیر در غلاف و بقول صاحب فرهنگ انندراج (۷) ساغر بلورین و پیاله شراب و بقول بهار (۸) تیغ و خنجر و امثال آن (خواجه عمید لویکی ؎) آتش تر آب بسته فگن * یکره از باد خاک غم بنشان (اُردو) (۱) بوتل مُذکر (۲) آینه - مذکر (۳) بلور مذکر (۴) یخ - مُونّث (۵) ژاله - اوله مُذکر - (۶) میان مین رکھی ہوئی تلوار - مُونّث - (۷) بلوری ساغر - شراب کا پیالہ - مُذکر - (۸) تیغ و خنجر وغیرہ - (اسیر ؎) شوخ چشمی آبنہ کی کب گوارا ہے اسے * چن دیئے جنسے سکندر سیکڑون دیوار مین * (سرور ؎) بہاتا مین نہین اس خوف سے اشک * پڑین اولے نہ کشت آرزو مین * (امانت ؎) سائل علی سے ہین مے کوثر کے اے فلک * ساغر ہمارے ہاتھ مین دے آفتاب کا * -

آب بسنگ سودن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم مرادف آب بہ پرویز پیمودن -

آب بغربال برآمدن (مصدر اصطلاحی) بصلهٔ از - امر مشکل تر و نا ممکن بوقوع آمدن چنانکه صائب گوید (؎) کامے که برآید ز خسیسان نظر تنگ * آبے است که از چاه بغربال برآید * (اُردو) ناممکن اور مشکل امر وقوع مین آنا -

آب بغربال پیمودن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب بحر عجم - مرادف آب بپرویز
پیمودن (میر معزی ؎) کان چارہ چو جنبیدن
کوہ است بسوزن ٭ وان حیلہ چو پیمودن
آب است بغربال ٭ -

آبِ بقا (اصطلاح) باضافت ثالث بقول
صاحب فرہنگ انند راج و بہار مرادف آب
حیات (کلیم ؎) آب حیوان نیست چون
خاک قناعت سازکار ٭ از خضر پرسیدہ ام
آب بقا را دیدہ است ٭ (اُردو) بقول
امیر آب بقا اُردو مین مستعمل ہے اس سے
وہ پانی مراد ہے جسکا اثر مشہور ہے یعنی اسکے
پینے سے قیامت تک موت نہین آتی اور
مردہ اُسکے اثر سے جی اُٹھتا ہے۔ (ناسخ ؎)
خضر کی طرح کرون کیا طلب آب بقا ٭ بادۂ موت
سے ہون مثل سکندر بے ہوش ٭ -

آبِ بَقَم (اصطلاح) بلا اضافت - بقول صاحب
فرہنگ انند راج کنایہ از اشک خونین (اُردو)
اشک خونین - مذکر - (ذوق ؎) ذوق اُس
پائے نگارین کا جو ہے وصف نگار ٭ اشک
خونین سے ہے کاغذ کو حنائی کرتا ٭ -

آب بَقَم شُدن (مصدر اصطلاحی) بلا اضافت
بضم قاف بقول صاحب بحر عجم سُرخ شدن
آب (اُردو) پانی لال ہونا -

آب بلب چکانیدن (مصدر اصطلاحی) - (۷۵)
مرادف آب برلب چکانیدن چنانکہ ظہوری گوید
(؎) تشنہ ترمیشود آبم نچکانید بلب ٭ اے خوشا
تشنہ کہ در چشمۂ حیوان افتد ٭ -

آب بلب رساندن (استعمال) مرادف (۷۶)
آب برلب رسانیدن چنانکہ صائب گوید ؎
ہزار کاسۂ خونم بلب حوالت کرد ٭ چو تیغ تا
بمن ایام یکدم آب رساند ٭ -

آب بلکد سودن (مصدر اصطلاحی) بقول
صاحب بحر عجم مرادف آب بپرویزن پیمودن -
(انوری ؎) سیم گرمایہ نداری بزنخ باد مسنج

نان یک روزه نداری بلکہ آب مسانے ٭۔

آبِ بُن (اصطلاح) بکسر ثالث وضم باے عربی بقول صاحب بہر٭ چیزیست مانند صمغ وآنرا در بیخ درخت گردگان کہنہ شده ومجوف گردید یا بند وکسر پانی سار اوران خوانند۔ (اردو) بقول صاحب جامع اللغات ایک رقیق گوند جو جوز ہندی کے پرانے درخت کی جوف مین پایا جاتا ہے۔

آب بے افسار خوردن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم مطلق العنان وخودسر معاش کردن۔ (بدیعی سمرقندی ے) ہمیشہ تا فرس بے لگام ابلق چرخ ٭ خورد ز چشمہء خورشید آب بے افسار (اردو) خودسری سے بسر کرنا۔ شتر بے مہار رہنا۔ مطلق العنان رہنا۔

آب بے لجام خوردن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم مرادف ماضیہ میرزا طاہر وحید (ے) بعاشق بود زندگانی حرام ٭ دلِ او خورد آب اگر بے لجام ٭۔

آب بے لجام خورده (اصطلاح) بقول صاحب سروری کنایہ از مخلّی بالطبع بودن مولف۔ گوید کہ این از مصدر ماضیہ بمفعول است عجب است کہ محقق کاشانی انرا بمعنای مصدری ذکر می کند (اردو) مطلق العنان شخص۔ شتر بے مہار (سرور ے) گر بہر سیر لیلی محمل سوار جاے ٭ مجنون بھی ساتھ جون شتر بے مہار جاے ٭۔

آب بے لجام دادن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار مطلق العنان وخودسر معاش کردن ومعاش کردن فرمودن۔ مُولّف۔ گوید کہ کنایہ از خودسر پیدا کردن است یعنی قضا وقدر در آفرینش او را خودسر آفریده عجب است کہ صاحب انند این را مترادف آب بے افسار خوردن نوشتہ (ظہوری۔ رباعی) رخش توکہ برق وباد نامش دادند ٭ باسختی ہم

٭۔ جوز ہندی نارجیل ہے گردگان کا ترجمہ اخروٹ۔ مولف

نرمی گامش دادند؛ چون اہل ارادت بکفت
وادہ عنانِ؛ ہرچند کہ آب بے لگامش
دادند؛ (اُردو) محاورہ مین بے لگام
سے سرکش اور شریر گھوڑا مراد ہے پس
اس موقع پر کہا جا سکتا ہے کہ قضا و قدر نے
اس گھوڑے کو بے لگام پیدا کیا ہے یا فلان
شخص کو خودسر پیدا کیا ہے -

آب بے لجام رساندن (مصدر اصطلاحی)
بقول بہار مرادف آب بے لجام دادن و
بقول صاحب انند مرادف آب بے لجام
خوردن ہم - مُؤلّف - گوید کہ آب بے لجام
رساندن کنایہ از بے دریغ و بافراط آب
دادن و سیراب کردن است (افغانی ؎)
روان زدن بقدح ریزمے کہ مخمور رم پکشت
تشنۂ ما آب بے لجام رسان - (اُردو) بے
دریغ پانی دینا - بافراط آب رسانی کرنا -

آب بے لگام خوردن (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب شمس اللغات مرادف آب
بے لجام خوردن است -

آبِ بینی (استعمال) باضافت ثالث
بقول بہار آبے کہ از راہ بینی برآید (اُردو)
بقول صاحب جامع اللغات ناک کا فضلہ

آب پاشان (اصطلاح) صاحب بحر عجم فرماید
وقتے کہ در فارس امساک باران شد و بعد از
مدتے باران بارید فارسیان ان روز را عید گرفتند
ازان باز روز مذکور جشن کنند و گلاب بر یکدیگر
بپاشند و آن روز باین نام موسوم شد (ظہیر نیشاپوری ؎)
آب پاشان است در کوے پریرویان یزد؛
تا نمانی پاے در گل چشم بر روزن مکن؛ (اُردو)
عجمیوں کی ایک خاص عید کا نام -

آب پاشیدن بر چیزے (استعمال) بقول
بہار کنایہ از گرد و غبار فرونشاندن باشد بہ تحقیق
مُؤلّف (۲) - آب پاشیدن بمعنی مطلق آبیاری
کردن ہم باشد چنانکہ از سند اصطلاح آیندہ می کشاید

(ظہوری ؎) بنازم بآن قصر عالیجناب ٭ کہ بر
درگہش خضر پاشیدہ آب (اُردو) پانی چھڑکنا۔
آب پاشی کرنا۔ گرد بٹھلانا۔ چھڑکاؤ کرنا (رند ؎)
آب پاشی کرتی ہین پریان گذرتی ہو جدھر ٭
جھاڑتی ہین حور بالونسے تمہاری راہ کو ٭٭
(اسیر ؎) غم دور کرے شراب پاشی ٭٭
بٹھلا دے یہ گرد آب پاشی ٭٭ (۲) آبیاری کرنا (امیر)

(۷۷) **آب پاشیدن بر زمین شور** (مصدر اصطلاحی)
کار بے فائدہ کردن است چنانکہ صائب گوید
(؎) قدر شعرت را چہ می دانند ناقص طینتان ٭
آب حیوان بر زمین شور پاشیدن چرا ٭٭ (اُردو)
اوقات ضائع کرنا۔ بے فائدہ کام کرنا۔
اوقات کھونا۔ (امیر اللغات)۔

آبِ پختہ (اصطلاح) باضافت بقول صاحب
آنند۔ (۱) آب گرم (۲) شوربائے گوشت (اُردو)
(۱) گرم پانی۔ (۲) آب گوشت۔ بلا اضافت
ثالث (امیر) شوربا یخنی۔ (آصفیہ)

آب پذُرفت (اصطلاح) بلا اضافت۔ بکسر
باے فارسی وسکون ذال معجمہ وضمّ راے مہملہ
وسکون باقی بقول صاحب شمس میوۂ فاسد
شدہ۔ (اردو) سڑا ہوا میوہ

آب پذیرفت (اصطلاح) بلا اضافت۔
بقول صاحب شمس مرادف آنجست۔

آبِ پشت (اصطلاح) باضافت ثالث
وبضم باے فارسی بقول بہار نطفۂ مرد (خاقانی
؎) از فرج آنکہ ہست ہیبت تو نسل برد چشم
ترا آب پشت خون شود اندر زہار ٭٭ (مع ؎)
چو آتش مشو زشت خوے و درشت ٭ کہ زاوّل
بدی قطرۂ آب پشت ٭٭ (اُردو) منی۔ نطفہ۔
(دیکھو لفظ آب کے اکیسوین معنی)

آبِ پنیر (اصطلاح) باضافت بقول صاحب
محیط اعظم آب شیر است کہ حدّت و کیفیت
مرقّقہ و مسہّلہ اکتساب نمودہ و قوت آن جلاے
غسّالہ است بعربی ماء الجبن (اُردو) اُردو مین بھی

مار انجبن کہا جاتا ہے (مذکر) و بقول صاحب
فرہنگ آصفیہ وہ پانی جو دودہ کو پھاڑ کر سفیدی
جدا کرنے کے بعد رہجاتا ہے۔

آب پیچیدن (مصدر اصطلاحی) بہار ذکر این
می کند و معنیش را حوالہ بر دست و پا پیچیدن می
دہد کہ بر جاے خود نشانے ندارد و دیگران ازین
اصطلاح سکوت ورزیدہ اند۔ بتحقیق مؤلف
از آب پیچیدن گرداب مراد است کہ در آب
می پیچد از کلام ملا طاہر غنی تصدیق این می شود
اگرچہ او آب پیچیدن را استعمال نکردہ (شعر)
ہر تہی کاسہ درین بحر بود سرگردان ۞ حاصل
این معنی پیچیدہ ز گرداب شود۔ (اردو) پانی کا
چکر کھانا۔ اس کا لفظی ترجمہ ہے گرداب کو اردو
مین بہنور کہتے ہین صاحب فرہنگ آصفیہ
فرماتے ہین کہ بھنور پڑنا۔ پانی کا چکر کھانا
گرداب پڑنا تینون کی ایک معنی ہین۔

(۷۴) **آب پیچیدن بر آتش** (مصدر اصطلاحی)
کار ناممکن و عجیب و غریب کردن چنانکہ نازکی
ہمدانی گوید (شعر) آب می پیچد بر آتش اشک
آتش زاے من ۞ شعلہ در زنجیر دارد موجہ
دریاے من ۞ (اردو) ناممکن اور عجیب و
غریب کام کرنا۔

آب پیکان (استعمال) با ضافت ثالث
بقول بہار و صاحب انند۔ تیزی پیکان باشد
(خسرو (شعر) چگونہ آب پیکانش بمغز دشمن آمیزد ۞
چگونہ سازوار آید مزاج آب با روغن ۞ (اردو)
آب پیکان۔ پیکان کی آب۔ (ناسخ (شعر)
ہون وہ باغیرت کہ قاتل آب پیکان گر پیون ۞
تر کرون اپنے لہو سے ہونٹھ مین سوفار کے ۞

آب پیکر (اصطلاح) بلا اضافت بقول بہار
و صاحب فرہنگ انند مرادف آب اندام
بہار گوید کہ اطلاق آن بر غیر از ستارگان یافتہ
نہ شدہ۔ و صاحب فرہنگ انند بذیل آب
اندام بر خلاف بہار بحثے می کند۔

آب پیکران (اصطلاح) بلا اضافت بقول
صاحب بحر عجم ستارگان (خاقانی ے) صبح است
کمان کش اختران را * آتش زدہ آب پیکران
را * (اردو) تارے (جرأت ے) شکوہ
تارے نہیں چھٹکتے ہین * آبلے ہین کہ
یہ جھلکتے ہین * -

آبتابہ (اصطلاح) بلا اضافت بقول صاحب
انند - آفتابہ یعنی ظرفیکہ آب گرم وران کردہ
بر اعضا زنند یا ظرفے خاص کہ آب دران کنند
اعم ازینکہ گرم بود یا سرد (اردو) آفتابہ - مذکر
بقول امیر ایک وضع کا لوٹا ہے جسکے پیچھے
گرفت کے واسطے دستگی لگی ہوتی ہے اور مُنہ
پر سرپوش ہوتا ہے اُس سے اکثر منہ - ہاتھ
دھوتے ہین (ناسخ ے) ماہ کامل تیرے مُنہ
دھونیکی ہے سیلابچی * آفتاب اے ماہ تابان
آفتابہ ہو گیا * -

آب تاختنِ کسے (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب بحر عجم پیشاب و شاش کردن
(حکیم رودکی ے) ز قلب آنچنان سوے
دشمن بتاخت * کہ از ہیبتش شیر نر آب تاخت *
صاحب فرہنگ جہانگیری بند ہمین شعر ادعاے
آب باختن می کند (اُردو) دیکھو آب باختن

آبِ تاریک (اصطلاح) باضافت ثالث (۱۹)
کنایہ از آب مخفی باشد چنانکہ از کلام بیدل
می کشاید در بعض نسخ در ہمین سند کہ می آید آب
باریک نوشتہ است (ے) اعتبارات جہان
ہر بے نسق افتادہ است * آب تاریکے بذوق تشنگان
دارد عقیق * مخفی مباد کہ نسق بفتحتین بمعنی روشن
و دستور و ترتیب دادن است پس رعایت
معنوی نشان می دہد کہ مصنف مغفور در مصرع
ثانی - آب تاریک را استعمال کردہ است
نہ آب باریک و اختلاف نسخ از غلطی کتابت
باشد - (اُردو) مخفی پانی چھپا ہوا پانی -

آبِ تاک (استعمال) باضافت ثالث

بقول صاحب بحر عجم شراب انگوری (علی خراسانی
ع) فشردہ ریشۂ طوبیٰ بکوے مار ضوان ٭ کہ
صباح سوِ خلد آب تاک برد ٭ (اردو) بقول
امیر انگوری شراب۔ انگور کی شراب (آتش
ع) پھر خوشے اُتریں پھر کھچے انگور کی شراب ٭ پھر
شاخ تاک پیچ سرِ دار بست کھائے ٭۔

آبِ تبرستان (اصطلاح) باضافت ثالث
بقول صاحبان شمس و فرہنگ انند چشمہ ایست
روان بر کوہے از تبرستان۔ گویند کہ اگر بانگ
بران زنند آب باز ایستد و بارِ دیگر روان گردد (اردو)
ایک خاص چشمہ کا نام جو تبرستان کے ایک پہاڑ پر
واقع ہے۔

آبِ تبریہ (اصطلاح) باضافت ثالث بقول
صاحب ناصری چشمہ ایست کہ ہفت سال روان
و ہفت سال خشک باشد و بقول صاحب فرہنگ
انند مرادف آبِ تبرستان (اردو) ایک خاص
چشمہ کا نام۔

آب ترازو (اصطلاح) بے اضافت بقول
صاحب بحر عجم نام علمے مخصوص معماران و بنایان
کہ بدان آب از جائے بجائے توان برد۔
(خان آرزو ع) بیہودہ بجز شعر تمام آرزوے ما
خوش درس علم آب ترازو گرفتہ است ٭ (اردو)
علم مساحت کی ایک وہ شاخ جس سے مسطحات
کی کیفیت دریافت ہوتی ہے۔

آب ترہ (اصطلاح) بلا اضافت بقول صاحب
شمس کہ بذیل آب خیز می نویسد مرادف آبخیز است

آبِ تلخ (اصطلاح) باضافت بقول صاحب
بحر عجم (۱) شراب (۲) اشک عاشق مہجور
صاحب برہان معنی اول را با شراب انگوری
خاص می کند و بقول بہار (۱) مطلق شراب
(۲) شراب تند (۳) اشک شور و تلخ (۴)
آب شور۔ صاحب فرہنگ انند گوید کہ مراد
از اشک تلخ۔ اشک عاشقان مہجور است
و بقول صاحب محیط اعظم آب تلخ را بعربی

ار الم گویند (ظہوری ھ) واعظ فسانہا سے تو شیرین نمی شود * تا تر نمیشود لب خشکت بآب تلخ * (صائب ھ) گرفت در عوض آب تلخ گوہر ناب * چہ منّت است بر ابر بہار دریا را * (اُردو) (۱) شراب کے لئے آب تلخ مذکر (۲) شراب تیز - شراب تند - شراب دو آتشہ (مونث) (آصفیہ) (۳) اشک عاشقان مہجور (مذکر) (۴) تلخ پانی آب شور (مذکر) (آتش ھ)

اپنے کہنے سے اک آب تلخ ہم پیتے نہیں *
آگ میں ہم کو دیتے ہیں آپ اگر ہاں کیجئے *

(نسیم ھ) قطرۂ باران میں گرمی کس لئے *
اشک چشم عاشق مہجور ہے * (فقرہ امیر ھ) کس قدر تلخ پانی کہ پیا نہیں جاتا - (مصحفی ھ) آب شور اشک کا آنکھیں بھی مری لے دوڑیں *
انکی نظر سے کے جو کبھی ہوگئے گوہر میلے * -

آب تن (اصطلاح) بلا اضافت - بفتح تار فوقانی مرادف آب اندام است صاحب فرہنگ انند بذیل آب اندام ذکر این می کند (نظیری ھ) تیر مژگان و کمان ابرو بہمن بر سنگ دل * باز سیرت کبک رفتار آب تن آتش زبان * -

آب تُنک (اصطلاح) باضافت ثالث وضم تار قرشت و نون بقول صاحب بحر عجم (۱) آب کم و رعمق (تاثیر ھ) باندک مایۂ از علم نتوان رہ بحق بردن * چو آب افتد تنک بے دست و پا سازد شناور را * بہ تحقیق **مؤلف** (۲) آب تُنک و تُنک آب مرادف تُنک ظرف و تُنک حوصلہ ہم (صائب ھ) ہر آب تنک کے ہمت من آشنا گردد * من و بحرے کہ از یک موجش این نہ آسیا گردد * (سعدی گوید ھ) دریائے فراوان نشود تیرہ بسیل * عارف کہ برنجد تنک آبست ہنوز * (اردو) (۱) اُتار و پانی - پایاب - کم گہرا - (آصفیہ) (۲) تُنک ظرف (فارسی) اُردو میں مستعمل ہے یعنی

اوچھا۔ کم حوصلہ۔ پست ہمّت (آصفیہ)۔

(٥٠) **آب تُنک افتادن** (استعمال) بلا اضافت ثالث۔ پایاب شدن وعمیق نبودن آب چنانکہ در سند اصطلاح ماضیہ گذشت (اُردو) پانی گہرا نہ رہنا۔ عمیق نہ رہنا۔ پانی کم ہو جانا۔

آبِ تہ دار (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب فرہنگ انند بحوالہ مظہر العجائب بحر عمیق۔ (اردو) گہرا دریا۔ دریائے عمیق اگر۔

آبِ تیر (استعمال) باضافت ثالث بقول بہار کنایہ از تیزی و دم تیر (وحید ے) ملامت چو دُشتی بدل کند تاثیر * کہ آب تیر چو سوزن برون رود ز حریر * (اُردو) آب تیر آب پیکان (رشک ے) تشنۂ آبِ حسام نگہ قاتل ہوں آب تیغ و تبر و تیر سے کیا ہوتا ہے *۔

(٥١) **آبِ تیرہ** (اصطلاح) باضافت ثالث مرادف معنی دوم آب سیاہ باشد (جامی ے) زراہ دل رسد اشک جگر گون دیدۂ مارا * سبلے

این خانہ را می آید آب تیرہ از پیشان *

آب تیز در خانہ در آید بہ از انکہ دولت تیز برود (مثل)

بقول صاحب خزینۃ الامثال مثلے است کہ فارسیان می زنند مقصود انیست کہ غرق شدن دولت سرا بہ از انست کہ دولت از خانہ بیرون رود (اُردو) اسی موقع پر دکن مین کہتے ہین کہ گھر ڈوبے پر دولت نہ ڈوبے

(٥٢) **آبِ تیشہ** (استعمال) باضافت ثالث کنایہ از تیزی و دم تیشہ از قبیل آب تیر و تیغ (صائب ے) شرم می آید ز تردستان مرا ہر چند ساخت * آتش یاقوت را خاموش آب تیشہ ام * (اُردو) ٹانکی کی آب۔ تیشے یا بسولے کی آب۔

آبِ تیغ (استعمال) باضافت ثالث بقول بہار کنایہ از تیزی و دم تیغ است (صائب ے) بجوئ دل میسر نیست از دل آرزو شُستن * بآب تیغ نتوان محو کرد از تیغ جوہر را * (اُردو) آبِ تیغ (فارسی) اُردو مین

مستعمل ہے۔ (ناسخ ؎) جب سے کیا ہے
قتل دُرِ گوش یار نے ٭ ہم آب تیغ کہتے ہیں
موتی کی آب کو ٭۔

آبِ جامد (استعمال) باضافت ثالث
بقول صاحب فرہنگ انندراج کہ بضمن آب
استادہ گوید مرادف آب استادہ۔

آبِ جامہ (اصطلاح) بلا اضافت بقول
صاحب بحر عجم جام آبخوری (حکیم سنائی ؎
زمزم لطف آبجامۂ اوست ٭ کعبۂ اہل فضل
خامۂ اوست ٭ (اُردو) آبخورہ (مذکر) (بحر ؎
ہیں اُسکا تشنۂ دیدار ہوں جسکا یہ عالم ہے ٭
لہو پیتا ہے بھر بھر کے دلوں کے آبخوروں میں ٭

آبِ جاویدان (اصطلاح) باضافت ثالث
بقول صاحب بحر عجم مرادف آب بقا (تاثیر ؎
ہر لبِ مضمون رنگین نعمت الوان ماست ٭ معنی
تر در حقیقت آب جاویدان ماست ٭

(۲۰۱) **آبِ جُستن از آتش** (مصدر اصطلاحی)
بلا اضافت ثالث امر غیر ممکن خواستن چنانکہ
وحشی بافقی گوید (؎) ز آتش آب می جویم
ببین فکر محال من ٭ وفاداری طمع می دارم
از طبع جفا جویت ٭ (اُردو) ناممکن بات کی
توقع کرنا۔ ظالم سے رحم کی توقع کرنا بیوفا
سے وفا کی امید کرنا۔

آبِ جگر (اصطلاح) باضافت ثالث بقول
صاحب بحر عجم (۱) خون (۲) گریۂ غمزدگان کہ
مراد از اشک غمزدگان باشد۔ و بقول بہار
کنایہ از (۳) خوناب (۴) رطوبت جگر (۵)
اسباب معاش و بتحقیق مؤلف۔ (۶) شراب
ہم (نظامی ؎) سنان کش یکے نیزۂ سی
ارش ٭ بآب جگر یافتہ پرورش ٭ (ولہ ؎)
بیا ساقی آن بادۂ چون گلاب ٭ برافشان
بمن تا در آیم بخواب ٭ گلابے کہ آب جگر
ہا بدوست ٭ دوائے ہمہ دردمندہا بدوست ٭
(صائب ؎) تسکین ندہد خوردن مے سون

(۹۷)

درون را؛ آتش بود این آب جگر تشنۂ
خون را؛ (اُردو) (۱) لہو مذکّر (۲) غمزدونکے
آنسو مُذکّر، (۳) اشک خونین (مُذکّر) (۴) جگر کی
رطوبت (مونث) (۵) اسباب معاش (مُذکّر)
(۶) شراب (مونث) (غالب سلمہ) رگون مین
دوڑتے پھرنے کے ہم نہین قائل؛ جب
آنکھ ہی سے نہ ٹپکا تو پھر لہو کیا ہے؛ (ذوق
سلمہ) ذوق اُس پاے نگارین کا جو ہے وصف
نگار؛ اشک خونین سے ہے کاغذ کو حنائی کرتا
(نصیر سلمہ) ساقی بتا شراب کو آتش کہون کہ
آب؛ حیران ہون آفتاب کو آتش کہون
کہ آب؛۔

آبِ جگرِ خون (اصطلاح) باضافت ثالث
بقول صاحب شمس گریۂ غمناکان۔ مؤلف
گوید کہ مراد از اشک غمناکان باشد (اُردو)
غمزدون کے آنسو۔ مذکر

آبِ جُنبش پذیر (اصطلاح) باضافت بقول
صاحب انند مرادف آب روان باشد۔

آبِ جو (استعمال و اصطلاح) باضافت ثالث
(۱) آب جوئبار و بلا اضافت (۲) کنایہ از
مال و دولت (۳) جوئیندۂ آب کہ تشنہ باشد
(سعدی سلمہ) شد غلامے کہ آب جو آرد؛
آب جو آمد و غلام ببرد؛ (سنجری سلمہ) زآب جو
نہ بود آبروے ماسنجر؛ فناے مال اگر شد
بقاے ہمت باد؛ (خسرو سلمہ) جوے آب
باب جوے داد؛ تشنۂ کوزہ را سبوے داد (اُردو)
آبجو اردو مین بلا اضافت ندی یا نالہ کے معنون
مین مستعمل ہے اور اضافت کے ساتھ ندی
یا نہر کا پانی (۲) دولت (مونث) مال (مُذکّر)
(۳) تشنہ۔ پیاسا (مُذکّر) (ناسخ سلمہ) کیا پانی پانی
ترے قد نے ایسا؛ کہ سر ولب آبجو آب
جو ہے؛ (رند سلمہ) مہتاب کو بیلون پہ ہونے
لگی؛ دولتِ حسن جب لٹا بیٹھے؛ (آتش سلمہ)
افسوس ہے انسان نہو علم کا جویا؛ وہ مال ہے

یہ صرف سے جو کم نہین ہوتا۔

آبِ چشم (اصطلاح) باضافت ثالث

بقول بہار۔ کنایہ از اشک (سلمان ساوجی ؎

ز آب چشم زائرانِ روضہ اش طوبیٰ لہم ۔۔

شاخ طوبیٰ را بجنّت قوت نشو نماست ۔۔ (اردو)

آبِ چشم۔ آنسو (مذکّر) (سوداؔ ؎) ہوئے ہین

غرق ہم جس طرح آبِ چشم مین اپنے ۔۔ بھلا ئے

ابریون دریا مین تو تو ڈوب دیکھین ہم ۔۔

(۵۷) **آبِ چشم از سر گذشتن** (مصدر اصطلاحی۔)

از بسیار گریستن مراد است چنانکہ سلمان گوید

(؎) آب چشم از سر گذشتت باز گو ید کو بگو ۔۔

آنکہ آب از سر گذشتش گو ز باران غم مخور ۔۔ (اردو)

آنکھ سے طوفان بپا ہونا بقول امیر بہت رونا

(وزیر ؎) آنکھ سے طوفان بپا ہو گیا ۔۔ دیکھتے

ہی دیکھتے کیا ہو گیا ۔۔

(۵۸) **آبِ چشم از کسے گرفتن** (مصدر اصطلاحی)

باضافت ثالث۔ مرادف آب از چشم کسے

گرفتن۔ صاحب انند این را آب چشم گرفتن

می نویسد و از کلام شفیع اثر سند ہم می آرد ؎

مردم گزیدہ گرمد از خلق دور نیست ۔۔ چشم

تو آب چشم ز آہو گرفتہ است ۔۔ مُؤلّف۔

گوید کہ (آب چشم گرفتن) بنظرم نیامدہ۔

(۵۹) **آبِ چشم تا بماہی رفتن** (مصدر اصطلاحی)

کنایہ از بسیار گریستن است چنانکہ جامی گوید

(؎) آب چشم تا بماہی رفت و آہم تا بماہ ۔۔

ہست بر درد دل من ماہ تا ماہی گواہ ۔۔ (اردو)

آنکھون سے دریا بہانا (معروف ؎) بخار

اس دل کا سینے مین نہ رکھتے گر سحاب آسا ۔۔

تو کیون رو رو کے ہم دریا بہاتے اپنی

آنکھون سے ۔۔۔

آبِ چشم کسے را گرفتن (مصدر اصطلاحی)

باضافت ثالث و سادس بقول صاحب

بحر عجم مرادف آب از چشم کسے گرفتن (مخلص

کاشی ؎) ز بیم خویت از ہر دیدہ صد سیلاب

خون آید ٭ کسے ہرگز چنین نہ گرفتہ آب چشم

مردم را ٭ -

(٦٨) **آبِ چشمِ کسے ریختن** (استعمال) باضافت ثالث و سادس بگریہ آوردنش چنانکہ سعدی گوید (سه) نریزد خدا آبروے کسے ٭ کہ ریزد گناہ آب چشمش بسے ٭ (اُردو) رُلانا

(٦٩) **آبِ چشمۂ حیوان** (اصطلاح) باضافت ثالث مرادف آب بقا و آبحیاتست (سعدی ع) کہ آب چشمۂ حیوان درون تاریکی است ٭

آب چشی (اصطلاح) بلا اضافت بفتح جیم عربی بقول صاحب انند - غذاے کہ اول بطفل ششماہہ دہند (اُردو) کھیر چٹائی (آصفیہ)

آب چشیدن (اصطلاح) بلا اضافت بقول صاحب انند (۱) آب خوردن (۲) ذائقہ دریافتن (مولوی معنوی له) آب دریارا اگر نتوان کشید ٭ ہم بقدر تشنگی باید چشید ٭ - (صائب ع) مردان اگر نفس بفراغت کشیدہ اند ٭ در زیر تیغ آب شہادت چشیدہ اند ٭ - در راے - مُولِّف - آب شہادت چشیدن اصطلاحے خاص است و از آب چشیدن معنی چشیدن گرفتن قابل غور است - (اُردو) پانی پینا (۲) چکھنا - چاشنی دیکھنا - ذائقہ دیکھنا -

آب چکیدن از چیزے (مصدر اصطلاحی) بلا اضافت بقول بہار کنایہ از کمال لطافت و تازگی آن چیز باشد - (خاقانی سه) ہرکجا در خجندیان صدریست ٭ ز آتش فکر آب می چکدش ٭ (جامی سه) در وصف ارخت ز نظم جامی ٭ از بسکہ ترست می چکد آب ٭ (اُردو) لطافت ٹپکنا - تازگی برسنا -

آبِ چیزے بردن (مصدر اصطلاحی) باضافت ثالث بقول بہار کنایہ از خوار کردن و بے اعتبار گردانیدنش - (حافظ سه) ہرچند بردی آبم روا ز درت نتابم ٭ جور از حبیب خوشتر

گز مدّعی رعایت ٭ مؤلّف گوید که این
سند آب کسے بردن است پس آب چیزے
بردن بے رونق کردن آنچیز باشد نه خوار و
بے اعتبار کردنش چنانکه سعدی گوید (ص)
بدست کرم آب دریا ببرد ٭ برفعت محلّ ثریا
ببرد ٭ (اُردو) آب ہٹانا بے رونق
کرنا (بحر ص) ہٹائی موتیون کی آب اُسکے
دانتون نے ٭ اُڑا دیا لب رنگین نے رنگ
لالون کا ٭ ۔

آب چو از سر گذشت چه یک نیزه چه یک دست

(مثل) بقول صاحب خزینۃ الامثال ۔ مثلے
است که فارسیان در وقتے می زنند که کسے
در صعوبت عظیم مبتلا شود و بدان حال آفتے
تازه رو دہد (اُردو) یہی فارسی مثل اردو
مین بھی مستعمل ہے بقول امیر جب پانی سر سے
گذر گیا تو چاہے ہاتھ بھر اونچا ہو۔ چاہے
بانس بھر۔ سب برابر ہے یعنی جب مصیبت
یا بدنامی حد سے بڑھ گئی تو اب اسکا انتہا کی
رہنا یا اس سے بھی بڑھ جانا دونون برابر ہے

آب چیزے ریختن (مصدر اصطلاحی) باضافت (د)
ثالث بے رونق کردن چیزے است چنانکه
غنی گوید (ص) از گریه آب تیشۂ فرہاد ریختیم ٭
چشمے که شد سپید کم از جوے شیر نیست ٭ (اُردو)
کسی چیز کو بے رونق کرنا ۔

آب چین (اصطلاح) بلا اضافت بقول صاحبان
برہان۔ وبحر عجم (۱) پارچه که بدن مرده بعد غسل
بدان خشک کنند و بقول صاحب فرہنگ
انندراج (۲) این را در حمام و غسلخانه ہم
بکار می برند (فردوسی ص) به پیمان که چیزے
نخواہی ز من ٭ ندارم بمرگ آبچین کفن ٭
سامانی گفته که قطیفه که پس از حمام بدن بدان
خشک کنند خصوصیت بمرده ندارد (ناصری) صاحب
جہانگیری اگرچه با صاحب بحر اتفاق دارد
ولیکن سندش قابل غور است (حکیم اسدی ص)

بپوشم باآئین بجامہ عجم ٭ کفن زالچین دہ زکافورہم ٭ مُولّف - گوید کہ از ہر دو سند بالاہم تخصیص آلچین باغُسل مردہ متحقق نیست و قول ناصری موید آنست (اردو) حمّام کی چادر (مونث) بقول صاحب جامع اللغات وہ کپڑا جس سے بعد غسل کے بدن خُشک کیا جاتا ہے -

آبِ حرام (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب بحرِ عجم (۱) دولت دنیا (۲) شرابِ (۳) منی (۴) عشق مجازی - **مُولّف** - گوید کہ از کلام اساتذہ می کشاید کہ آب حرام نطفۂ حرام است نہ منی و آب بمعنی منی متحقق است پس صفت حرام بے اثر نباشد - (مسیح کاشی ؒ)

مفتی بجرم مے کشیم میکند ہلاک ٭ خون حلال بین کہ باآب حرام رفت ٭ (فوقانی یزدی ؒ)

ز چشم مردمش آب حیا رفتست بے شبہت ٭ ہر آنکو مادرش آب حرامے در شکم دارد ٭ (صائب ؒ)

ہر کہ از آب حرامِ رشوت آلبستن نشد ٭ تیغ اگر باشد طرف مردانہ می گوید سخن ٭ (اردو) دنیوی دولت (مونث) (۲) آب حرام شراب کے لیئے کہا جاتا ہے (مُذکّر) (۳) نطفہ - (مُذکّر) (۴) عشق مجازی (بحرِ ؒ) کیون مال مستیان ہین تمھین اے تونگرو ٭ آب زر و گھر ہے کہ آب حرام ہے - (تمثیل نمبر ۳ - کے لئے دیکھو لفظ آب کا نمبر ۲۱ - نطفۂ حرام بھی اردو مین مستعمل ہے - لیکن اس سے ولد الزنا مراد ہے اور اسی کو اردو مین نطفۂ بے تحقیق بھی کہتے ہین - (آصفیہ) آب حرام کو ان معنون مین جن کو مُولّف نے نمبر ۳ پر بیان کیا ہے - دلّی والے ڈھینڈا اور اہل دکن حرام کا پیٹ کہتے ہین - اُردو مین پیٹ کا لفظ حمل کے لئے مستعمل ہے (دیکھو آصفیہ)

آبِ حرام در شکم داشتن (مصدر اصطلاحی) باضافت ثالث - از نطفۂ حرام حاملہ بودن سند این در اصطلاح ماضیہ گذشت (اردو) حرام کا حمل ہونا

آبِ حُسام (استعمال) باضافت ثالث
وضمّ حا رحطی بقول صاحب فرہنگ انندتیزی
شمشیر- (سلمان ساوجی ؎) گذشتہ روز و شب
آب حسامت بر سرِ دشمن پنشستہ سال و مہ ہم
خدنگت در دل اعدا ٭ (اردو) آب شمشیر
(وزیر ؎) ٹھہرا ہے جوشش گریہ کہ گلا گھٹ جائے
٭ آب شمشیر نکلجائے نہ اُچھو ہو کر ٭-

آبِ حُسام بر سر گذشتن (مصدر اصطلاحی) (۲۷)
باضافت ثالث- کنایہ از قتل و کشتہ شدن
سندش در اصطلاح ماضیہ گذشت- (اُردو)
قتل ہونا- آب شمشیر یا آب تیغ سر سے گزرنا
بھی کہہ سکتے ہین- آب تیغ اور آب شمشیر اُردو
مین مستعمل ہے (دیکھو اصطلاح ماضیہ) اور
پانی سر سے گزر جانا بھی محاورہ مین داخل ہے
دیکھو (آب از سر گذشتن)- (فی البدیۂ نظم طباطبائی
؎) جو وار کرنا ہے سفّاک کو تو کر گزرے ٭ کہ
آب تیغ میرے سر سے ہاتھ بھر گزرے

آبِ حسرت (استعمال) باضافت ثالث
بقول صاحب فرہنگ انندراج کنایہ از آرزو
وتمنّا- **مؤلف**- گوید کہ حسرت بمعنی افسوس
وپشیمانی است- پس آبے کہ از افسوس
وپشیمانی در دیدہ یا بحلق یا بدہن درآید آب
حسرت است وتمنّا بمعنی آرزو کردن وآرزو
بمعنی خواہش پس آب حسرت کنایہ از
آرزو وتمنّا نباشد- سندش بذیل مصادر
اصطلاحی- آب درحلق گرہ گشتن و آب
در دیدہ گذاشتن و آب در دہن گردیدن
و آب در دیدہ گردیدن و آب ریختن بر
سر چیزے و آب فرو بردن می آید و استعمال
آب حسرت در مصادر مختلفہ از ہمان مصادر
پیدا است- (اردو) (۱) آب حسرت اُردو
مین مستعمل ہے (مذکّر) فی البدیۂ نظم طباطبائی
؎) دیکھین عیسے جو یہ لب شیرین ٭
آب حسرت دہن مین بھر آئے ٭-

آبِ حمات (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب محیط اعظم آب چشمہ گرم باشد کہ بورقی وزاجی وشبّی وکبریتی ونوشادری است بعربی آنرا ماء الحمات گویند کہ مائل بگرمی وخشکی است ومحلّل قوی وقابض (اُردو) معدنی پانی یعنی اُس چشمہ کا پانی جو بعض دھاتوں یا معدنی اشیا کے قریب واقع ہونیکی وجہ سے گرم ہو

آبِ حیا (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب بحر عجم مرادف آب انفعال باشد وبقول بہار عرق شرم۔ سند شد دلا آب حرام گذشت (اُردو) آب ندامت آب خجلت۔ اُردو میں مستعمل ہے جو آب انفعال کا مترادف ہے (آتش ؎) جلاد کی نہ پہنچی تلوار تا بگردن ۔ آب ندامت آیا سو بار تا بگردن ۔

آبِ حیات (اصطلاح) باضافت ثالث وفتح حاے حطی (۱) مرادف آب بقا۔ صاحب برہان گوید کہ چشمہ ایست در ظلمات ہر کہ ازان چشمہ آب خورد ہرگز نمیرد از ینجاست کہ آتش را آب حیات گفتہ اند (۲) باصطلاح شعرا کنایہ از سخن وکلام صاف وپاک (۳) دہان معشوق (۴) تکلّم معشوق (۵) باعتقاد سالکان اشارہ بعشق ومحبت است کہ ہر کہ ازان بہ چشد ہرگز فانی نگردد (ارسلان ؎) بود یکسے چشمہ آب حیات وعکس ماہ نو ۔ لب خندان یار و رستہ دندان اندرو پیدا ۔ (اُردو) (۱) آب حیات اُردو میں مستعمل ہے (مذکّر) (ذوق ؎) ذکر دنیا نفس مردہ کو ہوا آب حیات ۔ مرکے یہ سیماب پھر زندہ دوبارہ ہوگیا ۔ (۲) شستہ کلام ۔ بے عیب کلام (مذکّر) (۳) دہان معشوق (مذکّر) (۴) معشوق کی باتین (مونّث) (۵) عشق (مذکّر) محبت۔ مونّث۔

آبِ حیات از دہانِ گل چکید (مقولہ) بقول صاحب جامع اللغات مقولہ عجم است (۱) آب بہ کلام محبوب (۲) شبنم کہ بر ورق گل باشد (اُردو)

منھ سے پھول جھڑے۔ (وزیر ؎) یہ کس کے
منھ سے جھڑے پھول بات کرنے مین چمن کے
غنچہ پہ سب اشتباہ کرتے ہین ٭ صاحب فرہنگ
آصفیہ نے اسکے مصدر کا ذکر فرمایا ہے منھ سے
پھول جھڑنا یا پھول سے جھڑنا۔ رنگین سخن شیرین
کلام ہونا (ظفر ؎) باتین کرتا ہے جو ہنس ہنس
کے مرا غنچہ دہن ٭ پھول سے جھڑتے ہین
ہربات مین گویا منھ سے ٭ (۲) پھول کی
پنکھڑیون پر پڑی ہوئی شبنم۔

آبِ حیوان (اصطلاح) باضافت ثالث
و فتح حائے حطّی بقول صاحب بحرعجم مرادف
آب بقا (سلمان ؎) این منم باخضر بعد از مدتے
راہِ دراز ٭ در سواد رحمت تو آبِ حیوان
یافتہ ٭ (اردو) آب حیوان۔ اردو مین مستعمل ہے
مذکر ؎ نہین تیرے قدم کو قید کچھ اعلٰے
وادنٰے کی ٭ سکندر تشنہ رہ جائے پیے خضر
آب حیوان کو ٭۔ (اسیر اللغات)

آبِ حیوان گوار
آبِ حیوان گہر (اصطلاح) باضافت ثالث بقول بہار آبے
کہ گوارائی آب حیات دارد از عالم شراب
خوشگوار پس در اوّل تشبیہ بود از جہت گوارائی
آب و در دوم از جہت شرف نفس وے بحیات
(نظامی ؎) بیا ساقی آن آبِ حیوان گوار ٭
بدولت سرائے سکندر بیار ٭ کہ تا دولتش
پویہ بر سر دہد ٭ بمیراث خوار سکندر دہد ٭ شگفتی
نشد کاب حیوان گہر ٭ کند ماہی مردہ را جانور ٭
مولّف گوید کہ نظامی در کلام خود آبِ حیوان گوار و
گہر نوشتہ کہ بر ادعائے بہار گوارائی آب حیات
داشتن را تسلیم کردہ شود۔ نظامی آبے را
خواہد کہ حیوان گوار و حیوان گہر باشد و حیوان
بمعنی آب حیات نیامدہ بقول صاحب منتہی الارب
حیوان آبے است در جنت و بقول ش حیوان
معنی زندگی را ہم شامل پس آب حیوان گوار
و حیوان گہر آبے باشد کہ گوارائی حیوانی ارد

وحیوان نژاد است کہ کنایہ از شراب است مجرد آب ہم بمعنی شراب آمدہ ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔ (اُردو) شراب (مؤنث)

آبِ خاطر (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب بحر عجم (۱) رونق۔ روشنی خاطر۔ ضیائے فکرت۔ صفائے فکرت (۲) فکر صائب (اردو) (۱) روشنی طبیعت کی۔ صفائی فکر کی (۲) فکر صائب (دیکھو آصفیہ لفظ صائب)

آبِ خاکستر (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب محیط ترجمۂ ماء الرماد است و آن آبے است کہ چند مرتبہ خاکستر دران انداختہ وجوش دہند وصاف نمایند۔ گرم وخشک و باصل چیزے کہ آن خاکستر است راجع۔ جالی ومجفّف ومحرّق ومعفّن وقالع چرک است (اُردو) راکھ مین جوش دیا ہوا پانی

آبِ خانہ (اصطلاح) بلا اضافت بقول صاحب بحر عجم۔ مستراح یعنی پایخانہ و بقول بہار قدم جا ایرانیان این را ضروری خوانند سلیم در ہجو گوید ؎ رود را آبے کہ شست بر لب جوش ؛ ہر حبابے شد آبخانہ او ؛ (اردو)۔ پاخانہ۔ جائے ضرور (مُذکّر) (آصفیہ)

آبِ خجالت
آبِ خجلت (اصطلاح) باضافت ثالث و بفتح خائے منقوطہ بقول صاحب بحر عجم مرادف آب انفعال و بقول بہار عرق شرم (صائب ؎) چند از آبِ خجالت تازہ رو باشد کسے ؛ گل بخونِ خود دران چاک گریبان تشنہ است (طغرا ؎) در کلاہ سلطنت پشمے ندیدم چون حباب ؛ از سرِ شہ گرد آبِ خجلت افتد بہتر است ؛ (اردو) آب خجالت اور آبِ خجلت دونون الفاظ اردو مین مستعمل ہین (مُذکّر) (صبا ؎) وہ موتیون کو ملاتے ہین اپنے دانتون سے ؛ غریق آب خجالت نہ جوہری ہو جائے ؛ (بحر ؎) مین سیہ رو اپنے خالق سے جو قسمت مانگتا ؛ اپنا مُنہ دھونیکو

پہلے آب خجلت مانگتا ؎

آبِ خرابات (اصطلاح) باضافت ثالث و بفتح رابع بقول صاحب بحر عجم شراب (حافظ ؎) خرقۂ زہد مرا آب خرابات ببرد ؎ خانۂ عقل مرا آتش خم خانہ بسوخت ؎ (اُردو) شراب - (مُذکّر)

آبِ خزان (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب بحر عجم باران خزان باشد (اُردو) موسم خزان کی بارش (مؤنّث)

آبِ خُشک (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب بحر عجم (۱) شیشہ (۲) آبگینہ (۳) پیالۂ بلور (۴) بقول بہار کنایہ از تیغ و خنجر و مانند آن (۵) بقول صاحب انند برف و یخ (۶) بہ تحقیق مولف - آب جواہر ہم (شانی تکلو ؎) نو بر چرخ کہن چیست بجز جام حبے ؎ حاملہ از آب خشک - آتش تر دشکم ؎ (محی الدین بلیقانی ؎) از بلے دفع یاجوج ہوا از آب خشک ؎ خاکپاشان بین کہ سد بر آتش تر بستہ اند ؎ (نغانی ؎) ساقیا تر داغ کن مارا ؎ آتش تر در آب خشک انداز ؎ (ہمایون ؎) چو در آتش لالہ افتاد مُشک ؎ دم از آتش تر زد و آب خُشک ؎ (صائب ؎) تشنگان رامی دہد تسکین با آب خُشک خود ؎ دُر مروت از عقیق سنگدل کمتر مباش ؎ (اُردو) (۱) شیشہ - مُذکّر (۲) آئینہ - مُذکّر (۳) پیالۂ بلور - مُذکّر (۴) تیغ - مؤنّث - خنجر - مُذکّر (۵) برف و یخ - مؤنّث (۶) جواہر کی آب - آب جواہر - مونث

آبِ خشک گردیدن (استعمال) بلا اضافت منجمد شدن آب و معدوم شدن آن چنانکہ صائب گوید (؎) سردہا گردند آب و آبہا گردند خشک ؎ در گلستانے کہ آن سرو روان پیدا شود ؎ (اُردو) پانی جم جانا - پانی خُشک ہو جانا - پانی سوکھ جانا -

آبِ خضر (اصطلاح) باضافت ثالث
بقول صاحب بحر عجم (۱) آب حیوان۔
(۲) علم لدنی من اللہ تعالیٰ وبقول صاحب
شمس (۳) حیات ابدی نیز (حافظ ؒ) قسمت ازل
ز آب خضر کہ ظلمات جاے اوست ٭ تا آب ما بہ
کہ بنعش اللہ اکبر است (کمال سپاہانی ؒ)
در کلک تو سرّ غیب مضمر ٭ در لفظ تو آب خضر
مدغم ٭ (ارسلان ؒ) بر دہانت تہمت ہستی
نشانے بیش نیست ٭ آب خضر از لعل جان
بخشت نشانے بیش نیست ٭ (اردو) (۱)
آب خضر (مذکر) (۲) علم لدنی (مذکر) بقول
صاحب آصفیہ وہ علم جو کسی کو خدا تعالیٰ کے
پاس سے بغیر از محنت و استاد حاصل ہوا
(۳) عمر جاودانی (ناسخ ؒ) منھ سے
اگر لگے پینا آب خضر ہو پینا ٭ پیکے ایک دم
جینا عمر جاودانی ہے۔

آبِ خفتہ (اصطلاح) باضافت ثالث بقول
صاحب بحر عجم مرادف آب بستہ وبقول
بہار و صاحب فرہنگ انند (۱) کنایہ از طرّہ
ہم وبقول صاحب ناصری ۔ مرادف
آب مردہ کہ حرکت نکند و روان نباشد (اردو)
دیکھو آب بستہ و آب مردہ (۱) موتی (مذکر)
(اسیر ؒ) لگائین افسرون مین اپنے
سلطان پر کہان پائین ٭ کسی کے ہاتھ کب
لگتا ہے موتی میرے آنسو کا ٭۔

آبِ خمار (استعمال) باضافت ثالث و
ضم خاے نقطہ دار بقول بہار آبے کہ در خمار
خورند یعنی در بقیہ مستی کہ از خوردن شراب
در سر ماندہ باشد (صائب ؒ) خضر گر راہ بسر چشمۂ
حیوان بردہ است ٭ مست ہم در دل
شب آب خمارے دارد ٭ (اردو) وہ پانی
جو حالت خمار مین پیا جاے اردو مین آب
خمار کہہ سکتے ہین لفظ آب اور لفظ خمار دونون
اردو مین مستعمل ہین۔

آبِ خمار داشتن (استعمال) باضافت ثالث (۸۴)
موجود داشتن وحاصل بودن آب خمار است سندِ این در اصطلاح ماضیه گذشت (اُردو) آب خمار رکھنا۔

آبِ خمار شکن (استعمال) باضافت ثالث
بقول صاحب فرہنگ انندراج آب مسرور کننده بخوردن ۔**مؤلف**۔گوید که کنایه از شراب باشد یا آب یا عرق مرکب که خمار از مسرور کند (اُردو) وه پانی یا عرق یا شراب جسکے پینے سے خمار باقی نرہے۔

آبِ خنجر (استعمال) باضافت ثالث
بقول بہار کنایه از تیزی خنجر (فطرت مشہدی ؎) زخم جانم از شکر خندی نمی بندد دہان خنجر نازترا آب تبسّم داده اند ٭ (بیع ؎) در تبسّم کرد دندانش گہر را شرمسار ٭ در نظر تیر نگاہش آب از خنجر بہ برد ٭ (اُردو) آب خنجر۔خنجر کی آب (ضامن ؎) کہو یه حوروں سے جائین باہر جو بھر کے لائی ئین آب کوثر ٭ نہین ہون پیاسا که آب خنجر ابھی ابھی تو پلا چکے ہین ٭۔

آبخوارہ (اصطلاح) بلااضافت ثالث
بقول صاحب ناصری سبوے وظرف سفالینۂ آبخوری (قاسم الانوار تبریزی ؎) ہمه آبخوارہ بینی که زما کنند مستی ٭ اگر آبخوارہ سازند از خاک ما سبوئے ٭ (اُردو) آبخورا (مُذکّر) بقول امیر مٹی اور جست وغیرہ کا برتن جسمین پانی پیتے ہین۔(ناسخ ؎) پیکے پانی اُسکے جھوٹے آبخورے مین ہون مست ٭ ساقیا فرقت مین مین مشتاق ساغر کا نہین ٭۔

(۸۵) **آب خواستن** (استعمال) خواہش آب کردن و آب طلب کردن چنانکه سلمان ساوجی گوید (؎) بروزگار تو ابر محیط آبے خواست ٭ کف تو گفت به لفظے چو لولو

× سندِ آبِ خنجر مطابقت لفظی ندارد۔

خوش آب ⁂ (اردو) پانی مانگنا - پانی چاہنا

آب خور (اصطلاح و استعمال) بلا اضافت بقول صاحب بحر عجم (۱) نصیب و قسمت (۲) مشربہ آبخوری (۳) سرچشمہ و کنار دریا و امثال آن (۴) بقول صاحب سروری اسم فاعل از آب خوردن و بقول مؤلف - صیغہ امر ہم (حکیم قطران له) ترسم کہ بر آید زجہان آبخور من ⁂ گز شہر بر آورد جہان آبخور تو ⁂ (حکیم خاقانی له) در غمت اے زود سیر خون جگر می خورم ⁂ تشنہ بحرم کہ دید آبخورش آتشین ⁂ (لطفی له) درین آبخور کس نشد آب خور ⁂ کہ آخر بجا کش نشد دیدہ پر ⁂ (اردو) (۱) آب خور (مذکر) (۲) آبخورا (مذکر) (۳) پن گھٹ گھاٹ (مذکر) (۴) پانی پی - پانی پینے والا پانی پینے کے مصدر سے صیغۂ امر اور اسم فاعل (بحر له) آب و خور تھا جو وہ چوٹی مرے آگے نہ کھلی ⁂ بچگیا آج مین اژدر کا نوالا ہو کر ⁂ (وله له) مین اسکا تشنۂ دیدار ہون جسکا یہ عالم ہے ⁂ لہو پیتا ہے بھر بھر کے دلونکے آبخورون مین - (مثل ۳) باگھ بکری ایک گھاٹ پر پانی پیتے ہین -

آب خورِ آتشین (اصطلاح) بہ اضافت سادس بقول صاحب بحر عجم (۱) شرابخوار (۲) خونخوار (۳) چشم غم زدگان (اردو) (۱) شراب خوار (مذکر) خونخوار (مذکر) (آصفیہ) (۳) غمزدونکی آنکھ جس سے اشک گرم نکلتے ہین

آب خورد (اصطلاح و استعمال) بلا اضافت بقول صاحب بحر عجم مرادف آبخور - خاقانی له) جان شد اینجا چہ خاک بیز و تن ⁂ کاب خوردش از ینجہان برخاست ⁂ (خسرو له) آب خوردِ آورد غم را سوے من ⁂ کاب چشم شد بہر گوے کہ ہست ⁂ (ترکی ہمدانی له) تا توانی شکر نعمت کن فراموشی مکن ⁂ آبخوردِ را

مزن بر ہم مبادا گم شود ❊ (۲) مؤلف
گوید کہ فعل ماضی از آب خوردن ہم (اردو)
دیکھو آب خور (۲) پانی پیا۔

آب خورد کردن (مصدر اصطلاحی) بقول
صاحب جہانگیری کہ بضمن آبخورد گوید (۱)
وقف نمودن و مقام کردن باشد (نظامی ؎)
شہ عالم آہنج گیتی نورد ❊ دران خاک یکماہ
کرد آبخورد ❊ صاحب فرہنگ انند راج
بذیل آبخورد می فرماید کہ آب خورد کردن
مصدر آبخورد و آبشخورد است۔ مؤلف
گوید کہ نہ چنین باشد زیرا کہ مصدر آبخور
و آبخورد × آبخوردن است و مصدر اصطلاحی
برائے آبخورد۔ بمعنائے اصطلاحی۔ آبخورد کردن (۲)
بہ تحقیق مؤلف۔ آبخورد کردن بمعنی زندگانی
کردن ہم (فقرہ مہر نیمروز) حضرت ادریس
علیہ السلام ششصد و شصت و ہشت سال
آبخورد کرد (اردو) (۱) قیام کرنا۔ مقام کرنا۔
ٹھہرنا (۲) زندہ رہنا۔ زندگانی بسر کرنا (آصفیہ)

آب خوردن (مصدر اصطلاحی و استعمال)
بقول صاحب بحر عجم (۱) اندک توقف کردن
و مؤلف گوید کہ (۲) نوشیدن آب ہم۔
(نظامی ؎) چو پُر خون شد آن طشت
زنگی چہ کرد ❊ بخوردش چو آبے و آبے
نخورد ❊ بہار این مصدر را در نفی قرار دادہ
است و گوید کہ آب نخوردن کنایہ از کمال
سرعت و اگر خیال کنند کہ از خوردن آب
غصّہ فرو می نشیند پس نخوردن آب کنایہ
از فرو نخوردن غصّہ خواہد بود۔ انتہیٰ۔ مؤلف
گوید کہ بر ادعائے بہار این مصدر را در نفی
قرار دادن درست نیست زیرا کہ آب خوردن
بمعنی اندک توقف کردن آمدہ و ماخذ این
عادت است کہ چون مسافران بر سر آب رسند
و آب خورند وقفہ شان بسیار کم صورت
گیرد کہ محض آب خوردن را کفایت کنند

× بمعنائے حقیقی

از ہمین رسم و عادت فارسیان این مصدر
اصطلاحی را پیدا کرده اند و کمال سرعت
از نفی این خود بخود پیداست (۳) و معنی دیگر که ذکر
آن بہار ہم می کند ہم از عادت مخلوق داخل
محاوره شد شک نیست که آب چشم را فرو می نشانند
و ہمین معنی در کلام ۔ نظامی که مذکور شد چسپان
تر است یعنی زنگی آن طشت پر از خون را
بخورد و غصّہ اش فرو نشد بہار از کلام عبدالرسول
استغنا ہم سند گیرد و ہو ہذا (ع) گوشۂ ابرو
بسے دیدم دلم آبے نخورد ۔ تعمّق پسندان
این سند را از آب خوردن دل متعلق میکنند (اردو)
(۱) تھوڑا سا توقّف کرنا ۔ ٹہرنا ۔ دکن مین
کہا جاتا ہے کہ کیا جلدی پڑی ہے ذرا توقف تو
کیجئے ۔ پانی تو پی لیجئے ۔ (۲) پانی پینا (۳)
آگ بجھنا ۔ غصّہ فرو ہونا ۔ (جرأت) بجھی
نہ آگ لگائی ہوئی رقیبونکی ۔ بہاے بحر نے
دریا مین بارہا تعویذ ۔

آب خوردن از چیزے

(مصدر اصطلاحی و
استعمال) بہار بذیل (آب خوردن) ذکر این
می کند و می فرماید که ورای معنی حقیقی
کنایہ از پرورش یافتن ہم و بتحقیق مؤلف معنی
دوم سیراب شدن و تمتع یافتن باشد (ملّا
قاسم مشہدی سلہ) ہر کس که دلش تشنہ لب
بزم حضور است ۔ از چشمۂ کوثر نخورد آب
که دور است ۔ (ظہوری طہ) آب خواہد
خورد غیر از وصل یار ۔ چشم تر خوش گریہ را
در ہم کشید (ولہ طہ) نہالے که بار آورد
چاک دل ۔ خورد آب از خون شریان ما
(صائب طہ) خار و گل آب از بہارستان
وحدت میخورند ۔ من ز غفلت در تمیز زشت و
بد افتاده ام ۔ محاوره جویان دریابند که
معنی پرورش یافتن یا سیراب شدن و تمتع
یافتن مخصوص است بصلۂ از و آب خوردن
بغیر صلہ چیز دیگر است که گذشت مخفی مباد

که بهار معنی پرورش یافتن از کلام صائب پیدا
کرده است ولیکن در کلام ظهوری نمی چسپد و معنی
بیان کردهٔ مولف همه اسناد در اشامل بمعانی
جویان در غلط نیفتند که استناد بهار از کلام عبدالرسول
استغنا (که در اصطلاح ماضیه گذشت) درین مقام
هم علی محله نیست چنانکه او می کند- (اردو)
(۱) پانی پینا- چشمه یا حوض وغیره سے (۲)
سیراب ہونا- متمتع ہونا- کسی چیز سے-

(۲۰۱) **آب خوردن چشم** (مصدر اصطلاحی-)
باضافت نون- جلا گرفتن- و روشن شدن
چشم باشد چنانکه صائب گوید (ھ) از گوهر
ما گرچه خورد چشم جهان آب ٭ از گرد یتیمی است
همان پیرهن ما ٭ (اردو) آنکھیں روشن
ہونا (ناسخ ھ) روشن آنکھیں راه جانان
مین ہوئین ٭ میل جو ہے سرمه کا وه میل ہے

(۲۰۲) **آب خوردن چیزے** (مصدر اصطلاحی)
باضافت نون- باران دیده و باران زده
شدن آنچیز باشد که مقابل آفتاب خوردن
است چنانکه اینائے فراهانی گوید (رباعی)
در راه طلب ز لف تو تا بے نخورد ٭ از چشمه
چاه ذقن آبے نخورد ٭ بے گریه و سوز دل
بود طاعت ما ٭ این دانه که آب و آفتابے
نخورد (اردو) نم دیده یا نم رسیده یا نم خورده ہونا

آب خوردن دل (مصدر اصطلاحی)
باضافت نون بقول صاحب بحر عجم آرام و تسکین
یافتن و بقول بهار کنایه از قوت گرفتن و خوش
شدن آن (صائب ھ) صائب دلش از
صحبت گلشن نخورد آب ٭ شبنم که بخورشید درخشان
نگران ست ٭ (عبدالرسول استغنا ھ) گوشهٔ
ابرو بسے دیدم دلم آبے نخورد ٭ تشنهٔ دیدار
تیغ آبدار کیستم ٭ (کلیم همدانی ھ) دل آب
ز آهن نفس خورد ٭ دیگر ز بهشت دانه چین
نیست ٭ در رائے **مولف**- از آب
خوردن دل سیراب شدن و تسکین یافتن دل

مراد است (اردو) دل کا سیراب ہونا تسکین پانا

(۷۷) **آب خوردنِ نگاه** (مصدر اصطلاحی)
باضافت نون سیراب شدن نگاه است
چنانکه ظهوری گوید (س) دهد گلهاے تربہ
خار خشک افتد اگر چشمم * که خورده است آب
از روے عرقناکے نگاه من * عجب است
که صاحبان لغت آب خوردن دل را اصطلاح
خاص قرار داده اند و آب خوردن نگاه را
گذاشته اند و ممکن است که در کلام اساتذه
آب خوردن جگر هم بنظر آید - **مولف** - گوید که
اگر آب خوردن چیزے را - اصطلاح عام
قرار داده شود آب خوردن دل و نگاه و جگر
وغیره همه را شامل شود اندرین صورت
دو اصطلاح عام باشد (۱) آب خوردن
کسے (۲) آب خوردن چیزے - پس آب
نخوردن زنگی که در اصطلاح (آب خوردن)
گذشت متعلق از نمبر (۱) شود و آب خوردن
دل و نگاه و دانه وغیر ذالک متعلق از نمبر (۲)
باشد - بدینوجه که صاحبان لغت آب خوردن
دل را اصطلاح خاص قرار داده اند - مؤلف
ناچیز هم درین موقع آب خوردن نگاه را
اصطلاح خاص قرار داد (اردو) - نگاه کا
سیراب ہونا -

آب خورده (اصطلاح) بلا اضافت ثالث
بقول صاحب بحر عجم عموماً هر چیز آب خورده
و خصوصاً ظرفے که چندگاه آب دران بوده
باشد - بهار گوید که (۱) آب خورده - چیزے
را گویند که باو آب رسیده باشد و بدان سبب
از آب و تاب اصلی برگردیده باشد و (۲) سبوے
آب خورده و ظرف آب خورده و خمے که
باب ترکنند تا چیزے که در وانداز ند منجذب
نشود - **مولف** - گوید که اگرچه این اسم مفعول
از مصدر آب خوردن است که گذشت و لیکن
در محاوره عجم استعمال این بطور خاص واقع شده

(۱) گویند کہ میوۂ آب خوردہ بد طعم شود (اثر ۶)
کسے نداد بمیخانہ راہ زاہد خشک ٭ خم آب خوردہ
چو شد قابل شراب شود ٭ (اردو) (۱)
آب رسیدہ (۲) ترکیا ہوا بر تن۔

آبِ خورشید (اصطلاح) باضافت ثالث
بقول صاحب بحر عجم۔ آب زندگی۔ صاحب
شمس گوید کہ این مجاز است از قبیل وارادہ
مسبب زیرا کہ نزد حکما حیات حیوانات وآفتاب
بتجلی روح است و یا ظہور نفس (اردو)
دیکھو آب زندگی۔

(۵۷) **آبِ خوش خوردن** (مصدر اصطلاحی)
بلا اضافت بقول صاحبان شمس اللغات و
ہفت قلزم و فرہنگ انند کنایہ از آسودن
و راحت یافتن و برخورداری گرفتن
باشد۔ (اردو) راحت پانا۔ آرام پانا۔
تمتع حاصل کرنا (ناسخ ۶) آرام خوش قد و نسیم
کوئی پائے ہے محال ٭ جز سرو بیٹھتے ہین
سب اشجار کے تلے ٭

آبِ خونابہ سرشت (مصدر اصطلاحی)
باضافت ثالث بقول صاحب فرہنگ
انند کنایہ از نہر فرات (۲) شراب (۳) آبے
کہ رنگش سرخی زند (اردو) (۱) فرات مذکر
(۲) شراب۔ مؤنث (۳) سرخی مائل پانی۔
(مذکر) بقول صاحب آصفیہ لال پانی شراب
سرخ اور اس چشمہ کو کہا جاتا ہے جس کا پانی
شعاع آفتاب یا زمین کی مٹی سرخ ہونے یا
سرخ کیڑون کے سبب سے لال نظر آئے
اسطرح کے اکثر چشمے پہاڑون پر موجود ہین

آبِ خونین (اصطلاح) باضافت ثالث (۹۰)
اشک خونین چنانکہ سلمان ساوجی گوید ؎
جوہر آب فرات از خون پاکان لعل گشت ؎
وین زمان آن آب خونین ہیچنان در
چشم ہاست ٭ (اردو) اشک خونین مذکر
(دیکھو آب آتش رنگ کا نمبر ۲)

آب خیر کردن (مصدر اصطلاحی) بلا اضافت
بقول صاحب بحر عجم - صرف کردن آب بے
راہ خدا و بقول بہار - وقف کردن آب (طغرا
؎) چو گل چیند آئینہ از شوخ دیر ٭ بشکرانہ
آن کند آب خیر ٭ (اردو) سبیل پلانا -
سبیل رکھنا - سبیل لگانا - (ناسخ ؎) بہرے
مشکیں آبلوں کی اب پلا دیجے سبیل ٭
پڑ گئے ہیں پیاس سے کانٹے زبان خار ہیں
(خورشید ؎) ملکِ عدم کو اب کوئی پیاسا
نہ جائیگا ٭ قاتل نے آب تیغ کی رکھی سبیل ہے

آب خیز (اصطلاح) بلا اضافت - بقول
صاحب بحر عجم (۱) زمینے باشد کہ ہر جا کہ آنرا
بکنند آب بیرون آید (۲) طغیان آب -
(۳) موجۂ آب (۴) ناودان - بقول
صاحب ناصری این را خیز آب ہم گویند
(اوحدی ؎) اندرین آب خیز نوح توئی
واندرین دامگہ فتوح توئی ٭ (اردو) (۱) وہ
زمین جسکو ذرا سا کھودنے سے پانی اُبلنے
لگے - (۲) پانی کی طغیانی (مؤنث) (۳)
سیلاب (مذکر) (۴) بقول صاحب جامع اللغات
بدررو - پرنالہ جسکے راستے کسی چھت کا
پانی گرتا ہے - (ناسخ ؎) میرے اشکوں کا
فلک تک موج زن سیلاب تھا ٭ ہالہ مہ کی
جگہ شب حلقۂ گرداب تھا ٭

آب داخل کردن شیر را (مصدر اصطلاحی)
بقول خان آرزو مرادفِ آب در شیر داخل
کردن (؎) عشق مارا از فریبش آگہی بود
آرزو ٭ چشم فرہاد آب داخل کرد جوے شیر را

آب دادن (مصدر اصطلاحی) بقول
صاحب بحر عجم (۱) آبیاری کردن پرورش
(اشرف ماژندرانی ؎) رسیدہ سبزۂ خطش
کنون نزدیک خشکیدن ٭ بجنبید اے ہوس
ناکان کہ وقتِ آب دادن شد ٭ (۲) مجاز
بمعنی انزال کردن (بہار) (زلالی ؎)

ز انگیز خرامِ آن پریزاد * در و دیوار خلوت
آب میداد * (زلالی ؎) ز غلط سر زمین
ریز وے * زمین آب دادے زانگیزے (اُردو) (۱)
آبیاری کرنا۔ آب دینا (۲) مُنزل ہونا۔
(اسیر ؎) سوکھ جائیگی اپنی کشت امید *
نہ کریگی جو آبیاری آنکھ * (امیر حسن ؎)
عبادت ہے اس کشت کو آب دو * کہ
وان جاکے خرمن بھی تیار لو *۔

آب دادن بہ چیزے (مصدر اصطلاحی)

بہار ذکر این می کند و گوید کہ (معروف) مولف
گوید کہ آب دادن بہ چیزے عام است براے
اسلحہ و غیر آن۔ پس (۱) آب دادن بہ تیغ
و خنجر و امثال آن بمعنی آبگیری کردن
آن است چنانکہ والہ ہروی گوید (؎)
ز زہر چشم چرا آب می دہی جانا * بہ تیغ ناز
چو آب چہ ذقن باشد (۲) آب دادن بہ
نہال یا باغ۔ و مثلہ سیراب کردن و آبیاری
کردن آنست (کلیم ؎) دہر کا مستانہ دہد
مفت کہ امید گلاب * تا نیامد بمیان آب
بگلزار ندہد * (۳) آب دادن بہ چشم۔ و روے
و غیرہ لک جلا بخشیدن و رونق دادن
باشد۔ پس این مصدر۔ عام را ذکر کردن
و از فرق استعمالش کنارہ کشیدن ستم است
بر اصطلاح جویان۔ بقول صاحب بحر عجم (۴)
آب دادن بچیزے بمعنی انزال کردن است
اما سندش کہ از کلام زلالی در (آب دادن)
گذشت مخالف ادعا ست۔ (اُردو) (۱)
آب دینا تلوار یا خنجر یا اور کسی ہتھیار کو۔ بقول
امیر سان پر لگا کر یا پتھر چٹا کر تیز کرنا (غالب ؎)
کرے ہے قتل لگاوٹ مین تیرا رو دینا *
تری طرح کوئی تیغ نگہ کو آب تو دے *۔
(ظفر ؎) اگر دیتا ہے اپنی تیغ کو وان آب
وہ قاتل * تو جان باز محبت جان سے
یان ہاتھ دھوتے ہین (۲) سینچنا۔ سیراب کرنا

آب دینا - درخت یا باغ وغیرہ کے لئے
کہا جاتا ہے - (ذوق سے) دے گر چمن کو
گریۂ مستانہ میرا آب * بغضون سے بلبلو کو
ہو پیدا بط شراب * (بحر سے) جیسے پہنے
ہین صنم پھولون کے بالے تم نے *
ابر تر موتیے کو آب گہر دیتے ہین - *
(میر حسن سے) عبادت سے اس کشت کو
آب دو * کہ وان جا کے خرمن بھی تیار
لو * (۳) آب دینا - جلا دینا - چمکانا موتی
یا لعل یا اور کسی جواہر کے لیے - (ظفر سے)
دانۂ اشک کو دی عشق نے میرے وہ
آب * جو اسے دیکھتا ہے صاف گہر
پاتا ہے *

آب دادن بہ کسے (استعمال) مرادف
آب دادن کسے راست کہ می آید -

(۹۱) **آب دادنِ چشم** (مصدر اصطلاحی)
کنایہ از اکتساب فیض و دیدار کردن شے
مرغوب و تماشا کردن است - بہار این را
(چشم آبدادن) نوشتہ وجہے نباشد کہ چشم
آب دادن را (آب دادنِ چشم) نگیریم چنانکہ
ظہوری گوید (سے) آب خواہد داد چشمے در
تماشایش حباب * این چنین باران اگر
از چشم احباب آورم * - مخفی مباد کہ -
(آب دادن چشم) بذیل (آب دادن چیزے)
ہم می آید ولیکن تخصیص معنی تقاضاے آن
می کند کہ این را اصطلاح خاص قرار دادہ
شود (اردو) نظارہ کرنا (صابر سے) کون کہ سکتا
ہے گھر بیٹھے نظارہ حسن کا * ہے نظر بازون کی
ہین یہ ہم سب سے بہتر آئینہ * (آصفیہ)

(۹۲) **آب دادنِ چیزے** (مصدر اصطلاحی) باضافت
لون مرادف آب دادن بہ چیزے است
یعنی (۱) آب دادنِ تیغ - و شمشیر و امثال
آن (ظہوری سے) از تلخی نگاہ چہ شیرین
شدا است زخم * برندہ تیغ غمزہ بزہر آب دادہ شد

(۲) آب دادن نہال۔ یا باغ وشلہ (۳)
آب دادن چشم۔ وروے وغیر ذلک
بہار ذکر این نمی کند بلکہ آب دادن تیغ
وخنجر۔ بمعنی آبگیری کردن می نویسد در رائے
مؤلف تخصیصش ز تیغ وخنجر درست نیست
وسندے کہ از کلام معز فطرت آوردہ است
لفظاً غیر مطابق۔

(۲۵) **آب دادن چیزے را** (مصدر اصطلاحی)
مرادف آب دادن بچیزے است (۱) آب
دادن تیغ وخنجر وامثال آنرا (صائب ؎)
مکن بے بہرہ یارب از قبول دل بیانم را
بزہر چشم خوبان آب دہ تیغ زبانم را ؎۔
(میر معز فطرت ؎) زخم جانم از شکر خندی
نمی بندد دہان ؎ خنجر ناز ترا آب تبسم دادہ
اند ؎ (ظہوری ؎) بزہر چشم داد است آب
نشترہاے مژگان را ؎ نشاند ست لذت
ہاے نیش غمزہ در نوشم ؎ (۲) آب دادن
نہال یا باغ را ومثلہ (نظامی گنجوی ع)
نبات روح را آب از جگر داد ؎ (۳)
آب دادن چشم ودیدہ وغیر ذلک را
(صائب ؎) چشم خود را دادہ بود از آب
حیوان خضر آب ؎ تا غرور آئینہ را از دست
اسکندر گرفت ؎ (بیدل ؎) گل بر رخت
کشود نقاب کشیدہ را ؎ آئینہ آب دادہ ز
روے تو دیدہ را ؎ (ظہوری ؎) ز زہر چشم
قہرش دادہ آبے نوک مژگان را ؎ ظہوری
چون نباشد محو لذت نیش نوش آمد مخفی
مباد کہ ضمیر غائب کہ بشین معجمہ باید معنی
متعلق از ہمین اصطلاح است چنانکہ میر
معز فطرت گوید (؎) دو شمشیر ند در یک
قبضہ ابروے سیہ تابش ؎ کہ ہر دم می دہد
آن تند خو از زہر چشم آبش ؎۔

(۲۶) **آب دادن کسے را** (استعمال) بمعنی
سیراب کردن آنست چنانکہ غنی گوید (؎)

تا زبان چون قلم از کام نیامد بیرون * یکدم
این چرخ سیہ کار نداد آب مرا * (ارسلان
در حمد گوید ے) از سحاب بے تشنہ لب را
آب داد * ہم صدف را گوہر نایاب
داد * (ظہوری ے) تشنگان وعدۂ امروز
را * آب از سرچشمۂ فردا دہ * ہم برقیاس
اصطلاح ماضیہ با ضمیر غائب (اہلی شیرازی
ے) ہر کہ سرمست تو شد جام شرابش ندہند *
بخدا گر ہمہ خضر است کہ آبش ندہند * (صائب
ے) گل اندامے کہ ہیدا دم بخون دیدہ
آلبش را * چسان بینم کہ گیرد دیگرے آخر
گلابش را *

آبدار (اصطلاح) بقول صاحب بحر عجم (۱)
آنکہ آب از بہر مردم نگاہ دارد (عرفی ے)
مجلست را زہرہ قوال و مگس رانت زحل *
آبدارت ابر نیسان و خواصت آفتاب * (اردو)
آبدار (مذکر) (میر حسن ے) خضر اُسکی سرکار کا

آبدار * زرہ ساز داؤد سے وان ہزار *
(ذوق ے) مہر دارون مین ترے ایک
ہے ناچیز عقیق * آب دارون مین ترے
ایک ہے ادنیٰ گوہر * -(۲) آبدار - نام
گیاہے کہ شبیہ باشد بہ لیف خرما (اردو)
ایک قسم کی گھانس کا نام جو برگ خرما سے
مشابہ ہوتی ہے - (۳) آبدار - ہر چیز با طراوت
و پر آب از میوہ و نباتات - و جواہر و اسلحہ و
شعر و سخن وغیرہ چون - انگور آبدار - و لولوی آبدار
و شمشیر آبدار - و شعر آبدار وغیرہ (جامی ے)
پیکان آبدار کہ آید ز دست دوست * بر عاشقان
سوختہ باران رحمت است * (غنی ے) اشعار
آبدارم تا شد محیط عالم * انداختند در آب
یاران سفینہ ہا را * (طالب کلیم ے) صحرا
کنون خوشست کہ از فیض گریہ ام * روئید
سبزہ چون مژۂ آبدار من * (ظہوری ے) کہ
دید اینچنین کشت غم تازہ کردہ * گرم کردہ حق

گریۂ آبدارے ٭ (صائب ؔ) زخم گل آب
از نوائے آبدارم می کشد ٭ شور بلبل منجلت
از جوش بہارم می کشد ٭ (اُردو) آبدار لطیف
نفیس - طراوت دار - چمکیلا - دھاروالا
تیز ہتھیار - (آتش ؔ) کمال شہرۂ حسن
حبیب سُنتا ہون ٭ ڈھلا ہوا کوئی مضمون
آبدار نہو ٭ (ناسخ ؔ) آبدار اشعار سے
تیغ زبان ہے آبدار ٭ گوہر مضمون ولا جو
ہین اس تلوار کے ٭ (انیس ؔ) ہتّیس
دُر و دیعت محبوب کردگار ٭ برّاق و درخشان
وضیا دار و آبدار ٭ (ناسخ ؔ) چمن مین یاد
جو آیا وہ گلعذار مجھے ٭ تو شاخ گل ہوئی
شمشیر آبدار مجھے (۱۲) آبدار - بقول صاحب
ناصری کنایہ از مردم صاحب جمعیت و سامان
(حکیم سنائی ؔ) ثقیتہ الملک ظاہر آنکہ چو آبش
ایزدش آبدار خواہد کرد ٭ (مصرع ناصری)
ایزدت آبدار خواہد کرد ٭ (اُردو) مالدار شخص

دولت مند (۵) آبدار بقول صاحب ناصری
کنایہ از تیغ و خنجر (فردوسی ؔ) چو با او ندید
اُنچہ جائے درنگ ٭ ہمان آبدارے کہ
بودش بجنگ ٭ بزد بر سر و تارک آن
نامدار ٭ تو گفتی تنش سر نیا ورد ہ بار اردو
ہتھیار - جیسے خنجر وغیرہ -

آب دارخانہ (استعمال) بقول صاحب
فرہنگ انندراج جائے کہ آب دران
نگہدارند (اُردو) بقول امیر وہ مکان جسمین
امرا کے پانی پینے کا سامان رہتا ہے -
مُولّف - کی رائے مین یہ لفظ عام ہے
امرا سے اسکو کچھ تخصیص نہین ہے (سودا
ؔ) الغرض مطبخ اُس گھرانے کا ٭ رشک
ہے آبدار خانے کا ٭

آب دارو (اصطلاح) بے اضافت
بقول صاحب محیط اعظم مومیائی است و
رازی دوائے دیگر را باین اسم خواندہ (اُردو

موميائی (مؤنث)

(۵۵) **آبداری** (استعمال) (۱) رونق و صفا چنانکہ
صائب گوید (؎) سخن چو بال و پر طوطیان
شود سرسبز * ز آبداری لعل لب شکر شکنش (اردو)
آبداری (مؤنث) (منیر ؎) کمخواب کا تھان
بھی ہے بھاری * زربفت کی جسمین آبداری

آب داشتن (مصدر اصطلاحی) بقول
بہار و صاحب فرہنگ انندراج - سیراب
و تازہ داشتن (سلمان ساوجی ؎) ہمہ روز
تخم طرب کاشتند * ز آب زرش آب میداشتند
مؤلف - گوید کہ آب داشتن سیراب کردن
است نہ سیراب داشتن - (اردو) سینچنا -
آب دینا - سیراب کرنا - سیراب رکھنا -
تر و تازہ رکھنا -

آب داشتن بچیزے (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب بحر عجم مرادف آب بچیزے
دادن کہ سیراب کردن و انزال کردن است

آب داشتن چیزے (مصدر اصطلاحی -)
باضافت نون بقول صاحب تحقیق الاصطلاحات
فریب داشتن چنانکہ از کلام خالص اصفہانی سند آورد
(؎) ہر کہ گوید کہ مے زبان دارد * تیغ بخشش
آب درمیان دارد * **مؤلف** گوید کہ
صاحب تحقیق بہ حقیقت سندے پے نبردہ کہ
(آب درمیان داشتن) است آب داشتن چیزے
اصطلاحے است عام (۱) اگر اضافت آن
بہ اسلحہ کنند چنانکہ آب داشتن تیغ و شمشیر
و خنجر و امثال آن - مراد از تیز بودن و
تیزی داشتن شمشیر و امثال آنست چنانکہ
بیدل گوید (؎) فقر صاحب جوہر آثار کمال
عبرت ست * تیغ در ہر جا تنک شد بیشتر می
دارد آب * (ظہوری ؎) ندارد غالبا
آب مروت تیغ بیدادش * ظہوری بر
کشی تا کے بحسرت گردن خود را * (۲) اگر
اضافت بسوے جواہر و شے آبدار کنند

چنانکه آب داشتن گوهر و عقیق و آهن
و مثله مقصود از جلا و صفا داشتن آن باشد
(۳) اگر اضافت بچیزهاے دیگر کرده شود
رونق و آبرو داشتن آن چیز است چنانکه
آهی گوید (ع) ندارد روے گل پیش تو
آبے ٭ بپایت ریخت گوئی آبرو را امید آب
(ع) گر درین بحر اعتبارے از هنر میدارد آب
قطرهٔ بے قدر تابش از گهرمی دارد آب ٭
(وله ع) فیض خاموشی بیاد لب کشود نهانش ٭
اے زخود غافل تو بین در غنچه دارد آب گل ٭
(۴) در بعض مواقع آب داشتن چیزے
بمعنی فریب داشتن هم آمده چنانکه از صاحب
تحقیق الاصطلاحات گذشت و سندش از
کلام سلیم بدست آمد (ع) زنهار که از
دکان ایّام ٭ آتش نخری که آب دارد ٭
(۵) آب داشتن بمعناے حقیقی اوست
چون اضافت بسوے چشمه یا چاه و حوض وغیره

کنند - وحید قزوینی گوید (ع) دیدم آن
چشمهٔ هستی که جهانش خوانند ٭ آنقدر آب
کز و دست توان شُست نداشت ٭ ظهوری
(ع) نه‌ها بتف جگر برون رفت ٭ وین طرفه
که گریه دارد آبے (اُردو) (۱) آب رکھنا
بقول امیر باڑھ دار ہونا - رشک (ع)
صفت ظلم مین یکسان ہین ستمگر کم و بیش ٭
آب رکھتی ہے بسان دم شمشیر چھری ٭
(۲) آب رکھنا خوب صاف اور چمکیلا ہونا
(امیر اللغات) (غافل (ع) رکھتے ہین آب
ایسی موتی سے دانت تیرے ٭ مٹی مین
ملگیا ہے جنکی چمک سے ہیرا ٭ (۳)
رونق و آبرو رکھنا - بقول امیر آبرو رکھنا
ذی مرتبہ اور ذی عزت ہونا - (۴) کسی
چیز کا فریب و آمیزش رکھنا - عیب رکھنا
نقص رکھنا - اردو مین اس کا استعمال ہر
ایک موقع کے لئیے خاص ہے -

(۵) پانی رکھنا۔ (آصفیہ) یہ حوض اس قدر پانی نہین رکھتا جس مین نہا سکین۔ (مولف)

آب داشتنِ متاع (مصدر اصطلاحی)

باضافت نون بقول صاحب بحر عجم (۱) غش داشتن آن تا دیگرے را توان فریفت وبقول بہار (۲) متاعے کہ قیمتش زیاد از ارزش کردہ باشند (محمد سعید اشرف ؎) بر کسے نیست فیض گردون را * آب دارد متاع دولابی * مولف گوید کہ صاحبان بحر عجم و بہار عجم (آب داشتن چیزے) را نہ نوشتہ اند ازینجاست کہ این مصدر اصطلاحی را بلباس خاص گرفتہ اند۔ حقیقت آنست کہ این مصدر خاص در (آب داشتن چیزے) داخل است و اختلافے کہ در معناے صاحب بحر و بہار واقع است تصفیہ آن از سند پیش کردہ بہار بحق صاحب بحر عجم میشود اردو متاع کا کھوٹ رکھنا۔ متاع کھوٹی ہونا متاع جعلی ہونا۔ مال کھوٹا ہونا۔ مال کھرا نہ ہونا۔

آب داشتنِ مجلس (مصدر اصطلاحی)

باضافت نون۔ رونق داشتن مجلس۔ بہار این مصدر اصطلاحی را در نفی ذکر می کند یعنی (آب نداشتن مجلس) را کنایہ از رونق و وصف نداشتن آن می گوید سندے کہ از خواجہ شیراز بہم رسیدہ در نفی است و آن مستلزم آن نیست کہ این مصدر را در نفی ذکر کردہ شود (؎) مخمور جام عشقم ساقی بدہ شرابے * پر کن قدح کہ بے مے مجلس ندارد آبے * در راے مولف این مصدر خاص ہم از معناے (۳) (آب داشتن چیزے) متعلق است (اردو) مجلس کا رونق رکھنا۔ مجلس مین رونق ہونا۔ مجلس رونق دار ہونا۔ نفی میں مجلس بے رونق ہونا۔

آبِ داغ (اصطلاح) بقول صاحب بحر عجم باضافت ثالث (۱) آبیکہ بسیار گرم باشد و آنرا جوش دادہ باشند (۲) یا آنکہ سنگے یا آہنے گرم کردہ دران انداختہ باشند (۳) و بدون اضافت داغے کہ از آب افتد (وحید ۵ا) ہمچو آب داغ از آمیزش ماسوختست * ہرکہ بعد از آشنائی با تو مارا دیدہ است * (صائب ۹ا) از سیاہی تازہ گردد آبداغ زندگی * شد خمار چشم لیلی بیش از آہو مرا * (اُردو) (۱) کھولتا ہوا پانی (۲) تاو دیا ہوا پانی (۳) پانی کا دھبّا۔ پانی کا داغ

آبدان (اصطلاح) بلا اضافت بقول صاحب بحر عجم (۱) زمین پستے کہ آب باران دران جمع شود (۲) ظرف آب (۳) آبگیر کہ تازی آن غدیر است (۴) مُخفّف آبادان (۵) شانہ آدمی وحیوانات (طالب آملی ۵ا) ازجے ناخوردہ از دست نسیم * موج بدمستی کند در آبدان * (صائب ۲ا) آب باران خور صدف کرد ازگاہ تشنگی * ماہی آسا ہیچ آب از آبدان کس مخور * (سعدی ۹ا) فتد تشنہ در آبدان عمیق * کہ داند کہ سیراب گردد غریق * (اُردو) وہ نشیبی مقام جسمین بارش کا پانی جمع ہو۔ (مُذکر) (۲) پانی کا ظرف (مُذکر) (۳) تالاب (مُذکر) (۴) آبادان کا مُخفّف اُردو میں آبادان مستعمل ہے۔ دیکھو (آبادان) (۵) شانہ (مُذکر)۔

آب داند کہ آبادی کجاست (مثل) بقول صاحب خزینۃ الامثال این مثلے است کہ فارسیان زنند مقصود این است کہ آب را با آبادی تعلق است و آبادی بے آب باقی نماند کسے کہ از حقیقت چیزے آگاہ و تعلق بدان داشتہ باشد در موقع اظہار تعلق و آگاہی او این مثل می زنند اُردو دائی سے پیٹ چھپ نہین سکتا۔ کوتوال کا

پیادہ شہر کا بھیدی - مردار کی حالت گیدڑ
جانے - یہ تینون مثل دکن مین مستعمل ہین
صاحب محاورات ہند نے (دالی کے پیٹ
چھپانا) - لکھا ہے جو اول الذکر مثل کا مصدر ہے

(٧٧) **آب در آب ریختن** (مصدر اصطلاحی -)

متعلق است از اصطلاح عام کہ آب در چیزے
یا بچیزے ریختن و کردن باشد - آب در آب
ریختن آبرو را کم کردن است - چون آب
در شیر ریختن و آب در بادہ کردن کہ خاصیت
شیر و بادہ را کم میکند و این کلیہ باشد کہ در ہر
چیز کہ آب داخل کنند اثر آن کم میشود و مجازاً
بمعنی وغلے بکار بردن ہم و این مخصوص است
از مصادر خاص کہ می آید (بیدل ع)
بتاراج جنون دادم چہ ہستی و چہ فرہنگش ٭
در آبش ریختم آبے کہ آنہم می کند تنگش ٭ (اردو)
آبرو گھٹانا - آبرو کم کرنا - محاورہ اردو مین
آبرو پر پانی پھیر دینا بھی کہا جاتا ہے جس سے
عزت و آبرو مٹانا مراد ہے (ناسخ ع) دے
گھٹا کو نہ مرے دیدۂ تر سے نسبت ٭ آبرو
میری نہ ہم چشمون مین اے یار گھٹا ٭ (فقرہ
امیر اللغات) کسی کا کیا قصور تمہارے چال
چلن نے تمہاری آبرو کم کر دی "۔

(٧٨) **آب در آتش افگندن** (مصدر اصطلاحی)

سرد کردن آتش است زباندانان حال
تصدیق این محاورہ می کنند و سندش از
کلام نظامی من وجہ توان گرفت کہ گفتہ است
(ع) اگر سایہ بر آفتاب افگند ٭ در آن چشمۂ
آتش آب افگند ٭ ظاہر است کہ از چشمۂ آتش
آفتاب مراد است - شاعر گوید کہ اگر ممدوح ما
سایہ بر آفتاب افگند آب و تابش باقی نماند و آتش
او سرد شود - اگر ہمین شعر در سند (آب در چیزے
افگندن) آوردہ شود در آنحال کنایہ از
رونق دادن باشد کہ می آید - (اردو)
آگ بجھانا - آگ ٹھنڈی کرنا - (کیف ع)

آتش عشق کو رو رو کے کیا ہے ٹھنڈا ٭
اب پڑی بھی جو جلاے تو بلا جلتی ہے ٭۔

(۹۷) **آب در آتش زدن** (استعمال) سرد کردن آتش است و کنایہ از تسکین دادن ہم چنانکہ نورالدین ظہوری گوید (ع) آبے زند ز باد ظہوری در آتشش ٭ سرمست تر شود چو شرابش نمی دہند ٭ (اردو) آگ بجھانا۔ دونوں معنوں میں (امیر اللغات)

(۹۸) **آب در آتش کردن** (استعمال) مرادف ماضیہ چنانکہ ظہوری گوید (ع) چندانکہ بادمی بردم خاک مے شود ٭ در آتش آنقدر کہ توان آب می کنم ٭۔

آب در بادہ کردن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار (۱) کنایہ از دغلے بکار بردن مولف۔ گویدکہ این اصطلاح خاص ہم متعلق است از اصطلاح عام (آب در چیزے کردن و ریختن) کہ می آید درے مولف (۲) آب در بادہ کردن کنایہ باشد از کم کردن نشہ آن (والہ ہروی ع) از گریہ ام زمانے چشمش ز فتنہ ماند ٭ بدمست را تلافیست در بادہ آب کردن ٭ (اردو) (۱) دغا دینا۔ دغا کرنا۔ دھوکا دینا (۲) شراب میں پانی ملا دینا۔ نشہ کو کم کرنا۔

(۱۰۰) **آب در پوست افگندن** (مصدر اصطلاحی) مرادف آب بپوست افگندن است کہ گذشت (ظہوری رباعی) این انبہ حلاوت آب در پوست فگند ٭ پُرخشک است ز تازہ مغزیش لذت قند ٭ در دفع گزند تلخکامی حرزے ٭ از ریشۂ او ببازو ذائقہ بند ٭

(۱۰۱) **آب در پے کسے ریختن** (مصدر اصطلاحی) مرادف آب از پے ریختن است (یحیی کاشی رباعی) آنانکہ بدامان حیات آویزند ٭ مردن سفریست چند از ان بگریزند ٭ اشکے کہ بریزند

عزیزان در مرگ ٭ آبے است کہ در پے
مسافر ریزند ٭ ۔

(۱۰۱) **آب در پیمانہ کردن** (مصدر اصطلاحی)

کنایہ از دور شراب کردن و شراب نوشیدن
است چنانکہ غنی گوید (ع) دائم از مستی
غنی در رقص چون دولاب باش ٭ گر نباشد
می توان کرد آب در پیمانہ ہا ٭ (۲) بعض از
زباندانان عجم گویند کہ از (آب در پیمانہ کردن)
گریستن مراد است درینصورت مقصود شاعر
این باشد کہ اگر مستی و رقص نباشد آب در
پیمانہا کن یعنی گریہ وزاری کن (اردو) شراب
پینا (۲) رونا ۔

آب در جامۂ کسے ریختن (مصدر اصطلاحی)

صاحب فرہنگ انندراج بحوالہ بہار گوید کہ
کنایہ از سراسیمہ و مضطرب گردانیدن باشد و
بہار ذکر این نمی کند بلکہ بہ ہمین معنی (آب در
زیر جامہ خواب کسے ریختن) می نویسد کہ آیا
قائل سندے پیش نہ کردہ است و از نظر
مولف ہم نگذشت (اردو) پریشان کرنا

آب در جگر (اصطلاح) بقول صاحب
شمس اللغات کنایہ از تونگری چنانکہ سلمان
ساوجی گوید (ع) با آنکہ آب در جگرم نیست
ہر شبے ٭ باشد خیال روے توام میہمان
چشم ٭ (۲) و در معنی حقیقی ہم استعمال این
بنظر آمد (ظہوری ع) برائے گریہ دیگر در
جگر آبے نمی بینم ٭ اگر بس نیست باید فکر دیگر
گریۂ ما را ٭ (۳) بیمارے کہ در استسقاے
زقی مبتلا باشد (بیدل ع) ز وصل گلرخان
نتوان کنار عافیت جستن ٭ کہ در آغوش
گل چون در جگر آبست شبنم را ٭ (اردو)
(۱) تونگری دولت مندی (مونث) (۲) خون جگر
دیکھو آصفیہ مین خون جگر پینا) (۳) استسقاے
زقی (آصفیہ) (مذکر)

آب در جگر بودن (مصدر اصطلاحی) (۱۰۲)

لازم آب درجگر داشتن باشد چنانکہ آقائی
نیشاپوری گوید (ع) ز اسودگیست گر بودت
پیرہن درست * از خامی است گر بودت
آب درجگر * (اردو) تونگر ہونا۔ مالدار ہونا۔

آب درجگر دارد (مقولہ) بقول صاحب
برہان جامع۔ مست است و تونگر مؤلف
گوید کہ این مشتق است از (آب درجگر داشتن)
کہ می آید (اردو) مدہوش ہے مست ہے۔
مالدار ہے۔ تونگر ہے۔

آب درجگر داشتن (مصدر اصطلاحی)
بقول بہار تونگر گشتن و استطاعت و مایہ
داشتن (۲) بقول صاحب بحر عجم مست شدن
ہم (صائب ع) روزیِ خونین دلان
از غیب صائب می رسد * لعل اگر در سنگ
باشد در جگر می دارد آب * (اردو) مال
رکھنا۔ مالدار ہونا۔

آب درجگر ندارد (مقولہ مشتق از اصطلاح
ماضیہ و منفی (آب درجگر دارد) صاحب
بحر عجم ذکر این می کند فارسیان چون کسی را
مفلس بینند گویند کہ آب درجگر ندارد (ظہوری
ع) آلودگان کہ آب ندارند در جگر * دریا
بآب دیدہ نشست و شو کنند (اردو) مفلس ہے

آب درجگر نگذاشتن (استعمال) بقول بہار
کنایہ از کمال نکبت و افلاس است مؤلف
گوید کہ معنی مصدری را انیقدر اجمال نشاید (آب
درجگر نگذاشتن۔ تونگر نداشتن۔ و محتاج کردن
(صائب ع) نگذاشت آب درجگرم آہ آتشین
در برگ گل ز تندی آتش گلاب سوخت *
مقصود مصرع اول انیست کہ آہ آتشین مرا
نگذاشت کہ تونگر و مستطیع باشم۔ استطاعت
مرا برد و مرا مفلس کرد۔ (اردو) مالدار۔ دولتمند
تونگر نہ رہنے دینا۔ دیکھو (رہنے دینا) آصفیہ۔
(فی البدیہ نظم طبا طبائی ع) ہمت نے مالدار
نہ رہنے دیا مجھے * سمجھو کہ ہاتھ آگئی دولت گئی یعنی

آب در جگر نماندن (استعمال) بقول بہار مرادف ماضیہ مؤلف گوید کہ لازم و متعدی ہر دو یکسان نباشد۔ این لازم است و مصدر ماضیہ متعدی۔ کنایہ است از مفلس بودن و تونگری باقی نماندن چنانکہ بابا فغانی گوید (ع) نماند در جگرم آب و این سیہ چشمان ٭ ہنوز ازین دہ ویران خراج می طلبند ٭ (اردو) محتاج اور مفلس ہو جانا۔ دولت باقی نہ رہنا۔

آب در جنس کردن (مصدر اصطلاحی) (۱) بقول بہار قیمت زیادہ از ارزش گفتن (ملا رونقی ہمدانی ع) بگریہ گفتمش اے گل ولم بہیچ بخر ٭ بخندہ گفت کہ در جنس خویش آب کنم ٭ (۲) مؤلف گوید کہ آب داشتن متاع کہ گذشت متقاضی آنست کہ (آب در جنس کردن) کنایہ باشد از نقصان رساندن و کم قیمت کردن جنس نہ قیمت زیادہ از ارزش گفتن و این مرادف (کالا آب کردن است) و بہار معنی کالا آب کردن را ہم۔ قیمت زیادہ از ارزش گفتن نوشتہ و مؤلف برابا آن ہم اتفاق نیست و سندے کہ (برائے کالا آب کردن) بدست آمدہ تائید رائے مؤلف می کند و ہو ہذا (نادم گیلانی ع) بہا کم است جگر گوشہ ہائے اشک مرا ٭ کہ گفتہ بود کہ کالائے خویش آب کنم ٭ یعنی از ماست کہ بر ماست (اردو) (۱) مال سے زیادہ مول کہنا۔ مالیت سے زیادہ دام کہنا۔ (۲) اردو میں آب رسیدہ شے سے وہ شے مراد ہے جو بھیگ کر خراب ہو جائے (امیر اللغات) اس کا مصدری استعمال۔ کسی چیز کو بگاڑ دینا۔ نقصان پہنچانا۔ ضائع کرنا۔

آب در جو / **آب در جوے** (اصطلاح) بقول صاحب بحر عجم دولت و فرمان دہی (۲) و بمعنی کامیاب نیز (امیر خسرو ع) اے دیدہ بسوز من بنجشائے ٭ کامرون

ترا است آب درجو ۔ (اردو) مالداری ۔ حکومت ۔ کامیابی ۔ (مونث)

آب درجوے آمدن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب برہان کنایہ از آمدن دولت رفتہ باشد (۲) و بقول صاحب بحر عجم آمدن دولت است ۔ مخفی مباد کہ (آب رفتہ بجو آمدن) و (آب رفتہ بجو باز آمدن) بسند صاحبان لغت و کلام متقدمین کنایہ باشد از آمدن دولت رفتہ بعد از فقر و ظاہر است کہ در اول الفاظ (آب رفتہ) و در دوم الفاظ (باز آمدن) برین معنی مرادے دلالت می کند پس ۔ (آب درجو آمدن) را کہ صاحب برہان مرادف ہر دو مصادر ما بعد الذکر قرار داد است قابل تسلیم نیست ۔ مولف ۔ را با صاحب بحر عجم اتفاق کلی است (اردو) (۱) گئی ہوئی دولت ہاتھ آنا ۔ سند کے لیئے دیکھو آب در جگر نگذاشتن ۔ (۲) دولت آنا دولت ملنا ۔ نصیب جاگنا ۔ نصیب پھرنا اقبال یا ور ہونا (آصفیہ) (آتش ؎) ایک شب بلبل بے تاب کے جاگے نہ نصیب ٭ پہلوے گل مین کبھی خار نے سونے نہ دیا ٭ (منتہی ؎) ہین اپنے ہی زلف و رخ پہ مائل خیال انکو ہو کیا کسی کا ٭ بس اندنون سر چڑھا ہے شانہ نصیب جاگا ہے آرسی کا (مومن ؎) اُسنے نامہ لکھا نصیب پھرے ٭ نامہ بر کیا پھرا نصیب پھرے ٭ نصیب لڑنا اور نصیبا جاگنا نصیبا چمکنا بھی کہتے ہین (آصفیہ) اقبال بلند ہونا ۔ اقبال چمکنا بھی کہا جاتا ہے ۔ (امیر اللغات) (ظفر ؎) نے مال سے نے زر سے نہ تدبیر سے چمکے ٭ چمکے اگر اقبال تو تقدیر سے چمکے ٭

آب درجو یا ربودن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب فرہنگ انند راج ۔ صاحب

دولت و اقبال بودن - سندش مطابق
نیست ولیکن از کلام حزین اصفهانی استعمال
این یافته میشود (ع) جان حزین مسکین از
فقر زندگے یافت * آب حیات باشد در جویبار
درویش * مُولّف - گوید که اگرچه درین سند استعمال
همین مصدر شده است ولیکن معنی حقیقی
دارد نه معنی اصطلاحی و غیر از صاحب انند دیگر
کسے ذکر این مصدر نکرده (اُردو) صاحب
اقبال هونا - دولتمند هونا -

آب در جویبار کردن (مصدر اِصطلاحی) -
بقول صاحب فرهنگ انندراج صاحب
دولت و اقبال کردن - سندے که از کلام
صائب پیش می فرماید آب در جویبار گردیدن
راست - (اردو) دولتمند بنانا - مرتبه عطا کرنا

آب در جویبار گردیدن (مصدر اِصطلاحی)
بقول بهار مرادف آب در جویبار بودن -
(صائب ع) حلالش باد هر آبے که مے نوشد
درین گلشن * چو تاک آنکس که گردد آب مے
در جویبار او * مُولّف - گوید که درین سند
مقصود از (آب در جویبار گردیدن) استغنا
از سیرابی است یعنی محتاج سیرابی نبودن چنانکه تاک
فطرةً گردش آب در شاخ و بن دارد - کنایةً
استغنا از دولت و مال هم توان گرفت -

آب در جوے باز در آمدن (مصدر (۱۰)
اصطلاحی) مرادف آب در جوے آمدن چنانکه
خسرو گوید (ع) آنکه کشتی بخشک می راندم *
باز در جوے من در آمد آب * -

آب در جوے بودن (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب بهار عجم مرادف آب در جویبار گردیدن
بهار - سندے که پیش می کند از ین مصدر اصطلاحی
غیر متعلق که در (آب بجوے تست) گذشت -

آب در جوے تست (مقوله) بقول
صاحب برهان جامع - بخت و دولت و حکم
بدست تست (اُردو) دیکھو آب بجوے تست

آب در جوے داشتن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب ناصری صاحب دولت و اقبال و بخت و جوانی وجمال باشد- مولف گوید کہ مرادف آب در جو بار داشتن است

آب در جوے کسے راندن (مصدر اصطلاحی)

بہار این را (آب در جوے راندن) گوید و بقولش مرادف آب در جو بار کردن است مُولّف گوید کہ (آب در جوے کسے راندن) مرادف (آب را در جوے کسے راندن است) و کنایہ از تخصیص کارے بکسے است چنانکہ مولوی معنوی فرمودہ (ع) راند حق این آب را در جوے تو* آفرین بر دست و بر بازوے تو* یعنی حق تعالی شانہ این کار را برائے تو خاص کردہ و این ناموری را بتو مخصوص گذاشتہ و آفرین مصرع ثانی موید ہمین معناست (اُردو) کوئی بات کسی کے حصہ مین ہونا جیسا کہ اردو کا محاورہ ہے کہ ماشا اللہ یہ شعر آپ ہی کے حصہ مین تھا یا یہ فتح آپ ہی کے حصہ مین تھی-

آب در جوے نماندن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب بحر عجم- رفتن دولت و زوال اقبال باشد (جامی ع) چونکہ چشمم زخیال رخت آباد ان بود* تا تو رفتی زنظر آب درین جوے نماند* (اُردو) اقبال جاتا رہنا- اقبال باقی نہ رہنا- اقبال سدھارنا- (منظر ع) دلربا موڑ گیا منھ یہ دل آزار آیا* اُدھر اقبال سدھارا اِدھر ادبار آیا-

آب در جوے نماندہ (مقولہ) بقول صاحبان شمس اللغات و برہان- دولت باقی نماندہ اگرچہ این مشتق از مصدر ماضیہ باشد ولیکن مقولہ عجم است- چون کار بفلاکت رسد- استعمال این می کنند (اُردو) ادبار چھا گیا- ادبار آگیا- (سند کے لئے دیکھو اصطلاح ماضیہ

آب در چشم نبودن (مصدر اصطلاحی)- مرادف آب در دیدہ نبودن کہ کنایہ از بے شرم

وبے حیا بودن است چنانکہ صاحب صرفی
بذیل (آب دردیدہ نبودن) گوید (قطعہ)
حکیمان جہان گویند یک رگ * زکون پیوستہ
باشد تا بدیدہ * ہر آنکس را کہ نبود آب در
چشم * یقین میدان کہ آن رگ شد بریدہ * (اردو)
آنکھ مین پانی نہ ہونا۔ آنکھ مین حیا نہ ہونا آغا حجو
(ع) کہتے ہین رندون کو یہ منع شراب *
زاہدون کی آنکھ مین پانی نہین * (امیر ع)
نہ محبت ہے دلون مین نہ حیا آنکھون مین *
یہ صنم تو نے بنائے ہین خدا یا کیسے *۔

آب درچشم ندارد (مقولہ) بقول صاحب
بحر عجم۔ بے حیاست (اردو) آنکھ کا پانی
مرگیا ہے۔ بے شرم و بد لحاظ ہے (اسیر ع)
مجھکو دیکھا تو بولے تو نہ موا * مرگیا تیری
آنکھ کا پانی *۔

(۵۰۱) **آب درچشم ماندن** (مصدر اصطلاحی) بے
نور و بے رونق شدن چشم است چنانکہ نظیری
نیشاپوری گوید (ع) از سیہ چشمان ہند بے
آب درچشمت نماند * آبریزان میشود در یزد
چشمے آبدہ (اردو) آنکھ کا بے نور اور بے
رونق ہونا۔

آب درچشمۂ آتش افگندن (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب بحر عجم بے رونق و بے صفا
گردانیدن و بقول بہار (۲) کنایہ از سرد کردن
آن چشمہ را۔ **مؤلف**۔ گوید کہ چشمہ آتش کنایہ
از آفتاب است صاحب بحر عجم بجاے خود
ذکر این می فرماید وظاہر است کہ رونق چشمۂ ان
آب باشد پس آب درچشمۂ آتش افگندن آفتاب
را رونق دادن است چنانکہ نظامی گوید (ع)
اگر سایہ بر آفتاب افگند * دران چشمۂ آتش
آب افگند * یعنی آفتاب را رونق می دہد
پس راے **مؤلف** در عکس راے صاحب
بحر عجم است یعنی (آب درچشمۂ آتش
افگندن) کنایہ از رونق دادن آن است

واین در مصدر اصطلاح عام (آب در چیزے
افگندن) داخل باشد (۲) اگر از چشمه قطع
نظر کرده (آب در آتش افگندن) را مصدر
اصطلاحی قرار داده شود معنی آن سرد کردن
آتش است وهمین معنی درین کتاب مصدرے
خاص بجاے خود قائم و سندش از همین شعر
گرفته شده - ولیکن این درست نیست که
درین مصدر اصطلاحی لفظ چشمه را داخل کنیم
و از سرد کردن آن چشمه کنایه گیریم - چنانکه
بهار می گیرد - (اُردو) (۱) بے رونق کرنا
رونق مٹانا (۲) چشمه آتش کو سرد کرنا -
مؤلّف کی راے کے مطابق (۱) آفتاب
کی رونق بڑھانا (۲) آگ بجھانا -

(۱۰۱) **آب در چیزے افگندن** (مصدر اصطلاحی)

صاحبان لغت ازین مصدر عام کناره گرفته
از مصادر خاص بحث کرده اند استعمال آب
در چیزے افگندن و ریختن و کردن بر سه نوع است
(۱) آب در ظرف آب افگندن معنی
حقیقی راست چنانکه در حوض یا صراحی
افگندن - (۲) آب در چیزے بدین ضرورت
افگندن که مقدار آن چیز زیاد شود یا رقیق
شود و اثر آن چیز کم گردد چون آب افگندن
در شیر یا در باده یا در شربت وغیره ذلک که
نتیجه آن در بعض مواقع تا بدغل و ناراستی
میرسد - (۳) آب در چیزے افگندن - رونق
دادن آن چیز است چنانکه آب در چشمه
آتش افگندن (اردو) (۱) پانی بھرنا بقول
صاحب فرہنگ آصفیه کسی چیز مین پانی ڈالنا
(۲) پانی ملانا (۳) رونق بڑھانا - رونق دینا -

آب در چیزے بودن (مصدر اصطلاحی)

بقول بهار کنایه از مغشوش وغیر خالص بودن
چیزے بسبب دغلے - مؤلّف گوید که
این لازم اصطلاح ماضیه باشد و بر سه
نوع استعمال حاوی که در متعدی این گذشت

عجب است کہ بہار این را از یک معنی
مخصوص می کند۔

آب در چیزے ریختن (مصدر اصطلاحی)
مرادف آب در چیزے افگندن است

آب در چیزے کردن (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب بحر عجم دغل و ناراستی بکار
بردن (۲) و بقول صاحب سروری کنایہ
از گران فروختن ہم مؤلف گوید کہ مرادف
آب در چیزے افگندن است کہ ادعاے
صاحب بحر دران داخل است۔ وصاحب
سروری کہ معنی تازہ پیدا کردہ است تعمیم
را نشاید و عجب نیست کہ از اصطلاح خاص
(آب در جنس کردن) و (آب در کالا کردن)
این معنی را پیدا کردہ۔ مؤلف با او اتفاق
ندارد و او از سند ساکت۔

آب در حلق شکستن (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب بحر عجم گرہ شدن آب در حلق
و بقول بہار کنایہ از بند شدن آب در گلو
یعنے آب در مجراے نفس رود و نفس تنگی کند
(مرزا طاہر وحید ؎) بدیدہ گریۂ من شد گرہ ز
حسرت یار ٭ بدان طریق کہ در حلق تشنہ
آب شکست ٭ (اُردو) اُچّھو ہونا۔ گلے
مین پھندا پڑنا۔ بقول آصفیہ سانس لینے
کی نلی مین پانی یا کسی اور چیز کا اٹکجانا۔
جس سے ایک قسم کی کھانسی سی اُٹھے
(صبا ؎) بادہ نوشی مین جو زلفِ یار کا
ذکر آگیا ٭ حلق مین ایسا پڑا پھندا ہوا اچھو
مجھے ٭ بقول امیر اُچھو لگنا بھی کہتے مین
(فقرہ امیر) دوا پیتے وقت ایسا اچھو لگا
کہ مین بے چین ہوگیا،، دلّی مین بقول امیر
اُچّھو آنا بھی کہا جاتا ہے۔ (نکہت ؎
سخت جانی سے نہ دم لب پہ جفا جو آیا ٭
پیتے ہی آپ دم تیغ کو اُچّھو آیا ٭

آب در حلق گرہ شدن (مصدر اصطلاحی)

بقول بہار مرادف ماضیہ۔ سندش متعلق از اصطلاح آیندہ۔

(۱۰۵) **آب در حلق گرہ گشتن** (مصدر اصطلاحی) بہ تحقیق مؤلف مرادف آب در حلق گرہ شدن و شکستن چنانکہ ظہوری گوید (ع) در حلق خضر گشتہ گرہ آب حسرتے * دانستہ است مردنم از آرزوے کیست *

آب در حلق شکستن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم مرادف آب در حلق شکستن۔ بہار ہم ذکر این میکند (کلیم شفائی ع) در بزم عیش جام طرب نوش کا خوش در حلق بدسگال توچون استخوان نشست *

(۵۰) **آب در دفتر پیدا شدن** (مصدر اصطلاحی) کنایہ از آب رسیدن دفتر و ضائع شدن آن چنانکہ ناصر علی گوید (ع) علی شعرم با یران می برد شہرت ازان ترسم * کہ صائب خون بگرید آب در دفتر شود پیدا * (اردو) دفتر کا آب رسیدہ ہونا

آب در دل شدن (مصدر اصطلاحی) صاحب بحر عجم سرور و انتعاش در دل پیدا شدن مؤلف حقیر گوید (ع) لب آتش فشان از منع فریاد م نزند آبے * بجاے سوز نالہ آب شد ضبط فغان در دل * مخفی مبادکہ کلام ہندیان سند استعمال نباشد ولیکن طرز استعمال را نشان دہد کہ خالی از فائدہ نیست (اُردو) خوش دل ہونا۔ دل میں سرور پیدا ہونا۔

آب در دہان آمدن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار مرادف آب بدہان آمدن باشد (قاضی نوری اصفہانی ع) مریض عشق توزاہر اجل چنان نوشد * کہ از تصور آن آب در دہان آید *۔

آب در دہان گردیدن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم مرادف آب بدہان گردیدن است (فغانی ع) چنان پیالہ

درو ی کشان لبالب شد ؛ کہ خاک راز
هوس آب در دهان گردید ؛

(۱۰۹) **آب در دهان گشتن** (مصدر اصطلاحی)

مرادف آب بدهان گردیدن باشد چنانکہ غنی گوید (ش) دیدنا سرگشتگی ہاے مراد بحر عشق ؛ آب می گردد ز خواہش در دہان گرداب را ؛ (باقر کاشی ش) ترا ز تاب مے ہر گہ بگیرد لب زبان گردد ؛ مرا از لذت آن آب حسرت در دہان گردد ؛-

(۱۱۰) **آب در دہن آمدن** (مصدر اصطلاحی)

مرادف آب بدہان آمدن باشد چنانکہ در کلام اوحدی یافتہ شد (ش) چہ آب در دہن آید نبات را ز لب او ؛ اگر بکام رسد ذوق آن دہان چو قندش ؛-

(۱۱۱) **آب در دہن گردیدن** (مصدر اصطلاحی)

مرادف آب بدہان گردیدن چنانکہ صائب گوید (ش) دران گلشن کہ آید در سخن لعل گہر بارش ؛ ز شبنم آب حسرت غنچہ ہا را در دہن گردد ؛

آب در دیدہ داشتن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب بحر عجم حیا کردن - صاحب فرہنگ انجمن آراے ناصری ہین مصدر اصطلاحی را در منفی (آب در دیدہ نداشتن) نوشتہ کہ کنایہ از بے شرم و بے حیا شدن است (اردو) آنکھ جھکانا - حیا کرنا - شرمانا (بحر ش) ہم ہین خاموش ادہر آنکھ جھکا ہے وہ ادہر ؛ یار سے سابقہ پہلا ہے ملاقات نئی ؛ آنکھ مین شرم ہونا - بھی کہتے ہین (مثل) آنکھ مین شرم ہو تو جہاز سے بھاری ہے - (امیر اللغات) (میر ش) ہو شرم آنکھ مین تو بھاری جہاز سے ہے ؛ مت کر کے شوخ چشمی آشوب سا اٹھاؤ ؛

آب در دیدہ سوختن (مصدر اصطلاحی)

خشک شدن اشک و بند شدن آن چنانکہ

محتشم کاشی گوید (ے) خواستم پیش رُخش
چہرہ بشویم بسرشک * آب در دیدہ ام از
گرمی آن طلعت سوخت * (اردو) آنسو
پی جانا - بقول امیر ایسا ضبط کرنا کہ آنسو آنکھ ہی
مین خشک ہو جاوین - آنسو سوکھ جانا -
آنسو خشک ہو جانا بھی کہتے ہین - (قلق ے)
آنسو آنکھوں مین گاہ بھر لانا * خوف سے مارے
گاہ پی جانا * (میر حسن ے) زمین مین سمایا
تحیر سے آب * گئے سوکھ آنسو کنوین کے
شتاب * -

(۱۱۱) **آب در دیدہ گردانیدن** (مصدر اصطلاحی)
مرادف آب بچشم گردانیدن است چنانکہ درویش
آملی گوید (ے) چون زور دکوہکن در بیستون
گرید سحاب * صورت شیرین بگرداند روان
در دیدہ آب * مخفی مباد کہ در مصرع ثانی
روان بمعنی فی الحال است -

(۱۱۲) **آب در دیدہ گردیدن** (مصدر اصطلاحی)
مرادف آب بچشم گردیدن باشد چنانکہ غنی گوید
(ے) کامیاب از جام وصلت غیر و من از
رشک داغ * آب می گردد مرا در دیدہ
او را در دہان * وہم برین قیاس است
آب اندر دیدہ گردیدن چنانکہ صائب گوید
(ے) خیال روی تو تا در کدامین سینہ
میگردد * کہ آب حسرت اندر دیدہ آئینہ
می گردد * -

(۱۱۳) **آب در دیدہ گذاشتن** (مصدر اصطلاحی)
پیدا کردن قضا و قدر با چشم پر آب - و آب
در دیدہ پیدا کردن (شیخ شیراز ے) بگذاشتند
مارا در دیدہ آب حسرت * گریان چو در
قیامت چشم گناہ گاران * (اردو)
قضا و قدر کا - آبدیدہ پیدا کرنا -

(۱۱۴) **آب در دیدہ گشتن** (مصدر اصطلاحی) مرادف
آب دیدہ گردیدن چنانکہ علوی موگوید (ے)
از مہر تو آتش بدل خام است * و زشوق تو

آب گشتہ در دیدہ طاس ۔

آب در دیدہ ندارد (مقولہ) بقول صاحب
بحر عجم مرادف آب در چشم ندارد ۔ بہار ہم ذکر
این می کند ۔

آب در زیر جامۂ کسے ریختن (مصدر
اصطلاحی) بقول صاحب فرہنگ انندراج
مضطر و سراسیمہ کردن ۔ مؤلف ۔ گوید کہ سراسیمہ
کردن کسے را ۔ صاحب انند این مصدر اصطلاحی
را بحوالہ بہار می نویسد و در بہار عجم (آب در
زیر جامہ خواب کسے ریختن) است مؤلف
را سندے بدست نیامد و صاحب انند سندے
کہ پیش کردہ ۔ (آب بزیر کسے سر دادن) است
کہ گذشت ۔ (اُردو) پریشان کرنا ۔ بے قرار کرنا ۔

آب در زیر جامۂ خواب کسے ریختن
(مصدر اصطلاحی) بقول بہار مرادف ماضیہ

آب در سبد کردن (مصدر اصطلاحی) بقول
صاحب بحر عجم ارتکاب امر بیہودہ بے فائدہ
نمودن (ظہوری ے) آورد نہال بیخودی
بار ۔ صبر آمد و آب در سبد کرد ۔ این مرادف
(آب بپرویزن پیمودن) است

آب در سراب خوردن (مصدر اصطلاحی) (۱۱۹)
ضبط تشنگی کردن و آب نخوردن چنانکہ ظہوری
گوید (ے) از ظہوری است تشنگی سیرابؔ
کہ چو من در سراب آب خورد ۔ (اُردو) پیاس
مارنا ۔ بقول آصفیہ تشنگی کی برداشت کرنا ۔

آب در سر آمدن (مصدر اصطلاحی) بقول
بہار بسر وقت کسے رسیدن کہ مرادف آب
اندر سر آمدن باشد سندے کہ بہار پیش ہمکند
(آب اندر سر آمدن) است کہ گذشت ۔

آب در سر دارد (مقولہ) بقول صاحب
بحر عجم ضعیف و گداز است (۲) مؤلف
گوید کہ آب در سر مرضے است و مبتلاے آن
ہمین مقولہ صادق می آید کہ بیمار این مرض خیلے
ناتوان می باشد و عجب نیست کہ ماخذ این

ہمان مرض باشد (اُردو) ضُعف دماغ رکھتا ہے (۲) سر مین پانی آگیا ہے

آب در شراب کردن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار مرادف آب در بادہ کردن (ابو طالب کلیم ؎) باہمہ دریا کشی مستی نمی دانم کہ چیست؛ گر از لبس بے تو آہم در شراب ناب کرد۔ مُولّف گوید کہ (آب در شراب کردن) متعلق است از مصدر عام (آب در چیزے کردن) کہ گذشت

آب در شکر دارد (مقولہ) بقول صاحب بحر عجم گداز و ناتوان۔ مُولّف۔ گوید کہ این مشتق باشد از مصدر اصطلاحی کہ می آید۔ (اردو) گُھل گیا ہے۔ مضمحل ہو گیا ہے (مصحفی ؎) غم مین تیرے راحت و آرام سے جاتے رہے؛ گُھل گئے ایسے کہ ہم ہر کام سے جاتے رہے؛

آب در شکر داشتن (مصدر اصطلاحی) صاحب فرہنگ انجمن آرائے ناصری گوید کہ می گدازد و شکر در آب دارد۔ کنایہ از گداختن است۔ مُولّف این کتاب عرض می کند کہ (می گدازد و شکر در آب دارد) معنی مصدری نیست (بیدل ؎) شرم بے وردی پری در طبع مینا پرورد؛ تا تہی از نالہ شد نے در شکر می دارد آب؛ (اُردو) گُھلجانا۔ ناتوان ہو جانا۔ سند کے لیے دیکھو مقولہ ماضیہ۔

آب در شیر داخل کردن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم فریب دادن کسے را (اُردو) فریب دینا۔

آب در شیر داشتن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب ناصری کنایہ از اظہار موافقت نمودن و در دل منافق بودن (اُردو) مُنھ پر کچھ اور پیٹھ پیچھے کچھ رہنا۔ مُنھ پر اور پیٹھ پیچھے اور ہونا۔ مُنھ کا میٹھا پیٹ کا کھوٹا ہونا (نصیر ؎) مُنھ پر تو اور ہین وہ اور پیٹھ پیچھے ہین اور؛ مشتاق دیدہ ہووے کون آئینہ رخان کا؛

آب در شیر ریختن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار
مرادف آب در شیر داخل کردن و مؤلف
گوید کہ از (آب در چیزے ریختن متعلق) ابوطالب
کلیم گوید (ع) از و آموخت دل آئین تردنی
کہ می ریزد ز شبنم آب در شیر ٭

آب در شیر کردن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب
بحر عجم مرادف آب در شیر داخل کردن صائب
(ع) اجر یتیمی چہ برین داشت گوش ترا ٭ کاب
در شیر کند صبح بنا گوش ترا ٭

آب در شیشہ کردن (مصدر اصطلاحی) -
بقول خان آرزو رنگیست نیم سبز نباتی مرادف
آب اندر شیشہ - در بعض نسخہ ہائے مطبوعہ
چراغ ہدایت بعوض این (آب اندر شیشہ)
نوشتہ و مؤلف گوید کہ آخر الذکر صحیح باشد -

آب در غربال (اصطلاح) غربال بالفتح
اول ست - صاحب بہار عجم در تعریف این
اصطلاح بر کلام شیخ شیراز قناعت می کند ع
قرار بر کف آزادگان نگیرد مال ٭ نہ صبر در
دل عاشق نہ آب در غربال ٭ مولف
گوید کہ (۱) کار بے نتیجہ و بے فائدہ را (آب در
غربال) توان گفت ولیکن شیخ شیراز استعمال
این در معنی اصطلاحی نکردہ است - و (۲) شرمندہ
و منفعل را ہم کہ قطرہ ہائے عرق انفعال ازو
ریزد - سندش در (آب در غربال کردن)
می آید (اردو) (۱) بے فائدہ اور بے نتیجہ
کام - (۲) آب آب شرمندہ منفعل -

آب در غربال ریختن (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب بحر عجم کار بے فایدہ کردن
است یعنے مرادف آب بپرویزن پیمودن -

آب در غربال کردن (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب بحر عجم مرادف آب بہ پرویزن
پیمودن (محمد علی رایج ع) ناز چون برزند ز روی
آتشین او نقاب ٭ شرم خوبان را ہم برقع
آب در غربال کرد ٭ مؤلف - گوید کہ

(آب بیرون بیہودن) بقول‌ش - ارتکاب امر بیہودہ و بیفائدہ کردن است اگر (آب در غربال کردن) را ہمین معنی مخصوص کردہ شود چنانکہ صاحب بحر عجم می کند معنی شعر لطف خیز نباشد بعضے گویند کہ درین شعر استعمال (آب در غربال کردن) بمعنائے حقیقی باشد - یعنے شاعر برقع را غربال قرار دادہ است کہ قطرہ ہاے آب خجالت از برقع بیرون چکید و فاعل آن شرم است - در راے مؤلف - این شعر سند آب در غربال کردن نباشد بلکہ سند (آب در غربال) است کہ گذشت اندرینصورت جسم خوبان را غربال قرار دادہ شود و از قطرہ ہاے عرق شرم کہ در برقع از بدن شان فرو ریخت - خوبان آب در غربال توان گفت و ہر کہ خوبان را درین حالت آورد - شرم است - خلاصہ شرم سبب بے پردگی خوبان را منفعل کرد پس آب در غربال کردن - عرق ریز کردن - یعنی منفعل کردن ہم میتوان گرفت (اردو) آب آب کرنا - یعنی خفیف اور شرمندہ کرنا بحر ۵
کیا ہے موتیون کو آب آب دانتون نے ✿
کرے گا سیم کو سیماب سیمتن کا رنگ ✿

آب در غربال نگاہ داشتن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب ناصری کنایہ از کار محال و ممتنع و بے فائدہ بسیار عجب است کہ او بہمینمعنی از ہمان کلام شیخ شیراز سند گیرد کہ در (آب در غربال) گذشت - مؤلف - گوید کہ معنی حقیقی الفاظ این اصطلاح تقاضاے آن می کند کہ کنایہ از کار ممتنع و ناممکن کردن است یعنی مرادف (آب از آتش بر آوردن)

آب در کالا کردن (مصدر اصطلاحی) - بقول صاحب بحر عجم چیز زبون را خوب نمودن از راہ فریب تا بنرخ گران فروخت شود و بقول بہار (۲) قیمت زیاد از ارزش گفتن

(سلیم ؎) راستی را کردہ ام سرمایۂ بازار خود ؂ کار آتش می کند آبے کہ در کالا کنم ؂ در رای مؤلف۔ سند۔ مؤید معنی اول است (اُردو) بری چیز کو اچھی ظاہر کرنا۔

آب در گرہ زدن (مصدر اصطلاحی)

(۱) بقول صاحب بحر عجم کار ممتنع را ممکن ساختن (۲) و بقول صاحب فرہنگ انند راج کنایہ از امر لغو کردن (۳) بہار این را قریب بمعنی آب بر ریسمان بستن گوید کہ بقولش تلاش امر محال کردن است۔ (صائب ؎) تا یکے پوشیدہ از ہم صحبتان ساغر زدن ؂ در گرہ تا چند آب خویش چون گوہر زدن ؂ مؤلف گوید کہ کنایہ از ارتکاب امر بیہودہ و بے فائدہ باشد و نتیجہ۔ تلاش امر محال کردن ہم۔ سند صائب معنی اول را مؤید نیست ؂

آب در گریہ کردن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب بحر عجم و بہار کنایہ از گریہ ساختہ کردن یعنی بہ تصنع گریستن (ظہوری ؎) شوق بعلت نکر دمحتنبے ؂ آب در گریہ می کنند بران ؂ مؤلف گوید کہ (گریہ کردن) استعمالے است کہ صاحب بہار عجم معنیش اشک ریختن نوشتہ و از کلام صائب سند ہم آوردہ کہ ممد اوست ولیکن۔ مؤلف را از انحصار این معنی اتفاق نیست چرا کہ گریستن بمعنی فریب دادن و حیلہ نمودن و چاپلوسی کردن ہم آمدہ۔ کذا فی بحر العجم۔ و صاحب بہار گوید کہ گریس بمعنی مکر و حیلہ و فریب و چاپلوس باشد پس بخیال مؤلف۔ گریہ کردن ہم با اشک ریختن مخصوص نباشد بلکہ بر ہمہ معانی گریستن شامل باشد کہ مادہ گریستن و گریہ کردن یکے است و (آب در گریہ کردن) کنایہ باشد از تہمت کردن و ہمین معنی مقصود شاعر ابد استی ادا میکند (اُردو) دیکھو آب بر آتش می بافتہ تہمت کرنا اور غلط مشہور کرنا اور غلط شکایت کرنا۔ تینوں قریب قریب ایک ہیں۔ اُردو میں

رونا۔ شکایت کرنے کے لئے بھی کہا جاتا ہے
ساختگی اور بناوٹ کے معنی فارسی مین لفظ
آب کی شرکت سے پیدا ہوتے ہین کچھ عجب
نہین کہ بہار نے محاورہ اردو کے مطابق
اگریہ ساختہ کردن کہا ہو۔ لیکن یہ معنی اسی
حالت مین صحیح ہو سکتے ہین جب کہ گریہ کردن
کے معنی فارسی مین بھی مثل اردو کے شکایت
کرنے کے ہون۔

آب در گل (مصدر اصطلاحی) کنایہ از آباد و (۱۱۴)
خوش وطراوت در سرشت و نہاد دارندہ (صائب
ع) امید گنج گہر آب در گلم دارد ٭ ز ترکتاز
محبت اگر خراب شدم ٭ (اردو)۔ آباد۔
خوش۔ تر و تازہ۔

آب در گلو شکستن (مصدر اصطلاحی۔)
بقول صاحب بحر عجم گرہ شدن آب در
گلو یعنی مرادف آب در حلق شکستن صاحب
فرہنگ انندراج بذیل (آب شکستن در گلو)
سندے از کلام شاد پیش می کند شاد ع)
یکبارہ نبارد ابر و باران بحیات ٭ تا تشکنند
آب در گلو طفل نبات ٭ **مؤلف**۔ گوید کہ
ازین سند استعمال ظاہر است کہ اگر در آخر
مصرع ثانی لفظ (را) محذوف نگیریم اصطلاح
(آب در گلو شکستن کسے) پیدا می شود۔

(۱۱۵) **آبِ درمیان** (اصطلاح) باضافت تا ثیث لیش
جوے کہ درمیان دو کس یا دو چیز حائل
باشد چنانکہ شیخ شیراز گوید (ع) وقتے در
آبے درمیان دستے و پایے می زدم ٭
اکنون ہمان پنداشتم دریاے نا پایاب
را ٭ (اردو) وہ دریا جو بیچ مین حائل ہے

(۱۱۶) **آب درمیان بودن** (مصدر اصطلاحی)
حائل بودن دریا درمیان دو کس یا دو
چیز چنانکہ خسرو گوید (ع) ہزار بار بکوے تو
بگذرم روزے ٭ اگر ز اشک خودم آب
درمیان نبود ٭ (اردو) ندی یا دریا کا حائل ہونا

آب درمیان داشتن (مصدر اصطلاحی)
بقول بہار مغشوش بودن آب و بتحقیق مؤلف
متعدی از مصدر گذشتہ یعنی حائل داشتن جوے
درمیان - بسیار عجب است کہ بہار - ادعاے
خود را از کلام خالص سند گیرد کہ متعلق بمصدر
(آب درمیان داشتن چیزے) است کہ می آید
خلاصہ اینست کہ - ادعاے بہار آب درمیان
دارد (اردو) دریا یا ندی کا حائل رکھنا محاورہ
اردو مین نہین کہا جاتا بلکہ لازمی معنون ہی
مین مطلب ادا کیا جاتا ہے -

آب درمیان داشتن چیزے (مصدر
اصطلاحی) - بقول صاحب بحر عجم کنایہ از غش
آلود بودنش صاحب بحر عجم ہمان سند بہار را
کہ در اصطلاح ماضیہ ذکر شد سند این می
گرداند و ہو ہذا (ص) ہر کہ گوید کہ بے زبان
سخنش آب درمیان دارد* (اردو)
غلط ہونا - جھوٹ ہونا - بے اصل ہونا - بے بنیاد
ہونا - راستی نہ رکھنا -

آب در مینا کردن (مصدر اصطلاحی)
بقول بہار مرادف آب در بادہ کردن (کلیم ص)
اشک میریزم بجوش ہر گاہ شوق از حد گذشت*
چون شود بدمست مہمان آب در مینا کنم*

آب در نالہ آمدن (مصدر اصطلاحی)
(۱) بلند شدن صداے آب چون در دریا
یا جوے یا نالہ سنگ ہا واقع شود بروانی
آب آوازے پیدا شود چنانکہ بیدل گوید (ص)
ہم نواے کو کہ از ما واکشد دردِ دلے*
آب ہم در نالہ می آید بذوق کوہسار* (۲)
بمعناے حقیقی آمدن آب در نالہ (اردو)
(۱) پانی کی آواز بلند ہونا - (۲) نالہ مین پانی آنا

آب در نظر داشتن (مصدر اصطلاحی)
در مشاہدہ بشکل آب نظر آمدن چنانکہ سراب
(بیدل ص) انفعال از ہستی ما بر ندارد مرگ
ہم* خاک اگر گردیم آبے در نظر داریم ما

⁂ (اُردو) پانی کا دھوکا ہونا۔ سراب نظر آنا

(۱۵۵) **آب در نظر زدن** (مصدر اصطلاحی) مرادف آب بر چہرہ ریختن چنانکہ بیدل گوید (؂) از بسکہ زد خیال تو ام آب در نظر ⁂ مژگان شکستہ ام ز رگ خواب در نظر ⁂

(۱۵۶) **آب درون ہاون کوفتن** (مصدر اصطلاحی) مرادف (آب بہ پرویزن پیمودن) باشد چنانکہ مولوی معنوی می فرماید (؂) درون ہاون شہوت چہ آب می کوبند ⁂ چو آب و نان بنماید زلاف پیمائی ⁂

(۱۵۷) **آب در ہاون سائیدن** (مصدر اصطلاحی) مرادف ماضیہ از رضا قلی ہدایت۔ صاحب ناصری (؂) زنہار مبند باد در چنبر ⁂ بیہودہ مسائے آب در ہاون ⁂ (خسرو ؂) بے علم دین ہمین چہ طمع داری ⁂ در ہاون آب خیرہ چرا سائی ⁂

آب در ہاون سودن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم مرادف آب بہ پرویزن پیمودن۔ (قدسی ؂) شکایت فلک آبگون چہ سود دہد ⁂ نسودہ ہیچ خردمند آب در ہاون ⁂۔

آب در ہاون کردن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم مرادف ماضیہ

آب در ہاون کوفتن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار مرادف ماضیہ (حکیم سنائی ؂) یگانہ عالمی باللہ چہ گویم بیش ازین زیرا ⁂ ہمان آلبست اگر کوبی ہزاران بار در ہاون ⁂

آب در یا بکیل مشت می پیمایید (مثل) صاحب خزینۃ الامثال ذکر این میکند فارسیان چون کسے را در امر لغو مرتکب بینند این مثل میزنند (اردو) اوقات ضائع کرتا ہے ہوا مٹھی میں بند کرتا ہے (دیکھو آب بہ پرویزن پیمودن)۔

آب دریغ داشتن (استعمال) بقول

صاحب فرہنگ انندراج - کنایہ از باز
داشتن آب وصاحب بحر عجم دریغ داشتن
را مضایقہ نمودن نوشتہ (اردو) پانی دریغ کرنا

آب دزد (اصطلاح) بلا اضافت ثالث
وضم دال مہملہ بقول صاحبان بحر عجم وبہار عجم
(۱) جاے کہ آب دران پنہان جاری باشد
از عالم کاریز کہ ازان آب بخانہا وباغیچہ ہاے
غیرہم میرسد (طغرا ؎) شود گر آب دزدش
بستہ یکدم * نماید چشمۂ آیینہ بے نم * (اردو)
زمین دوز نہر - نہر مخفی (مؤنث) (۲) ظرفے
است تنگ سر کہ در اسفل آن روزنہاے
تنگ باشد چون آب دران کنند وسرش
بند سازند آب از منافذش بر نیاید وچون
دہانش بکشایند آب ریختن گیرد (فصاحت خان
راضی ؎) چو آب دزد ہر آنکس بزور غیر
جہد * زبان درازی او پر زباد از دست (اردو)
نیچورا (مذکر) (۳) مغاکے کہ آب دران
بسیار عمیق باشد وباہستگی بگذرد (ظہوری ؎)
فرو رفتہ دریا بحلقوم وے * کہ دید آب
دزدے چو خرطوم وے * (اردو) عمیق گڑھا
جسکا پانی باہستگی جذب ہوجاے - (۴) جاے کہ آب
دران فرو رود وگم شود واین در ایران
زمین اکثر در توے خانہا باشد (طغرا ؎)
بود چشمہ سار مہ وآفتاب * کمین آب دزد
محیط سراب * بہار ہم ہمین سند را پیش
می کند کہ مطابق مینماید * (اردو) نیچوہ
زمین (۵) ابر (اردو) بادل - ابر (مذکر)

آب دزدیدن زخم (مصدر اصطلاحی)
باضافت نون بقول صاحب بحر عجم تازہ شدن
زخم (صائب ؎) آشکارا سینہ بر تیغ شہادت
می زنند * زخم عاشق آب دزدیدن نمی داند
کہ چیست * (اردو) زخم کا پانی چرانا (نکہت
؎) جراحت خوردہ کسکی تیغ دزدیدہ نگہ کا ہے
جو ضبط اشک سے زخم جگر پانی چراتا ہے *

آبدست (اصطلاح) بقول صاحب بہار عجم
(۱) باضافت۔ آبے کہ بدان دست و روُ شستہ
باشند۔ بکثرت استعمال اضافت ساقط شد (طالب
آملی ؎) چو آب دست او گوہر فشاند ٭ شود
مشتے عرق دریا ز گوہر ٭ (معزی ؎) آبدستت
ہمہ بر روے کشیدے چو گلاب ٭ خاکپایت
ہمہ در زلف دمیدے چو عبیر ٭ (اردو) ہاتھ
مُنہ کا دھووَن۔ (مذکرؔ)

(۲) بے اضافت بقول بہار آبے کہ ازان
وضو کنند و مجازاً بمعنی وضو۔ صاحب بحر عجم ہم
معنی آخرین را ذکر کنند۔ و بقول صاحب برہان
وضو ساختن۔ (مولوی معنوی ؎) خیال یار
شد قبلہ نمازم ٭ ز اشک رشک او شد آبدستم
(کمال خجندی ؎) نماز عید خواہم کرد ہان ساقی
بیار آبے ٭ براے آبدست ما بابریق قدح
شویان۔ (اُردو) وضو کا پانی۔ وضو (مذکرؔ)
وضو کرنا۔

(۳) بے اضافت بقول بہار و صاحب برہان
مجازاً بمعنی استنجا کردن۔ **مؤلف** گوید کہ
آبدست بمعنی استنجا ہم باشد۔ اگر گوئیم کہ "او
سلیقۂ آبدست ندارد" درین مقولہ معنی صاحب
برہان درست می شود و اگر گفتہ شود کہ "او
آبدست می کند یا می گیرد" معنی آخر الذکر مقصود
باشد (اردو) طہارت (مونث)۔ آبدست کرنا
طہارت کرنا (فقرہ امیر) اُنکو تو ابھی آبدست کا
بھی سلیقہ نہین ہے" بقول امیر ہندی مین آبدست
اس پانی کو بھی کہتے ہین جس سے قضاے
حاجت کے بعد طہارت کی گئی ہو۔ (رشک ؎)
کیفیت اور اور تیرے میکدے مین ہے ٭
آب عنب کو جاتے ہین آبدست مست ٭ بقول
امیر اس جگہ پر آبدست کا پانی زیادہ مستعمل ہے
اور صرف آبدست۔ کم۔ آبدست کرنا اور
آبدست لینا بھی اردو مین کہا جاتا ہے
(دیکھو امیر اللغات)

(۴) باضافت ثالث بقول صاحبان بحر عجم و
بہار خوبی و لطافت و قوت دست (کمال خجند
ع) کہ نسبت آن نقش عارض آفرین باد ٭
کہ آب دست از وے آشکار است ٭
مؤلف۔ گوید کہ ہمین معنی بے اضافت ہم آمدہ
چنانکہ نظامی گوید (ع) چنان در کار بودش
آبدستے ٭ کہ بر آب از لطافت نقش بستے ٭ صاحب
برہان گوید کہ بے اضافت بمعنی کاریگرے کہ دست
او در کارہا باطراوت و چالاک باشد (اردو)
ہاتھ کی صفائی۔ وہ کاریگر جس کا ہاتھ صاف
اور منجا ہوا ہو۔ مشاق اور چالاک کاریگر بھی
کہتے ہین ٭
(۵) بے اضافت بقول صاحبان برہان و بحر عجم
زاہد۔ پاک دامن و بقول صاحب دری و بہار
زاہد پاک (اردو) زاہد پاک دامن۔ خالص
یا سچی پرہیزگاری ۔

(۱۲۱) **آبدست از کسے گرفتن** (مصدر اصطلاحی)

کسے را آمادہ کردن برین کہ او از دست خود
سامان وضو مہیا کند و آبے کہ از دست
می چکد بگیرد و بخورد پس آبدست از کسے گرفتن
بمعنائے دیگرے را برا اعتراف بزرگی خود
آمادہ کردنست۔ در ایران رسم کہنہ ایست کہ
چون صوفیان بدربار شاہ در آیند شاہ از
سر تعظیم و خلوص آفتابہ بدست خود می گیرد
تا صوفی را از وضو فارغ می کند و پس ازان
قطرہ ہائے آب کہ از دست صوفی چکد شاہ
بدست گیرد و بر چشم و روے خود مالد و چیزے
ازان بخورد و این طرز عمل علامت کمال
تعظیم صوفی است فارسیان برین موقع گویند
کہ فلان صوفی آبدست از شاہ گرفتہ یعنی کار
آبدست از شاہ گرفتہ محسن تاثیر ذکر این میکند
(ع) بجز تیغت نباشد چارۂ رنجوری عشقت ٭
چو آن صوفی کز اخلاص آبدست از شاہ می
گیرد ٭ بہار بند ہمین یک شعر مصدر را آب

دست کسے گرفتن) پیدا کردہ است وگوید کہ کنایہ از کمال اعتقاد و بزرگی آن شخص بود۔ فقائل (اردو) کسی سے اپنے ہاتھ پاؤن دھلوانا یعنی خدمت لینا۔ تعظیم و بزرگی کرانا۔

آبدستان (اصطلاح) بدون اضافت ثالث بقول صاحب بحر عجم (۱) آفتابہ و ابریق (۲) بقول صاحب جہانگیری آفتابچی کہ آفتابہ دار باشد (حکیم خاقانی ع) آسمان آورد زرین آبدستان آفتاب ٭ پشت خم پیش سران چون آبدستان آمدہ ٭ (اُردو) (۱) آفتابہ (۲) آفتابہ لیکر کھڑا رہنے والا۔ ہاتھ منھ دُھلانے والا۔ خدمتی۔

آب دستان دار (اصطلاح) بدون اضافت ثالث بقول صاحب بحر عجم آفتابچی و آفتابہ دار (اُردو) دیکھو نمبر (۲) اصطلاح گذشتہ۔

(۱۲۸) **آبدست برروے کشیدن** (مصدر اصطلاحی) کمال بزرگی کردن۔ ذکر این بقضمن (آبدست از کسے گرفتن) گذشت (امیر معزی ع) آبدست ہمہ برروے کشیدے چو گلاب ٭ خاکپایت ہمہ درزلف دمیدے چو عبیر ٭ (اُردو) کمال بزرگی کرنا۔ کسی بزرگ کے ہاتھون کا دہووَن لیکر مُنھ پر مل لینا۔

(۱۲۷) **آبدست بودن** (مصدر اصطلاحی) بلا اضافت ثالث قوت و قدرت بودن کسے را بر صناعی سندش در (آبدست) بر نمبر چہارم گذشت (اُردو) ہاتھ منجا ہوا ہونا۔

آبدست دان (اصطلاح) بدون اضافت بقول صاحب بحر عجم مرادف معنائے اول آبدستان۔

آب دست شو (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب بحر عجم کہ بدیل آبدست میفرماید غسالۂ دست و پا۔

(۱۲۹) **آب دست کسے** (استعمال) باضافت ثالث آبے کہ از دست کسے حاصل شود چنانکہ

کمال خجند گوید (ے) علاج دردِ دل ما زلست
اے ساقی ٭ کز آب دست تو بوے گلاب
می آید ٭ -

آبدست کسے گرفتن (مصدر اصطلاحی) بقول
صاحب بحر عجم کمال بزرگی کسے کردن است۔
صاحب فرہنگ انندراج ہم ذکر این می کند
وسندش ہمان است کہ در (آبدست از کسے
گرفتن) گذشت۔ فقال۔ (اردو)۔ کسی کی
کمال بزرگی کرنا۔

آبِ دست کَن (اصطلاح) باضافت
ثالث وکاف تازی مفتوح بقول صاحب
بحر عجم آبیکہ بکاوش از زمین برارند وآن در
اراضی ریگستان معمول است (شفیع اثر در
ہجو حمام گوید ے) بناخن طاس آبی از تہ گرد٭
چو آبِ دست کَن باید بر آورد ٭ (اردو)
وہ پانی جو ریگستان مین ہاتھون سے ریت
ہٹا کر حاصل کیا جاتا ہے۔ اکثر دریاؤن کے
کنارون پر بھی یہی عمل کیا جاتا ہے۔ جہان
کہین پانی کی سوت سطح زمین سے متصل ہوتی ہے
اور ریت کی وجہ سے زمین بالکل نرم اور بھربھری
ہوتی ہے وہان کسی آلہ چوبی یا آہنی کے
استعمال کی ضرورت نہین واقع ہوتی صرف
ہاتھون ہی سے کام نکل آتا ہے۔

آبدستہ (اصطلاح) بقول صاحب فرہنگ
انندراج کہ بذیل آبدستان ذکر کردہ مرادف
آبدستان باشد۔

آبدسدان (اصطلاح) بفتح دال مہملہ بقول
صاحب جہانگیری کہ بذیل آبدستان نوشتہ
مرادف آبدستدان باشد۔

آبِ دل (اصطلاح) باضافت ثالث
وکسر دال مہملہ بقول صاحب فرہنگ انند-
(۱) سوز دل (۲) محبّت (۳) روش۔ بہار
گوید کہ (۴) مرادف آب چشم است (اردو)
(۱) سوز دل مُذکر (۲) محبّت واُلفت (مونث)

(۳) روش (مؤنث)، چال چلن (مذکر)، (۴)
اشک (مذکر) (آتش سلہ) فغان و آہ سے ہے
سوز دل عیان ہوتا ٭ دلیل آگ کے ہونیکی
ہے دھوان ہوتا ٭ (ظفر سلہ) محبت چاہیے
باہم ہمین بھی تمھین بھی ہو ٭ خوشی ہو اس مین
یا ہو غم ہمین بھی ہو تمھین بھی ہو ٭ (آتش سلہ)
الفت جو زلف سے ہے دل داغدار کو ٭ طاؤس ہے
کو یہ عشق نہو گا سحاب کا ٭ (آتش سلہ) اس
ماہ کی فرقت مین جو تارے نکل آئے ٭ تاروں سے
سوا اشک ہمارے نکل آئے ٭

آبِ دماغ (استعمال) باضافت ثالث
وکسر دال مہملہ بقول صاحب بحر عجم مرادف آب
بینی باشد (اشرف سلہ) بر سر ہم بسکہ بندد
شمع سان آب دماغ ٭ ہر گرا بینی چو فیل آنکون
بود خرطوم دار ٭

آبِ دمِ تیغ (اصطلاح) باضافت ثالث
وخامس بقول بہار کنایہ از تیزی دم تیغ است
(ابو طالب کلیم سلہ) آب دم تیغت چو بخاطر گذرد زخم
خمیازہ کند باز لب زخم کہن را ٭ (سنجر کاشی سلہ)
این چہ آتش بود کز آب دم تیغ تو خاست ٭
کز مزار کشتگان یک کمرہ بالا آتش است (اردو)
دم تیغ کی آب - اور آب دم شمشیر بھی کہا جاتا ہے
(فی البدیہہ نظم طباطبائی سلہ) اُسنے جب دیکھا
لگا کر دانت پر تلوار کو ٭ آب گوہر ملگئی آب
دم شمشیر مین ٭ -

آبِ دم دار (اصطلاح) باضافت ثالث و
فتح دال اول بقول صاحب بحر عجم آبیست کہ
ہوا بآن نرسیدہ باشد و بقول بہار آفتاب
ہم بر آن نتابد کہ دیر ہضم باشد صاحب فرہنگ
انند راج این را آب نفاخ گوید و بقولش
(۲) آب خوش نیز - مؤلف - گوید کہ استعمال
این بمعنی دوم بنظر نیامدہ و صاحب انند کہ
حوالہ بہار عجم دہد بجاے خود نیست (مرزا سعید
اشرف سلہ) ازان دل آرزوِ زخم دمبدم دارد ٭

کہ آب تیغ بُرّندہ است گرچہ دم دارد ٭ (اردو)
وہ پانی جو سایہ مین ہوا اور جس پر ہوا کا گذر نہو۔
امیر نے آب دیر ہضم کا ذکر بضمن لفظ آب
فرمایا ہے۔

آبدن (اصطلاح) بفتح دال مہملہ بقول
صاحب فرہنگ انندراج بحوالہ فرہنگِ
فرنگ مخفف آبدان۔

آبدندان (اصطلاح) بدون اضافت
بقول صاحبان بہار عجم و شمس اللغات و فرہنگ
انندراج (۱) احمق وگول و باصطلاح قمار
بازان حریف زبون و نادان (انوری ؎)
آبدندان حریف آوردی ٭ رایگان از تو کے
تواند جست۔ (ولہ ؎) حاسدت با تو اگر نرد
عداوت بازد ٭ آبدندان تراز دکس نتوان
یافت بہ بازہ ٭ (اُردو) احمق نادان (کیف ؎)
ایکدم آپ مین آئین تو بڑے احمق ہین ٭
کس پرستان مین رہا کرتے ہین دیوانۂ عشق ٭
(۲) ضعیف و ناتوان و مغلوب (سلمان
ساوجی ؎) دست زر بخشت ازان کان
در دہان انداخت خاک ٭ بحر پُر دل را
حریف آبدندان یافتہ است (طالب آملی
؎) نہ ہے بنزد کمانِ تو رزم شانہ سپہر ٭ خمے
بہ پیش زبانِ تو آبدندان تیغ ٭ (اردو)
ضعیف۔ ناتوان۔ مغلوب (آصفیہ ؎)
چال ہے مجھ ناتوان کی مرغ بسمل کی تڑپ ٭
ہر قدم پر ہے گمان یان رہ گیا وان رہ گیا ٭
(۳) نوعے از حلوا و مجازاً بمعنی شیرینی ہم۔
دوصال شیرازی ؎) مرا بپیری جوان بخت است ا
و من طفل زباندانش ٭ شکستہ زان ہمے گویم
کہ نغز آید ز طفلانش ٭ درست این نقل من
نقلیست کش اشکستہ بہ باشد ٭ بلے این آبدندانست
و باشد باب دندانش (تاثیر ؎) شکر بالعل
او تنگی کشیدہ ٭ متاع آبدندان آب
دیدہ (اُردو) حلوے کی ایک قسم (حلوا۔ مذکر)

ـ شیرینی اور مٹھائی (مؤنث) (۴) نوعے
از انار و امرود و مطلق میوهٔ لطیف که متصادم
دندان نشود (شفائی ؎) چون چقندر نوعے
مسکین نهی بپند بخواب ؛ سخت از وے آرزوے
آبدندان مضحک است ؛ (امیر درہجو ؎)
دردلش ذوق میوه چندان است ؛ کز حریفان
آبدندان است ؛ (اُردو) انار اور امرود
کی ایک قسم اور مطلق میوه ـ گھلا ہوا میوه (مذکر)
(۵) مضبوط ـ (ظهوری ؎) آبدندان حریف ما
شده است ؛ طالعم خوش رقابتے دارد ؛ (اُردو)
قوی ـ زورآور ـ زوردار ـ
(۶) موافق (خاقانی ؎) تو خود را از سر غرّت
قفاے خاکپاشان زن ؛ ہوا را از بن دندان
حریفِ آبدندان شو ؛ (اُردو) موافق ـ
(۷) شجر و گیاه (اُردو) درخت ـ جھاڑ (مذکر)
گھاس (مؤنث) ـ (اسیر ؎) وہ کون ہے جسے
نعم البدل نہین ملتا ؛ درخت مین نه رہے
گل تو میوه دار ہوا ؛ (وله ؎) اے دل روا
ہو گیا مرضِ اہل دید کی ؛ بوٹی قبا کی گھاس
نہین ہے خوید کی ؛

(۸) آبِ دندان باضافت ثالث ـ برق و
تیزی و صفائی دندان (حکیم نزاری قہستانی
؎) بیا و بوسه بده زان دہان خندانت ؛
که در دلم زده آتش آبِ دندانت ؛ (اُردو)
دانتونکی صفائی ـ تیزی (مونث) ـ آبِ
دندان بھی اردو مین کہا جاتا ہے (رشک ؎)
صفاے آبِ دندان دیکھکر کٹ کٹ گئے
موتی ؛ نئے جوہر دکھائے آپ نے تیغ
تبسّم سے ؛ ـ

(۹) آبدندان بلا اضافت نوعے از نان ـ
(مخلص کاشی ؎) باشتها خورش ناگوار
آسان است ؛ قسم بذائقه حرص آبدندان
است ؛ (اردو) روٹی کی ایک قسم (مونث)

(۱۰) چیز مفت و رایگان (اُردو) مفت کا مال (مذکر)

(۱۱) گناہ (اُردو) گناہ (مُذکر)

(۱۲) سِحر (اُردو) جادو (مُذکر) (آصفیہ ؎)

سوتے ہین فتنۂ خوابیدہ کی صورت معشوق ❊

جاگتے ہین یہ جگائے ہوے جادو کیطرح ❊

(۱۲۲) **آبدندان شدنِ کسے** (استعمال) قوی شدن

کسے است سندش از کلام ظہوری در آب

دندان بر نمبر (۵) گذشت (اُردو) قوی ہونا کسی کا

آبِ دندان شکن (اصطلاح) باضافت ثالث

بقول صاحب بحر عجم آب بسیار سرد (الحیی کاشی

؎) گرت ہست در سردی آن سخن ❊ بیاشام

این آب دندان شکن ❊ (اُردو) نہایت سرد پانی

(مُذکر) -

(۱۲۳) **آبدندان گشتن** (مصدر اصطلاحی) بے اضافت

خندیدن بوضعے کہ دندان بنماید و این علامت

احمقی است (بابا فغانی ؎) تا بکے خندیدن

و دل گرمی افزودن چو شمع ❊ آبدندان گشتن و

آتش زبان بودن چو شمع ❊ (اُردو) دانت

نکالنا - بیہودہ طرح سے ہنسنا - (امیر سوز ؎)

سُن سوز عبث دیکھ کے حیران ہوگا - جو رو نکا

جمال ❊ دل زلف مین الجھیگا پریشان ہوگا -

مت لے یہ وبال ❊ یہ چال بری ہے تجھ سے

نبھنے کی نہین - آمان کہا ❊ ہنستا ہے کیا بہت

پشیمان ہوگا - مت دانت نکال ❊

(۱۲۴) **آب دویدن بہ دل** (مصدر اصطلاحی)

بدون اضافت کنایہ از تقویت دادن آن

و بہار - محض آب دویدن را ذکر می کند و از

تعریف آن ساکت سندے کہ از کلام ملا شانی

تکلو آوردہ آب بدل دویدن را است و بر

ہمین قیاس آب بجگر دویدن و بجان دویدن

ہم (۲) محض آب دویدن معنی حقیقی را باشد

یعنی روان شدن آب بہ تیزی اگرچہ استعمال

این در کلام متقدمین بنظر نیامدہ ولیکن از

متاخرین تصدیق این معنی میشود (ملا شانی

تکلو ؎) مے خیال تو مخمور وصل را بجگر ❊ چنان

دو دکہ بدل آب ناشتا بدوده (اردو) دل کو
قوت دینا۔ قوت بخشنا۔

آب دہان (استعمال) باضافت ثالث
بقول صاحب بحر عجم و بہار خیو کہ از دہان بیفگنند
(کمال خجندی) انچہ ضائع شود بما زلبت ؛
بر رخ آب دہان و دشنام است ؛ (اردو) آب
دہن۔ لعاب دہن۔ (مذکر) (وزیر) تربت
پہ مری آب دہن یار نے پھینکا ؛ بھولا نہیں
مرگ وہ مجھ تشنہ دہن کو ؛

آب دہان خوردن (مصدر اصطلاحی) باضافت
ثالث بقول صاحب فرہنگ انند بحوالہ شرح
قران السعدین کنایہ از تحمل کردن باشد صاحب
غیاث ہم ذکر این می کند (اردو) غصہ پینا۔
(ظفر) ہم تو پی جائے لہو دشمن کا یہ کچھ
سو حکیر ؛ دلمیں اپنے غصہ اپنا اے ستمگر پی گئے ؛

آب دہان فرو بردن (مصدر اصطلاحی)
آب دہان فرو خوردن باضافت ثالث بہ تحقیق
مؤلف۔ مترادف آب دہان خوردن باشد صاحب
بحر عجم بذیل (آب دہان) می فرماید کہ استعمال آب دہان
با لفظ فرو خوردن و فرو بردن است بہار بضمن
(آب دہان) گوید کہ ہر دو محاورہ ضعیف باشد
(خسرو) صفت تیغ کہ با حسن پیامش
گوید ؛ کہ زہر تو فرو چند خورم آب دہان ؛

آب دہان فگندن بر چیزے (استعمال)
(۱۴۲) **آب دہن فگندن بر چیزے** باضافت
ثالث بمعنی تف زدن بر چیزے است چنانکہ
کاتبی نیشاپوری گوید (ع) آب دہن فگندن
بر خاک ہا بر فتن ؛ آرے نبات مصری ریزند
تو تیارا ؛ (اردو) کسی چیز پر تھوکنا۔

آب دہ دست (اصطلاح) باضافت ہائے
ہوز بقول صاحب بحر عجم (۱) اشارہ بجناب
سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام خصوصاً
(۲) بزرگ مجلس عموماً (اردو) (۱) پیمبر برحق
علیہ السلام (۲) ہر ایک مجلس کا وہ شخص جو واجب التعظیم

اور بزرگ ہو۔

آب دہن (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب فرہنگ انند راج۔ (۱) مرادف آب دہان (۲) کنایہ از آرزوے دلی (اُردو) (۲) دل کی آرزو (بحر ۵) دم نہ نکلا کسی کے زانو پر ٭ رہ گئی دل کی آرزو دل مین ٭

آبدید جام (اصطلاح) بدون اضافت بقول صاحب بحر عجم (۱) شراب (۲) جرعۂ شراب صاحب انند ہمین اصطلاح را آبدیدہ جام می نویسد و از فرہنگ فرنگ سند گیرد (اردو (۱) شراب (مُونث) (۲) شراب کا گھونٹ (مذکر) (مخبر ۵) خوش ہو کے پی شراب محبّت کے گھونٹ ہین ٭ اے دل کلام یار کے شربت کے گھونٹ ہین ٭۔

آب دیدنِ چیزے (مصدر اصطلاحی) باضافت نون صاحبان لغت بر آب دیدن زخم) قناعت فرمودہ اند مؤلف گوید کہ (آب دیدن چیزے) بر دو معنی باشد (۱) تازہ و سرسبز شدن آنچیز (۲) ضائع شدن و نقصان کشیدن آن۔ پس آب دیدن خاک و آب دیدن زخم کہ می آید متعلق از معنی اول است و آب دیدن شمشیر و آب دیدن متاع و جنس متعلق از نمبر ۲ (اردو) (۱) تازہ ہونا۔ ہرا ہونا۔ سرسبز ہونا۔ (داغ ۵) شجر خشک تو ہر سال ہرے ہوتے ہین ٭ جا کر اے عمر جوانی تو نہین آتی ہے۔ (۲) آبرسیدہ ہونا۔ بقول امیر پانی سے بھیگ کر خراب ہونا (فقرہ امیر بذیل لفظ آبرسیدہ) کیا اچھی کتاب تھی مگر آب رسیدہ ہو کر خراب ہو گئی"

آب دیدنِ جنس (مصدر اصطلاحی) باضافت نون ضائع شدن و نقصان کشیدن آن جنس آبدیدہ از ہمین مصدر اصطلاحی است

چنانکه سالک قزوینی گوید (ف) متاع لخت
دل از چشم اعتبار افتاد ٭ دگر که می خرد این
جنس آبدیدهٔ ما ٭ (اردو) دیکھو آب دیدن
چیزے کا نمبر (۲)

(۱۲۵) **آب دیدنِ خاک** (مصدر اصطلاحی)
باضافت نون تازه و سرسبز شدن آن
چنانکه بیدل گوید (ف) خاک ما چون گشت
خونها آب نادیدن هنوز ٭ عشق میدانی که بے
رویت چه با ما کرد نیست ٭ (اردو) دیکھو
آب دیدن چیزے کا پہلا نمبر۔

آب دیدنِ زخم (مصدر اصطلاحی) باضافت
نون بقول صاحب بحر عجم تازه شدن زخم
(ابو طالب کلیم ف) آب دریا را بجوے تیغ
بیداوت مبند ٭ بسکه سیر ابست شمشیر تو زخم
آبدید ٭ (اردو) زخم کا ہرا ہو جانا۔ زخم کا
آلا ہونا (بحر ف) پھر کسی کان کے سبزے سے
لڑی آنکھ اپنی ٭ پھر ہرا ہو گیا زخم جگر اچھا ہوکر

(ناسخ ف) پھر بہار آئی چمن میں زخم دل آسے
ہوئے ٭ پھر مرے داغ جنون آتش کے
پر کالے ہوئے ٭۔

آب دیدنِ شمشیر (مصدر اصطلاحی) (۱۲۶)
باضافت نون۔ ضائع شدن و نقصان کشیدن
شمشیر باشد و ہم برین قیاس است آب دیدن
خنجر و پیکان و امثال آن (بیدل ف) شمشیر
آب دیدهٔ زنگ ملامتم ٭ باشد درشت
گوئی مردم زبان ما ٭ (اردو) تلوار کا زنگ
آلودیا زنگ خوردہ ہونا۔

آبِ دیده (اصطلاح) باضافت ثالث
بقول بہار (۱) اشک (ارسلان ف) دلم
گر دیده خون بے لعل مے گونش دم گریه ٭ عجب
نبود که آبِ دیده خون آمیز می آید (۲) و بہ تحقیق
مؤلف۔ نور دیدہ ہم یعنے بینائی سندش در
(آبِ دیده رفتن) می آید صاحب بحر عجم و بہار آئین
اصطلاح را بدون اضافت ثالث مثل ضائع

وآب رسیده - گوید اگر زخم آب دیده را از
مصدر (آب دیدن زخم) گیرم یا خاک آب
دیده را از مصدر (آب دیدن خاک) تخصیص
معناے بہار و صاحب بحر عجم باقی نمی ماند
درراے **مؤلف** - لفظ آبدیده راکہ اسم
مفعول (آب دیدن) است مخصوص بہ متاع
آبدیده کردن درست نباشد واین ہردو
صاحبان لغت از ہمان شعر سالک قزوینی سند
گیرند کہ در (آب دیدن) جنس گذشت. قائل

(۱۲۸) **آب دیده از آسمان گذشتن** (مصدر
اصطلاحی) باضافت ثالث - کنایه از بسیار
گریستن وغرق گریه شدن چنانکه قدسی مشہدی
گوید (ع) باآنکه آب دیده ام از آسمان گذشت
بختم نه شست دیده زخواب گران ما ﴿ (اردو)
آنکھون سے دریا بہانا یعنی بہت رونا معروف
(ع) بخار اس دل کا سینے مین نہ رکھتے
گر سحاب آسا ﴿ تو کیون ورد کے ہم دریا بہاتے
اپنی آنکھونسے ﴿ -

آبدیده جام (اصطلاح) بدون اضافت
ثالث بقول صاحب فرہنگ انندراج مرادف
آبدیجام کہ گذشت

(۱۲۹) **آب دیده رفتن** (مصدر اصطلاحی) باضافت
ثالث نابینا شدن چنانکه جامی گوید (ع)
چه آب در جگرم باشد اینچنین که مرا ﴿ ہم آب
دیده زہجرش ہم آبرو رفته است ﴿ (اردو)
آنکھونکی بینائی جاتی رہنا -

(۱۳۰) **آب را از بالا بستن** (مصدر اصطلاحی
مرادف آب از بالا بستن است (شجاع الدین
اصفہانی رباعی) آزاده روان کمر بصحرا بستند
ہمره طلبان بار بفرد البستند ﴿ اے سبزه طرف
جوسر از خاک برآر ﴿ زان پیش که آب را
ز بالا بستند ﴿

(۱۳۱) **آب را با آب رساندن** (مصدر اصطلاحی
مرادف آب با آب رساندن است چنانکه

نظام دست غیب گوید (ش) بآن رسید
که خاک از میان کناره کند ٭ زبسکه چشم
ترم آب را بآب رساند ٭

(۱۴۱) **آب را بار یسمان بستن** (مصدر اصطلاحی)

مرادف آب بریسمان بستن است چنانکه
مخلص کاشی گوید (ش) بطول فکر نتوان جمع
کردن مال دنیارا ٭ چرا بیهوده باید آب را
بار یسمان بستن ٭

(۱۴۲) **آب را بجواز کوفتن** (مصدر اصطلاحی)

مرادف آب بجواز کوفتن چنانکه خسرو گوید (ش)
عدو که آب شدش خود مکوب چندینش ٭
که پیش ازان نتوان کوفت آب را بجواز ٭

(۱۴۳) **آب را بجوی بستن** (مصدر اصطلاحی)

مرادف آب بجو بستن چنانکه کلیم گوید (ش)
آب دریا را بجوی تیغ بیدادت مبند ٭ بسکه
سیراب است شمشیر تو زخم آبدیده ٭

آب را بریسمان بستن (مصدر اصطلاحی) بقول
صاحب فرهنگ آنند راج تردد و تلاش
بجد تمام نمودن و کنایه از امر لغو کردن و بقول
بهار فکر کردن در امری بتزویر و خوشامد
تمام و سرانجام دادن - **مولف** - گوید که
مرادف آب بریسمان بستن است -

(۱۴۵) **آب را بر زمین زدن** (مصدر اصطلاحی)

کنایه از بے آبرو کردن باشد چنانکه غنی گوید
(ش) صدای گریۂ ابر بہاری کرد معلوم ٭
که آب بحر را زد بر زمین چشم گهر بارم ٭ اردو
آبرو خاک مین ملا دینا (ظفر ش) ملائی خاک
مین سب آبرو آئینہ کی تم نے ٭ اور اسپر
بھی تمہارے روبرو یہ بے حیا آیا ٭

(۱۴۶) **آب را بریدن** (مصدر اصطلاحی) قطع
کردن روانی آب چنانکه خزین اصفهانی گوید
(ش) برید آب سرچشمه را آسمان ٭ زگردش
فتاد آسیای دهان ٭ اردو - روانی آب کو
روکدینا - قطع کردینا -

(۴۷) **آب رابنگ سودن** (مصدر اصطلاحی) مرادف آب بسنگ سودن است (امیر خسرو ؏) بگداختم چو آب وبسوزی دل مرا ؞ کس آب رابنگ نساید مسائے آب ؞

(۴۸) **آب رادر جوے کسے راندن** (مصدر اصطلاحی) مرادف آب در جوے کسے راندن است (مولوی معنوی ؏) راند حق این آب را در جوے تو ؞ آفرین بردست وبر بازوے تو ؞

آب راہ (استعمال) بقول صاحب شمس وبرہان قلب اضافت راہ آب مرادف آب راھہ۔ (سیف الدین اسفرنگی ؏) خاک خور کو پس ازین روح طبیعی تا من ؞ آب راہش زگذرگاہ جگر بر بندم ؞ و باضافت ثالث مرادف آب سفر باشد سندش در (آب راہ زدن) می آید۔

(۴۹) **آبِ راہ زدن** (مصدر اصطلاحی) باضافت ثالث بمعنی آب در سفر خوردن چنانکہ جامی گوید ؏ بے غبارے بحرم کعبہ روے پی بردہ اپد کاب راہ حرم از آبلۂ پا زدہ است ؞ مخفی مباد کہ زدن بمعنی خوردن و نوشیدن ہم آمدہ چو ساغر زدن کذا فی بحر العجم۔ (اردو) سفر میں پانی پینا

آب راھہ (اصطلاح) بروزن چار راہہ بقول صاحبان بحر عجم وبرہان وسروری (۱) رہگذر آب (۲) سیلاب (اردو) (۱) پانی کا رہگذر (مذکر) (۲) سیلاب (مذکر) (ناسخ ؏) میرے اشکوں کا فلک پر موج زن سیلاب تھا ؞ ہالہ مہ کی جگہ شب حلقہ گرداب تھا ؞

(۵۰) **آب ربودن از چیزے** (مصدر اصطلاحی) بے آب و بے رونق کردن آن چنانکہ علوی مئو گوید (؏) رنجہ مشو گر سپہر ز رنگ گلت آب ربود ؞ مصلحتے چرخ را بود از این رنگ آب ؞ (اردو) کسی چیز کو بے رونق کرنا۔

(۵۱) **آبِ رحمت** (اصطلاح) باضافت ثالث آب باران است چنانکہ جامی فرماید (؏)

سحاب نکہت و آب رحمتی جانان ٭ وے
چہ سود کہ بر کشت زار ما نچکی ٭ (اردو)
آب رحمت بقول امیر اردو مین استعارہ ہے
رحمت سے۔ باران رحمت بارش کے
لئے مستعمل ہے۔

آب رُخ (اصطلاح) بقول صاحب
بحر عجم بدون اضافت (۱) مرادف آبرو
باشد کہ می آید و بقول صاحب فرہنگ
بہ اندراج باضافت (۲) خوبی روے
وصفائی چہرہ (۳) مجازاً جاہ و اعتبار بلکہ
اضافت (ظہوری ؎) آب رُخ زہد و ورع
باخاک کو آمیختم ٭ در مجلس مستان کنون
جام بہاران بر کنم ٭۔ (اردو) آبِ رخ اردو
مین مستعمل ہے یعنے چہرہ کی چمک۔ دمک
روشنی (مومن ؎) وہان آب رُخ اور یان
آتش دل ٭ جدھر دیکھو اُدھر ہے جلوہ گر آگ

(۱۵۱) **آبِ رخِ حیا دزدیدن** (مصدر اصطلاحی
باضافت ثالث و خامس بیحیا شدن و حیا و شرم
نداشتن چنانکہ ظہوری گوید (؎) احرام بادگل
عارضان نگاہ نہان ٭ بران گروہ کہ آب
رُخ حیا دُزدند ٭ (اردو) آنکھ مین پانی نہونا
بے شرم ہونا (آغا حجو صاحب ؎) کرتے
ہین رندون کو یہ منع شراب ٭ زاہدونکی
آنکھ مین پانی نہین ٭

(۱۵۲) **آبِ رُخ فروختن** (مصدر اصطلاحی
باضافت ثالث مرادف آبرو فروختن باشد
کہ می آید (صائب ؎) نبرد آب گہر تلخی منّت
زمذاق ٭ چون صدف آب رخ خویش
بہ نیسان مفروش ٭

(۱۵۳) **آبِ رخ کسے و چیزے را بردن**
(مصدر اصطلاحی باضافت ثالث و خامس
بے آبرو کردن باشد چنانکہ علی قلی بیگ
خراسانی گوید (؎) ہیم واعظ نبرد آب رُخ
مستانرا ٭ در میخانہ نہ بستند ازین گفت و شنود ٭

(انوری ؎) نسیم باد در اعجاز زندہ کردن
خاک ❊ ببرد آب رُخ معجزات عیسیٰ ❊ (اردو)
آبرو لینا۔ بےعزت اور ذلیل کرنا (بحر ؎)
جو آب آینہ کی جاے ہم مُکدّر رہوں ❊ وہ کون
ہیں جو کسی کی ہیں آبرو لیتے ❊

(۱۵۵) **آبِ رخِ کسے ریختن** (مصدر اصطلاحی)
باضافت ثالث و خامس بے آبرو شدن
و کردن چنانکہ غنی گوید (؎) تا آب رخ محتسب
شہر نریزد ❊ ما کشتی مے را نتوانیم وان کرد ❊ (اردو)
آبروریزی ہونا۔ آبروریزی کرنا۔ آبرو لینا
(امیر اللغات) (زند ؎) ہو نہ راز عشق افشا
آبروریزی نہو ❊ پھوٹ بہا لو اگر اے
چشم گریاں چھوڑ دے ❊ ۔ (فقرہ امیر) کسی
کی آبروریزی کرنے سے کیا فائدہ،،

(۱۵۶) **آبِ رخِ کسے شکستن** (مصدر اصطلاحی)
باضافت ثالث و خامس مرادف آب رخ
کسے ریختن است چنانکہ علی خراسانی گوید
(؎) بروکہ آب رُخ عاشقان شکست
از تو ❊ نہ کوے دوست ولا چند شرمسارئی ❊

آبِ رز (اصطلاح) باضافت ثالث
آبِ رزان بقول صاحب بحر عجم شراب
انگوری (میر معزی قطعہ) دو گوہر است بدینوقت
شرط مجلس ما ❊ فتیلہ معدن این و تنورہ مسکن
آن ❊ یکے چو آب رز اندر میان جام قدح
یکے چو برگ گل اندر میان آتشدان ❊ (صائب ؎)
می شود آب رزان چون برگ تاک شود ❊
صرفہ در آب رز انست کہ در خاک شود ❊ (اردو)
آب انگور (مذکر) شراب انگوری (مونث)

(۱۵۷) **آبِ ساییدن بہ رُخ** (مصدر اصطلاحی)
آبرو حاصل کردن چنانکہ نظیری گوید (؎) آب
رخ از آبلہ گفتم برسانم ❊ وادی برہم ریخت لقد
آبلہ چین را ❊ (اردو) سُرخروئی حاصل کرنا
آبرو پیدا کرنا۔ (صبا ؎) آبرو کی جو صفات
فقر اسے پیدا ❊ صورت وصل ہوئی ذات خدا سے پیدا ❊

(۱۵۸) **آب رسیدنِ بچیزے** (مصدر اصطلاحی)
بتحقیق مولف۔ (۱) سیراب شدن و تازہ شدن
آن چنانکہ ابوطالب کلیم گوید (ف) شانہ از
زلف تو خوش کام روا شد ستم است * کہ دگر
آب درین باغ بہ شمشاد رسد (۲) نقصان
رسیدن بچیزے چون آب بمتاع رسیدن
و آب بکتاب رسیدن کہ متاع آبرسیدہ از
آب و تاب اصلی برمی گردد (اردو) (۱) سیراب ہونا۔
تر و تازہ ہونا۔ (۲) آبرسیدہ ہونا۔

(۱۵۹) **آب رسیدنِ زخم** (مصدر اصطلاحی)۔
باضافت نون۔ مرادف آب دیدن زخم
است چنانکہ غنی گوید (ف) بیا کہ در شب
ہجر تو چشم گریانم * چو زخم آب رسیدہ بہم
نمی آید **۔

آب رسیدہ (اصطلاح) بقول صاحب
فرہنگ انند راج و بہار جنسے را گویند کہ بسبب
افتادن داغ از آب و تاب اصلی برگردیدہ
باشد۔ و قیمتش نازل شدہ باشد (۲) نیز
زخمے کہ آب زدہ دیدہ باشد۔ **مؤلف**۔ گوید
کہ آب رسیدہ اسم مفعول است از مصدر۔
(آب رسیدن بچیزے) و بر ہردو معنی آن شامل
لفظ آبرسیدہ صفت چیزے واقع شود در
سرسبزی و تازگی یا بہ نقصان آن پس (آبرسیدہ)
را با جنس ضائع شدہ مخصوص کردن درست
نباشد و زخم آب زدہ دیدہ را۔ زخم آبرسیدہ
مترادف است۔ از مجرد لفظ آبرسیدہ زخم آب
زدہ دیدہ ہرگز مراد نیست۔ سند این در ہر دو
مصادر گذشتہ گذشت (اردو) آبرسیدہ چیز
دیکھو آب دیدن چیزے۔

آب رُفت (اصطلاح) بدون اضافت ثالث
و بضمّ رائے مہملہ بقول صاحب بحر عجم
سنگے را گویند کہ آب انرا تراشیدہ و مدوّر
ساختہ باشد (اردو) وہ گول پتھر جو ندیون
مین پائے جاتے ہین۔

(١٤٠) **آب رفتن از چشم** (استعمال) بفتح رائے مہملہ روان شدن اشک از چشم باشد چنانکہ صائب گوید (ف) آب حسرت می رود ہر سو ز چشم جوئے جوئے ٭ بسکہ میخواہم نگار فتنہ جوئے خویش را ٭ (اردو) آنکھوں سے آنسو بہنا (سودا ف) سمندر کر دیا نام اس کا ناحق سب نے کہہ کہہ کر ٭ ہوئے تھے جمع کچھ آنسو مری آنکھوں سے بہ بہ کر ٭ (امیر اللغات)

(١٤١) **آب رفتن از چیزے و از کسے** (استعمال) بفتح رائے مہملہ۔ صاحب بحر عجم (آب رفتن) را ذکر می کند و می فرماید کہ بے عزّت و خفیف شدن است۔ مؤلّف۔ گوید کہ (١) (آب رفتن از چیزے)۔ بے آب و بے رونق شدن آنچیز است (٢) (آب رفتن از کسے) بے عزّت و خفیف شدن آن (اردو) (١) کسی چیز کا بے رونق ہونا (٢) کسی شخص کا بے عزّت اور بے آبرو ہونا۔ آبرو جاتا (بحر ف) آبرو جاتی رہے گی آپ کی ٭ بحر اب اس سے کنارہ خوب ہے ٭۔

(١٤٢) **آب رفتن بر کشت زار** (استعمال) گذشتن آب بران و سیراب کردن آن چنانکہ نظیری نیشاپوری گوید (ف) ز ان بحر موجزن چہ کم آید اگر شبے ٭ بر کشت زار سوختہ آب بقارود ٭ (اردو) کھیت کو پانی پہنچنا۔

آبِ رفتہ بجو آمدن (مصدر اصطلاحی) باضافت ثالث بقول صاحب ناصری آمدن دولت و نعمت رفتہ بعد از فقر۔ سندش از کلام ظہوری بدست آمد (ف) شاید آب رفتہ ام دیگر بجو آید بگو ٭ حرف سرو جو بیاری گریہ می آید مرا ٭ (اردو) گئی ہوئی دولت کا ہاتھ آنا۔

(١٤٤) **آبِ رفتہ بجو آوردن** (مصدر اصطلاحی) باضافت ثالث کنایہ از دولت رفتہ را باز حاصل کردن چنانکہ جامی گوید (ف) آورد آب رفتہ بجو باغ حسن را ٭ سرو بلند قامت

طوبے خرام ما * (اردو) گئی ہوئی دولت کو حاصل کرنا۔

(۱۶۴) **آب رفتہ بجو باز آمدن** (مصدر اصطلاحی) باضافت ثالث۔ مرادف آب رفتہ بجو آمدن چنانکہ سعدی گوید (ے) تشنہ ترسم کہ منقطع گردد * ورنہ باز آید آب رفتہ بجوے (صائب ے) باز آید آب رفتہ ہستی بجوے ما * روزے کہ خاک تربت ما زآب ترکنند *۔

(۱۶۵) **آب رفتہ بجو بار باز بخشیدن** (مصدر اصطلاحی) مرادف آب رفتہ بجو آوردن است چنانکہ حزین گوید (ے) تا ہست مے بشیشہ غم از عمر رفتہ نیست * این آب رفتہ باز باین جو یبار بخش *۔

(۱۶۶) **آب رفتہ بجوے دیدن** (مصدر اصطلاحی) باضافت ثالث مرادف آب رفتہ بجو آمدن چنانکہ ظہوری گوید (ے) خویش را حاجت رو اخواہی مراد از شوق جوے * گریہ آب رفتہ دید آخر بجوے خویشتن *

آب رفتہ در جوے آمدن (مصدر اصطلاحی) باضافت ثالث مرادف آب رفتہ بجو آمدن

(۱۶۷) **آب رفتہ در جوے آوردن** (مصدر اصطلاحی) باضافت ثالث۔ مرادف آب رفتہ بجو آوردن چنانکہ فیضی گوید (ے) آوردہ گلم بتازگی روے * کاوردیم آب رفتہ در جوے *۔

(۱۶۸) **آب رفتہ در جیرے آمدن** (مصدر اصطلاحی) باضافت ثالث مرادف آب رفتہ بجو آمدن چنانکہ شیخ العارفین مے فرماید (ے) کدوے خشک زاہد را دماغ از بوے مے ترشد * بحمد اللہ کہ آب رفتہ ما را در ایاغ آمد * ایاغ بالفتح پیالہ شراب خوری است و این لفظ ترکیست کذا فی البرہان۔ مؤلف گوید کہ از ہمین سند پیدا است کہ آب رفتہ را با جوے تخصیص نیست (آب رفتہ در جام یا حوض یا تالاب یا صراحی

یا شیشہ وشلہ (آمدن یا آوردن) ہیتوان گفت

آبِ رکناباد (اصطلاح) باضافت ثالث وضم رابع بقول صاحب فرہنگ انند۔ چشمہ الیست در رکناباد کہ در شیراز واقع است (حافظ) بدہ ساقی مے باقی کہ در جنت نخواہی یافت ٭ کنارِ آب رکناباد و گلگشت مصلا را ٭ (اردو) بقول صاحب جامع اللغات رکن آباد ایک گاؤن ہے نواح شیراز مین اُسکے پاس ایک چشمہ جاری ہے جسکو آب رکناباد کہتے ہین۔

آبِ رُکنی (اصطلاح) باضافت ثالث وضم رابع بقول صاحب ہفت قلزم مخفف ومترادف ما فیہ (حافظ) شیراز و آبِ رکنی و آن باد خوش نسیم ٭ عیبش مکن کہ خال رُخ ہفت کشور است ٭۔

آبِ رنگ (اصطلاح) بدون اضافت ثالث بفتح راے مہملہ بقول صاحب بحرِ عجم تری و تازگی۔ (اردو) آب و رنگ تذکیر (آتش) مُرغ چمن کے نالون سے ہے یہ صدا بلند ٭ قابل ہے دیکھنے کے یہ طلسم آب و رنگ کا ٭

آبِ رنگین (اصطلاح) باضافت ثالث بفتح راے مہملہ۔ بقول صاحب بحرِ عجم (۱) شراب سُرخ (۲) اشک پُر خون (اردو) دیکھو آب آتش رنگ۔

آبِ رو (اصطلاح) بدون اضافت بضم را مہملہ۔ بقول صاحب بحرِ عجم (۱) شخصے کہ پیش بزرگان قدرے و اعتبارے داشتہ باشد (۲) باضافت ثالث۔ تری و تازگی و روشنائی و بقول صاحب فرہنگ انندراج بہ اضافت ہم بمعنی اول۔ بہار گوید کہ آبِ رو دراصل باضافت و معنی ترکیبے آن خوبی رو وصفائی چہرہ۔ و بمعنی جاہ و اعتبار مجاز است و درعرف بفک اضافت و بہ تحقیق مولف

آبِ رو باضافت و بدون اضافت - (۳) بمعنی اشک ہم - (صائب ؒ) ز انقلابِ چرخ می لرزم بآبِ روے خویش * جام لبریزم بدست رعشہ دار افتادہ ام * (ولہ ؒ) نمی افتم چو اسکندر بدنبال خضر صائب * من آن خضرم کہ آبِ روے باشد آب حیوانم * (جامی ؒ) آبِ رورا کہ دران کو مژہ ام ریخت بخاک * آرزوے بدل از خاکِ درش می دارم * (اُردو)

آبرو (مونث) بقول امیر بمعنی حرمت - قدر و منزلت (داغ ؒ) حسرت جس آبرو کی سلیمان کو رہی * یثرب مین ہے وہ مرتبہ مور ضعیف کا *

آبرو بمعنی ناموس و عصمت - (جان صاحب ؒ) ابرو لینے کا یہ رہتا ہے طالب رات دن * نسکٹا خواجہ سرا پیری مرا مطلوب ہے *

آبرو بمعنی امارت و وجاہت (صبا ؒ) چاہیئے عقبیٰ کی عزت کا خیال * منعمو یہ آبرو اچھی نہین ** -

آبرو بمعنی حیثیت عرفی (فقرہ امیر) ہتک عزت کی نالش مین آبرو کا اندازہ کرکے سرکار جرمانہ کرتی ہے“ -

آبرو بمعنی ساکھ - اعتبار (فقرہ امیر) روپیہ کہان مگر لالہ جی کی آبرو بنی ہوئی ہے“

آبرو بمعنی بی بی - زوجہ (فقرہ امیر) یہ تمہاری آبرو ہے اسکا بہت خیال کرو -

آبرو بمعنی شرم - لاج (داغ ؒ) الٰہی اشک ندامت کی آبرو رکھنا * یہ بیکسی مین بُرے وقت پر ضرور آیا * (۲) چہرے کی رونق (مونث) (۳) اشک - آنسو (مذکر)

آبِ رُوا (اصطلاح) بدون اضافت ثالث بضم را مہملہ بقول صاحب فرہنگ جہانگیری سنبل باشد و در بعضے لغات (۲) نیلوفر (اُردو) بالچھڑ - سنبل (مذکر) (۲) نیلوفر (مذکر) (وزیر ؒ) سنبل گلشن مین کہہ رہا ہے * یکتا ہے وہ زلف گو دوتا ہے * (ظفر ؒ) خال مشکین

آتشین رُخسار پر پیدا ہوا ٭ چشمۂ خورشید
مین بھی نیلو فر پیدا ہوا ٭ ۔

(۱۲۹) **آبرو افزودن** (استعمال) قدر و مرتبت
زیاد شدن و کردن لازم و متعدی ہر دو
چنانکہ ابن جلال عراقی گوید (شعر) اے
در جہان حسن تو خورشید خاک کوے ٭ ما
ز خاک کوے تو افزودہ آبروے ٭ (اُردو)
آبرو بڑھنا - آبرو بڑھانا - (ہجر شعر) بڑھی ہے
گریۂ عاشق سے آبروے فراق ٭ فلک ہے
اپنی نظر مین حباب جوے فراق ٭ (اسیر شعر)
فروغ پیر مغان ہے ہماری محنت سے ٭
گھٹا کے خون بڑھائی ہے آبروے شراب ٭

آبِ رَوان (اصطلاح) باضافت ثالث
بفتح رائے مہملہ بقول بہار آب جاری (غنی
شعر) داغم کہ دل صاف مکدر زجہان رفت ٭
چون آب روان آمد و چون آب روان رفت ٭
(جامی شعر) موسم عید و بہار است و شاہ
نوجوان ٭ سایۂ ابر و کنار سبزہ و آب روان ٭
(صائب شعر) ترا یوسف مصر اشتباہ نتوان
کرد ٭ قیاس آب روان را بچاہ نتوان
کرد ٭ (اردو) بہتا پانی - آب جاری - آب
روان (ناسخ شعر) دلیل اس پہ ہے کیا جو
حکم کرتا ہے نجاست کا ٭ کہ ہے گردش
مین زاہد کم نہین ہے آب جاری سے ٭
(ولہ شعر) پڑ گیا عکس جو چلنے سے رہا آب
روان ٭ تیری صورت سے فقط آئینہ ہی
دنگ نہین ٭ ۔

آبِ رَوان از استادن سبز گردد ٭
(مقولۂ عجم) باضافت ثالث - مقولہ ایست
چون کسے از کاہلی و سستی در اشتغال
خود تفرقہ اندازد فارسیان گویند کہ ،، بابا آب
روان از استادن سبز شود ،، یعنی متعفن ناقابل
استعمال می شود - مقصود آنست کہ اشتغال
جاریہ را موقوف مکن کہ نقصانے رسد

صائب ہمین مقولہ را در کلام خود آوردہ است (ب)
ز استادن آب روان سبز گردد ٭ مجو چون خضر
ہستی جاودانہ ٭ (اردو) چلتی کا نام گاڑی نہین تو ہین اینٹ

(۱۶۱) **آبرو اندوختن** (استعمال) آبرو پیدا کردن
و آبرو حاصل کردن است چنانکہ صیدی طہرانی
گوید (ب) آبروئے کہ بصد خون دل اندوختہ ایم
باہید کرم نسیہ بدربان مفروش ٭ (اردو)
آبرو پیدا کرنا (صبا (ب) آبرو کی جو صفات
فقر اسے پیدا ٭ صورت وصل ہوئی ذات
خدا سے پیدا ٭ ۔

(۱۶۲) **آبرو باختن** (استعمال) بے آبرو شدن
و آبرو از دست دادن است چنانکہ صائب
گوید (ب) در بر دریا دلان خاموش بنشین
چون حباب ٭ آبروے خویش می بازی
نفس گرمی کشی ٭ (اردو) آبرو کھونا (بحر
(ب) آبرو کھوئی ہے محو رُخ زیبا ہو کر ٭
بٹیریان پہنی ہین اس زلف پہ شیدا ہو کر ٭

(۱۶۳) **آبرو بالیستن** (استعمال) خواہان آبرو بودن
و درکار بودن آبرو ست چنانکہ ظہوری گوید
(ب) آبرو از سجدۂ خاک درے می بایدم ٭
قطرہ ام از تشنہ جانی کوثرے می بایدم ٭ (اردو)
آبرو درکار ہونا۔

(۱۶۴) **آبرو بباد دادن** (استعمال) ضائع کردن
آبرو ست چنانکہ ظہوری گوید (ب) آبرو در
طلب بادہ مدہ ٭ بعرق ریزی حیا سوگندہ (اردو)
آبرو خاک مین ملانا۔ (رشک (ب) نظر مے کشان
سے گر گر جاے ٭ آبرو خاک مین ملائے شراب ٭
آبرو برباد کرنا بھی کہا جاتا ہے۔ (فی البدیہ نظم
طباطبائی (ب) پھوٹ کر کہتا ہے دریا مین حباب ٭
آبرو اے چشم تر برباد کی ٭

(۱۶۵) **آبرو بباد رفتن** (استعمال) ضائع شدن
آبرو ست چنانکہ ظہوری گوید (ب) آبرو
می رود بباد مباد ٭ آتش بادہ و حیاسوزی ٭ (اردو)
آبرو خاک مین ملنا۔ (اسیر (ب) پیکان تیر یار سے

کرتا ہے ہمسری ٭ ڈرتا ہون خاک مین نہ ملے آبروے دل ٭ آبرو برباد ہونا بھی کہا جاتا ہے (فی البدیہہ نظم طباطبائی ؎) نہین ہو سکتا اتو ضبط اشک واہ اے ناصح ٭ بلا سے آبرو برباد ہو جاے تو ہو جاے ٭

(۱۶۵) **آبرو بر باد دادن** (استعمال) مرادف آبرو بباد دادن است (حافظ ؎) خون دل در جام دیدم از سر شک ٭ آبرو بر باد دادم از شراب ٭۔

(۱۶۶) **ابرو بر باد رفتن** (استعمال) مرادف آبرو بباد رفتن است (ظہوری ؎) رود بر باد ترسم آبروے اعتبار من ٭ چہ محتاجم بدشناے اثر ہا در دعا پیچم ٭

(۱۶۷) **آبرو بر داشتن** (مصدر اصطلاحی) آبرو بلند کردن و مرادف آبرو دادن است کہ می آید چنانکہ بیدل گوید (؎) اگر مہر قناعت باز کردہ پرتو احسان ٭ چو شبنم آبروے ماکہ بردارد درین دریا ٭ (اُردو) آبرو بڑھانا (اسیر ؎) فروغ پیر مغان ہے ہماری محنت سے ٭ گھٹا کے خون بڑھائی ہے آبروے شراب ٭

(۱۶۸) **آبرو بردن** (استعمال) بے آبرو کردن است چنانکہ سعدی گوید (؎) بشب گر نبردے برِ شحنہ سوز ٭ گناہ آبرویش نبردے بروز ٭ (اُردو) آبرو لینا (جانصاحب ؎) لی مفت چنی لعل نے موتی کی آبرو ٭ پہنچی خبر یہ لائی ہے گوہر ہمارے پاس ٭۔

(۱۶۹) **آبرو بر گرفتن** (استعمال) یافتن ابروست چنانکہ ظہوری گوید (؎) آبرو از خاکپایت آبحیوان برگرفت ٭ رنگ و بوے کز تو بود افزون گلستان برگرفت ٭ (اُردو) آبرو پانا۔ بقول امیر شرف اور عزّت حاصل ہونا مرتبہ بڑھنا (رشک ؎) سر تو جدا ہوا تھا مگر پائی آبرو ٭ یہ مرتبہ جدا اتری تلوار سے ملا ٭

(۱۸۰) آبرو بودن (استعمال) حاصل بودن آبرو
و وجود آبرو ست چنانکہ بیدل گوید (؎) گر آبرو
بود از حادثات کاہش نیست * زیان نمیرسد لماس
را ز سود نہا * (اردو) ابرو بنی ہونا۔ بقول
امیر عزت سلامت رہنا۔ آبرو سلامت رہنا
قدر و منزلت قائم رہنا۔

(۱۸۱) آبرو حاصل کردن (استعمال) آبرو پیدا کردن
است چنانکہ سلمان ساوجی گوید (؎) آبروے
ہر دو عالم آنزمان حاصل کنی * کز سر اخلاص
گردی خاکپاے بوالحسن * (اردو) آبرو پیدا
کرنا۔ بقول امیر ناموری اور شرف حاصل کرنا
(صبا ؎) آبرو کی جو صفات فقرا سے پیدا *
صورت وصل ہوئی ذات خدا سے پیدا *

(۱۸۲) آبرو خرج کردن (مصدر اصطلاحی) ضائع کردن
و باختن آبرو ست۔ (ظہوری ؎)
قرار خاک لیسی دہ ظہوری * نخواہم کرد آب
رو دگر خرج * (اردو) آبرو کھونا۔ بقول امیر عزت
ضائع کرنا۔ (بحر ؎) آبرو کھوئی ہے محو رخ زیبا
ہو کر * بیڑیاں پہنی ہیں اس زلف پہ شیدا ہو کر *

آبرو خریدن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب
بحر عجم چیزے براے حفظ آبرو دادن و خود را
از شکنجۂ آبرو ریختن رہانیدن (مخلص کاشی ؎)
فردختم بغبار رہ تو ملک جہان را * باین متاع
قلیل آبروے خویش خریدم * (اردو) آبرو
مول لینا کہا جاتا ہے۔ (فی البدیہ نظم طباطبائی
؎) بات میزان خرد مین تول لے * جان کو
بیچ آبرو کو مول لے *

آبرود (اصطلاح) بدون اضافت بروزن
یاد بود بقول صاحب برہان (۱) سنبل و نیلوفر را
آب رود کہ گذشت۔ مؤلف۔ گوید کہ (۲)
باضافت۔ آب جوے باشد کہ بقول صاحب
برہان رود۔ در فارسی جوے را گویند (اردو)
(۱) سنبل۔ نیلوفر۔ (مذکر) (۲) ندی کا پانی (مذکر)

آبرو دادن (استعمال) عزت بخشیدن است

چنانکہ شاپور طہرانی گوید (؎) شاپور خون ز دیدہ روانست و خوشدلم ٭ زین آبروکہ دیدۂ ترمید ہد مرا ٭ (اردو) آبرو دینا ۔ آبرو بخشنا (ناسخ ؎) وہی ہے خالق نے ازل سے آبرو تلوار کو ٭ کیون نہ آنکھون پر جگہ ہو ابرو خمدار کو ٭ (غالب ؎) تم نے مجھ کو جو آبرو بخشی ٭ ہوئی میری وہ گرمی بازار ٭ ۔

(۱۷۴) **آبرو داشتن** (استعمال) باتوقیر و باآبرو بودن است چنانکہ سبزواری گوید (؎) بناکام شاہے برفت از درت ٭ کہ پیش تو ہیچ آبروئے نداشت ٭ (اردو) آبرو رکھنا ۔ (فقرہ) امیر حضور ہم اگرچہ غریب ہین مگر آبرو رکھتے ہین ۔

(۱۷۵) **آبرو رفتن** (استعمال) بے آبرو شدن و باقی نماندن آبروست چنانکہ جامی گوید (؎) چہ آب در جگرم باشد اینچنین کہ مرا ٭ ہم آبدیدہ زہجرش ہم آبرو رفتست ٭ (ظہوری ؎) رود از گریہ ہائے خام آبِ روئے بیتابی ٭ نباشد گر جگر را جو ششے از داغ پنہانی ٭ (اردو) آبرو جانا (غالب ؎) ہر بوالہوس نے حسن پرستی شعار کی ٭ اب آبروئے شیوۂ اہل نظر گئی ٭

(۱۷۶) **آبرو روان گردیدن** (استعمال) مرادف ماضیہ چنانکہ بیدل گوید (؎) بے رواجیہائے اشکم احتیاجم داغ کرد ٭ آبرو چندانکہ می ریزم نمی گردد روان ٭ ۔

(۱۷۷) **آبرو ریختن** (مصدر اصطلاحی) مرادف آب کسے ریختن باشد (غنی ؎) پر کن ز آب دیدۂ گریان سبوئے خویش ٭ یعنی مریز بر لب جو آبروئے خویش ٭ (ابو سلیک گرگانی ؎) خون خود را گر بریزی بر زمین ٭ بہ کہ آبِ روئے ریزی بر کنار ٭ (آہی ؎) ندارد روئے گل پیش تو آبے ٭ بپایت ریخت گوئی آبرو را ٭ در اصطلاح ماضیہ ہم سند این از کلام بیدل پیدا است ۔

(۱۷۸) **آبرو سنجیدن** (مصدر اصطلاحی) موازنۂ آبرو

کردن چنانکہ بیدل گوید (س) باکدامی ذرّہ
سنجم آبروے اعتبار ۞ آن قدر ہیچم کہ از خود
شرمسارم کردہ اند ۞ (اردو) آبرو کا جانچنا۔

(۱۸۹) **آبرو شدن** (مصدر اصطلاحی) رفتن آبرو
وبے آبرو شدن است چنانکہ حزین اصفہانی
گوید (س) نبود اوّل درین میخانہ قدرے خرقہ
پوشانرا ۞ شراب آلودہ دلقم آبروے
پارسائی شد ۞ (اردو) آبرو جانا۔ جاتی رہنا
(غالب س) ہر بوالہوس نے حسن پرستی شعار کی
اب آبروے شیوۂ اہل نظر گئی ۞ (بحر س)
آبرو جاتی رہیگی آپکی ۞ بحر اب اس سے
کنارہ خوب ہے ۔۔

آبرو شکستن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار
کہ بذیل آبرو می نویسد مرادف آبرو بردن است

آبِ روشن (اِصطلاح) باضافت ثالث بقول
صاحب بحر عجم رونق و رواج ۔ سندش در (آب از لب خود دون)
گذشت (اردو) رونق (مونّث) رواج (مذکّر)

(۱۹۰) **آبِ روشن جُستن** (استعمال) باضافت
ثالث امید رونق و آبرو داشتن وطلب آن
کردن چنانکہ صایب گوید (س) چہ آب روشن
ازین چرخ نیلگون جویم ۞ کہ رخ بخون شفق آفتاب
می شوید ۞ (اردو) آبرو چاہنا۔ عزت اور
اور مرتبے کی خواہش کرنا (آتش س) پیش
منعم نہین کم مایہ کی عزّت ہوتی ۞ آبرو چاہے
تو دریا سے کنوان دور رہے ۔

(۱۹۱) **آبرو طلبیدن** (استعمال) خواہش آبرو کردن
و آبرو خواستن چنانکہ صائب گوید (س)
از روشنان خرج سخاوت طمع مدار ۞ کز
شبنم آبرو طلبد آفتاب خشک ۞ (بیدل
س) آبرو می طلبی ترک طمع کن بیدل ۞
کاین دو تمثال بیک خانہ نشستست بہم (اردو)
آبرو چاہنا۔ (دیکھو اصطلاح ماضیہ)

(۱۹۲) **آبرو فروختن** (مصدر اصطلاحی) آبرو را بمعاوضہ
از دست دادن است چنانکہ صیدی طہرانی گوید

(ص) آبروے که بصد خون دل اندوخته‌ئی ؛ با مید
کرم نسیه بدربان مفروش (اردو) آبرو بیچنا۔
(بحر ص) دینے والے کا کب احسان گدا لیتے
ہین ؛ آبرو بیچکے ٹکڑا فقرا لیتے ہین ؛۔

(۱۹۳) **آبرو فرو ریختن** (مصدر اصطلاحی) مرادف
(آب رُخ ریختن) باشد چنانکه ارسلان گوید (ص)
زلعل جانفزا ایش ارسلان هر گه سخن گوید ؛
زخجلت آبروے چشمۂ حیوان فرو ریزد ؛۔

(۱۹۴) **آبرو کردن** (مصدر اصطلاحی) لحاظ و احترام
کردن (بیدل ص) خاک گردیدیم اما آبروے گل
نکرد ؛ ہیچ دل بر آب گردیدن جگر داریم ما ؛ (نظیری
نیشاپوری ص) تصدیع کم کشند گل و باده تا بکے ؛
در کار بید ماغی ما آبرو کنند ؛ (ظهوری ص)
طراوت ہلاے عمر خضر ہست از جرعۂ جامت ؛۔
سکندر کو که خاک رهگذارت آبرو کردے (اردو)
لحاظ کرنا۔ احترام کرنا۔

(۱۹۵) **آبرو گرد کردن** (مصدر اصطلاحی) کنایه از
جمع کردن و حاصل کردن رونق و آبروست
چنانکه صائب گوید (ص) از قناعت گرد اگر
می کرد آب روے خویش ؛ زود می شد
سیر چشم از گوهر غلطان صدف ؛ (اردو) آبرو
سمیٹنا۔ (فی البدیه نظم طباطبائی ص) آتی ہے
جب نسیم تو کهتی ہے موج بحر ؛ یون آبرو سمیٹ
اگر ہون ہزار ہاتھ ؛

آبرو ماندن (استعمال) در مبحث آبرو
نماندن بیاید۔

(۱۹۶) **آبرو نگاه داشتن** (استعمال) آبرو
محفوظ داشتن است چنانکه جامی گوید (ص)
میدهم گفتم بہاے خاک کویت آبرو ؛ گفت
رو جامی نگهدار آبروے خویش را ؛ (اردو)
آبرو بچانا (بحر ص) ہوے بے آبرو ہم آپکے
آگے گھڑی بھر مین ؛ بچائی کیونکر آئینے
نے اپنی آبرو برسون ؛۔

(۱۹۷) **آبرو نگذاشتن** (استعمال) بے آبرو کردن

وآبرو ریختن است اگرچہ این منفی آبرو گذاشتن
است ولیکن استعمال این درمثبت بنظر مولف
نیامدہ (شانی مشہدی ع) خاکسترم بسر کہ
چہ بے آبرو شدم ؛ نگذاشت گریہ پیش کسان
آبرو مرا ؛ (اردو) آبرو لینا ۔ بے عزت اور
ذلیل کرنا (بحر ع) جو آب آئینہ کی جائے
ہم مکدّر ہون ؛ وہ کون ہین جو کسی کی ہنسی
آبرو لیتے ؛ ۔

(۱۹۸) **آبرو نماندن** (استعمال) بے آبرو شدن
است لازم استعمال ماضیہ ۔ ومنفی آبرو ماندن
اگرچہ آبرو ماندن بمعنائے حقیقی است ولیکن
استعمالش در مثبت بنظر نیامدہ قاسمی گونابادی
گوید (ع) نماند آبروئے درین انجمن ؛
در و شمستہ ام دست دل از سخن ؛ (اردو)
آبرو مٹجانا ۔ بے آبرو ہونا (قلق ع) گھر
سے باہر اگر نکالا قدم ؛ آبرو ساری
سٹ گئی اسدم ؛ ۔ اردو مین آبرو ریجانا
کہا جاتا ہے جو آبرو ماندن کا ترجمہ ہے
(بحر ع) بلاسے جان نکل جائے آبرو رہجائے
کھُلے کسی پہ نہ پردہ شکستہ حالونکا ؛ ۔

(۱۹۹) **آبرو ہوس کردن** (استعمال) بقول صاحب
نفائس ہوس بمعنی آرزوے نفس است پس آبرو
ہوس کردن خواہش آبرو کردن نفس باشد
(ظہوری ع) کسے از عشق آب رو ہوس
کرد ؛ کہ خاک رہ بفرق ملتمس کرد ؛ (اردو)
آبرو کی ہوس کرنا ۔

(۲۰۰) **آبرو یافتن** (استعمال) مرادف آبرو حاصل
کردن (ظہوری ع) یافت ظہوری ز عرض عشق
آبرو ؛ بر سر صد عیش و طرب خاک باد ؛

آب رہ (اصطلاح) بدون اضافت ثالث
بقول صاحب شمس اللغات شراب
انگوری (اردو) انگوری شراب (موش

آب ریخیت (مقولہ) بدون اضافت ثالث
(۱) بقول صاحب بحر عجم شرمندہ گردیدن

مقولۂ عجم است یعنی چون کسے نادم شد گویند
کہ آب ریخت ولبقول صاحب برہان جامع
(۲) بے عزت وخفیف ساخت۔ مولف
گوید کہ این مشتق از مصدر اصطلاحی آب
ریختن است کہ بیاید (اردو) (۱) آب آب
ہوا۔ پانی پانی ہوا۔ (ناسخ) نرگس مست
یار کے آگے ؛ ہوئی غیرت سے آب
آب شراب ؛ (ولہ) وہ پانی پانی ہوا شرم سے
تو محفل مین ؛ بہا کے اشک ہوا کیا ہی
انفعال سے مجھے (۲) آبرو لی۔ ذلیل کیا۔

آب ریختن (مصدر اصطلاحی) (۱) بقول
بہار معروف کہ از افشاندن آب مراد باشد
(۲) ولبقول صاحب فرہنگ انند گرد وغبار
فرو نشاندن۔ صاحب بحر عجم گوید کہ (۳) آب
ریختن بے عزت وخفیف ساختن۔ مولف
گوید کہ معناے آخر الذکر متعلق از (آب کسے
ریختن۔ یا آب چیزے ریختن) است وبہ تحقیق
مولف۔ (۴) آب ریختن عرق آلود ومنفعل
شدن ہم۔ (ظہوری) در گرفتست آتش
مستان ؛ ساقی از روغن آب می ریزد ؛۔
(ولہ) برگل نم دیدہ آب بے ریختن آسان
تراست ؛ سوز عشق خویش بر دلہاے شیدا
عرض کن (بیدل) مزن اے بے خبر
لاف محبت ؛ مبادا آب ریزد از حیا
دل ؛ (اردو) (۱) و (۲) پانی چھڑکنا (۳)
آبرو لینا (دیکھو آب رخ کسے ریختن) (۴)
آب آب ہونا۔ پانی پانی ہونا۔ (دیکھو مقولۂ عجم)

آبریز (اصطلاح) بدون اضافت ثالث بقول
صاحب بحر عجم (۱) ادب خانہ ومستراح (۲)
ولو آب کشی (۳) ظرفے کہ وقت غسل بدن
آب بر سر ریزند (۴) گودا بیکہ از براے
آبہاے مستعمل ہیچو آب حمام ومطبخ وغیرہ کنند
باشند ولبقول صاحب سروری (۵) متوضا
یعنی حوض وغیرہ کہ دران وضو کنند (مولوی

معنوی ط۱) اے بدیدہ تو نہاے چرب خیز ۞ فضلہ آنرا ببین در آبریز ۞ (حکیم سنائی ط۲) دوستی را ابریز چرخ مبر ۞ زانکہ او گہ تہی بود گہ پر ۞ (حکیم زجاجی ط۴) کمر بستہ یکسر برائے گریز ۞ نہ مطبخ بدا نجانہ بُد آبریز ۞ (حکیم سوزنی ط۵) شعر تو باید آبریز در انداخت ۞ گر بود از مشک بر نبشتہ با بریز ۞ (اردو) (۱) پاخانہ (مذکر) (۲) ڈول (مذکر) (۳) وہ ظرف جس سے غسل کے وقت پانی سر پر ڈالیں (۴) چوبچہ جس میں حمام یا باورچیخانہ کا پانی جمع ہوتا ہے (مذکر) (۵) حوض وغیرہ جس میں وضو کریں (مذکر)

آبریزان (اصطلاح) بدون اضافت ثالث بقول صاحب برہان روز سیزدہم ماہ تیر باشد گویند کہ در زمان یکے از ملوک عجم چند سال باران نبارید در این روز حکما و بزرگان و خواص و عوام در جائے جمعیت نمودہ دعا کردند ہمان لحظہ باران شد بدان سبب مردم شادی و نشاط کردہ آب بر یکدیگر ریختند ازان باز این رسم بر جاست (نظیری نیشاپوری ط۵) از سیہ چشمان ہندی آب در چشمت نماند ۞ آبریزان می شود در زیر چشمے آبدہ ۞ (اُردو) عجمیونکی ایک خاص عید کا نام جو ۱۳ ماہ تیر کو منائی جاتی ہے۔

آب ریزگان (اصطلاح) بقول صاحب بحر عجم مرادف ماضیہ۔

آب زدن (مصدر اصطلاحی) بدون اضافت بقول صاحب بحر عجم (۱) گرد فرو نشاندن (۲) تسکین دادن (۳) اطفائے آتش کردن و بقول صاحب فرہنگ انندراج (۴) فرو نشاندن آتش خشم (۵) رام ساختن مؤلف۔ گوید کہ اگر این مصدر عام را بہ صلہ ہائے مختلفہ و تخصیص مفعولش بیان نکردہ شود تحقیق پسندان را خوش نہ نماید و اصطلاح جویان را افادتے نہ بخشد۔ مخفی مباد کہ استعمال

این مصدر را اصطلاحی بصلہ ہائے متعدّدہ یافتہ
میشود مثلاً۔ (آب زدن بہ چیزے) و (آب
زدن بر چیزے) و (آب زدن چیزے را) و
(آب زدن در چیزے) بہ تحقیق۔ **مولّف**
از براے این مصدر اختلاف صلہ ہا فرقے
در معنی پیدا نکند ولیکن اختلاف مفعول موثر
بر معنی است چنانکہ آب زدن براہ معنی
اول است و آب زدن بدل مخصوص بمعنی
دوم و آب زدن بر آتش مثال معنی سوم
باشد۔ امّا معنی چہارم متعلق است از معنی
سوم مثلاً (آب بر آتش خشم زدن) کنا
از غصّہ فرو نشاندن و اطفاے آتش غضب
است۔ عجب است کہ صاحب فرہنگ
اندراج انیمعنی را معنی تازہ قرار می دہد
و ہم چنین است معنی چہارم ہم کہ محض ادعاے
صاحب فرہنگ اندراج است و دیگران
ازینمعنی سکوت ورزیدہ اند۔ **مولّف**

این کتاب را ہم سندش بدست نیامد و بہار
از (آب زدن) ساکت است و (آب زدن
بر چیزے) را کہ کنایہ از گرد و غبار فرو نشاندن
گیرد قابل غور است کہ تخصیص صلہ بر در تعمیم
لفظ چیزے معاملہ را برہم می کند در رائے
مولّف۔ آب زدن کنایہ از فرو نشاندن باشد
و ہمین است قول صاحب برہان و (آب
زدن بظرف مکانی) خواہ بصلۂ بار باشد
یا بر یا در یا را کنایہ از گرد و غبار فرو نشاندن
است چنانکہ بالا گذشت پس (آب زدن
بر چیزے) را بدین معنی مخصوص کردن درست
نباشد۔ خلاصہ اینست کہ معانی متعدّدہ آب
زدن پیدا می شود از مفعول و قرینۂ آن
چنانکہ بذیل می آید۔ (اُردو (۱) آبپاشی کرنا
(۲) تسکین دینا (۳) آگ بجھانا (۴) آگ
بجھانا (۵) مطیع کرنا۔ آصفیہ) (اسیر سلطہ
غم دور کرے شراب پاشی ٭ ٹھلا دے

یہ گرد آب پاشی ÷ (کیف ۷۵ه) ایک دنیا مین
نہ ایسا کوئی صحرا پایا ÷ آگ دلکی جو بجھاوے
کہین دن بہر روکے ÷ (قلق ۳ه) دوڑو
لوگو بجھاؤ آگ لگی ÷ جلد پانی منگاؤ آگ لگی ÷
فقرہ امیر ۴) دونون مزاج کے جھلّے ہین یہ
آگ نہین بجھاؤگے تو بجھیگی ،، (امیر اللغات)

(۲۰۱) **آب زدن آتش را** (مصدر اصطلاحی)
مرادف آب بر آتش زدن - باشد کہ گذشت
چنانکہ بیدل گوید (ه) بتدبیر دگر نتوان
زداغ کلفت آسودن ÷ مگر آبے زند
خاکستر ما آتش مارا ÷ مخفی مباد کہ (آب زدن
بہ آتش) و آب زدن بر آتش) و (آب زدن
در آتش) معنیٰ فرقے ندارد - اگرچہ سند استعمال
آن بصلہ ہاے با و بر و در الان دستیاب نشد

(۲۰۲) **آب زدن براہ** (مصدر اصطلاحی) تخصیص
مفعول درین اصطلاح بر طریق تمثیل است
واین عام باشد از براے ظرف مکان یعنی
آب زدن بہ خانہ و در خانہ و میدان
و امثال آن در معنی اصطلاحی فرقے پیدا
نمی کند کہ کنایہ از گرد فرونشاندن باشد۔
(ظہوری گوید ه) براہ گریہ آبے می زند
چشم ÷ نفس فرّاش جولانگاہ آہ است ÷
(بیدل ه) آب زد بیدل بر آتش عمرہا
چشم ترم ÷ آن ستمگر یک نگہ انعام نتوانست
کرد ÷ (اُردو) آبپاشی کرنا - چھڑکاؤ کرنا -
راستے یا مکان یا میدان وغیرہ مین - (دیکھو
آب زدن کے پہلے معنی) (شاہ نصیر ه)
یہ کسکے واسطے کرتی ہے چشم تر چھڑکاؤ ÷
کہ آینے کا نہین چاہتا ہے گھر چھڑکاؤ ÷

آب زدن بر چیزے (مصدر اصطلاحی)
بقول بہار کنایہ از گرد و غبار فرونشاندن
و در راے مؤلّف - چنانکہ در مصدر
(آب زدن) گذشت تعمیم چیز ہر گز درست
نیست و اینقدر درست باشد کہ بجاے

(آب زدن بر چیزے) (آب زدن بر ظرف مکانی)۔ گفته شود۔ بہار سندے که پیش میکند ہمان ست که در (آب زدن براه) گذشت واسناد دیگرش ہم علی غیر محلہ۔ اگر آب زدن بر چیزے را بدیمعنی مخصوص کرده شود (آب بر رُخ زدن) و (آب بر رخسار زدن) و (آب بر روے زدن) وغیر ذلک که گذشت داخل این اصطلاح می شود و آن بلحاظ معنی درست نباشد۔

(۲۰۳) **آب زدن در را** (مصدر اصطلاحی) کنایه از گرد فرونشاندن درِ خانه باشد یا در باغ وامثال آن وگاہے صلهٔ را۔ محذوف ہم باشد چنانکه حافظ گوید (ـه) خرم آنروز که با دیدهٔ گریان بروم ٭ تا زنم آب۔ درِ میکده یکبار دگر ٭ (اُردو) آبپاشی کرنا چھڑکاو کرنا۔ دروازے مین۔

(۲۰۴) **آب زدن راه را** (مصدر اصطلاحی) مرادف (آب زدن براه) است چنانکه ظہوری گوید (ـه) باستقبال وصل از خویش می خواہم برون آیم ٭ که شادی می زند از گریه راهِ خنده را آبے ٭ بحث کامل این مصدر اصطلاحی در (آب زدن براه) گذشت

(۲۰۵) **آب زدن کباب را** (استعمال) افشاندن و پاشیدن آب بر کباب باشد (شاپور طهرانی ـه) دلم بر آتش غم خام سوز گشت امشب ٭ کجاست گریه که آبے زند کباب مرا ٭ (اردو) کباب پر چھنٹا دینا۔ (آصفیه دیکھو چھینٹا دینا)

آب زده (اصطلاح) بے اضافت بقول صاحبان بہار عجم و فرہنگ انند راج جنسے را گویند که بسبب افتادن داغ آب قیمتش نازل باشد (نادم گیلانی ـه) تو پاکدامنی این گل ز جنس حسن تو نیست ٭ که نیست لاله وگل داغدار و آب زده ٭ بہار گوید که تواند که زینجا بمعنی آب پاشیده شده باشد چنانچه سر گلہاے

پژمردہ می باشند۔ براے طراوت وتازگی
انہا وخیال ضعیف است کہ بمعنی لوث وآلودہ
باآب باشد و مقابلہ پاکدامنی ہمین را می خواہد
(انتہیٰ) **مولف**۔ گوید کہ آب زدہ را جنس
آب زدہ گرفتن درست نباشد و درکلام
نادم گیلانی استعمال (گل آب زدہ) می باشد
پس آب زدہ صفت چیزے است کہ نقصان
آب یا در سیدہ باشد اعم از ینکہ داغدار
شود یا متغیر۔ مقصود انیست کہ اثر آب آنرا از
آب وتاب اصلی برگردانیدہ واین۔ (مرادف
آب رسیدہ) ومفعول (آب زدن) دریںصورت
آب زدن متاع مرادف آب رسیدن متاع
باشد کہ گذشت۔

آبِ زر (اصطلاح) باضافت ثالث بقول
صاحب بحر عجم (۱) طلاے حل کردہ نقاشان
(۲) مے زعفرانی وبقول صاحب ناصری
(۳) آب زعفران ہم۔ بہار گوید کہ آبے کہ ورق
نقرہ حل کردہ باشند آنہم آب زر است۔
(سنجر کاشی ؎) از آب زر بخنجر شیرویہ نقش
بود ؛ کین رانسب بہ تیشۂ فرہاد می رسد ؛
(نظامی ؎) بآب زر این نکتہ باید نوشت ؛
شتربان درود انچہ خربندہ کشت ؛ (سلمان ساوجی
؎) ہمہ روز تخم طرب کاشتند ؛ بآب زرش
آب میداشتند ؛ (علی خراسانی ؎) در مجلس
غارت زدگان طرب وعیش ؛ ساقی ز خرابات
مغان آب زر آرد ؛ (اردو) (۱) بقول امیر
آب زر سے وہ پانی مراد ہے جسمین سونا یا چاندی
حل ہو (آتش ؎) لکھتا جو نامۂ شوق اس
سیمبر کو آتش ؛ تحریر اسکو خامہ بے آب زر
نہ کرتا ؛ (۲) زعفرانی شراب (مؤنث) (۳)۔
زعفران کا پانی۔ (مذکر)

آب زر تاب (اصطلاح) باضافت ثالث
بقول صاحب بحر عجم از قبیل آب آہن تاب
است یعنی آبیکہ زر را تاب دادہ دران

غوطه دهند تا گرم شود پس سرد کرده به بیمار خورانند (اُردو) وه پانی جسے اصلاح کے لیے سونا گرم کر کے بجھاتے هین - اگرچه لوہے بجھے هوے پانی کو اردو مین آب آهن تاب کہتے هین لیکن آب زر تاب مستعمل نہین ہے - سونے سے بجھا ہوا پانی کہہ سکتے هین -

(۲۰۷) **آبِ زرد** (اصطلاح) باضافت ثالث کنایہ از اشک خونین باشد چنانکه صائب گوید که

بدل آب از دیده فرو ریختن گذشت (اُردو) اشک رنگین (اسیر ؎) تفوّق ہے گل شاداب پہ هر اشک رنگین کو ؛ گریبان داغ رہتا ہے مرا دامان گلچین کو ؛ -

آبِ زرد از دیده ریختن (مصدر اصطلاحی) باضافت ثالث بقول صاحب فرهنگ انندراج کنایه از اشک خونین ریختن باشد چه صفرا از کف خون است (فردوسی ؎) فرو ریخت از دیدگان آب زرد ؛ به آب دو دیده همین چاره کرد ؛ **مؤلف** - گوید که از آب زرد اشک خونین مراد است چنانکه گذشت و (آب زرد از دیده فرو ریختن) هم مصدر اصطلاحی است که گذشت پس آب زرد از دیده ریختن اصطلاحے خاص نباشد چرا که اشک یا آب دیده و امثال آن با هر قدر مصادر که مستعمل است - آب زرد هم با مصادر مذکوره مستعمل باشد - مخفی مباد که در کلام فردوسی استعمال (آب زرد از دیده فرو ریختن) است (اُردو) آنکھون سے خون بہانا - (فی البدیه از نظم طباطبائی ؎) روتے رہتے نہین رہتے جب اشک ؛ خون آنکھون سے بہاتا ہون مین ؛ -

آبِ زره بر زره (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب فرهنگ انندراج که بحواله مظهر العجائب می نویسد آب موج زن (اُردو) لہراتا پانی - موج زن سمندر

آبِ زلال (استعمال) باضافت ثالث

وضمّ زاے منقوطہ - بقول صاحب برہان لفظ زلال بر وزن جوال کرمے را گویند کہ درمیان برف بہم میرسد و او پرندہ باشد پر از آب صاف و آنرا آب زلال خوانند و آن کرم اندک حیاتی و حرکت مذبوحی ہست و زلال لفظ عربی است بمعنی صاف - استعمال آب زلال در کلام اساتذہ یافتہ میشود (جامی ۵) تشنگان را بدمے آب تفقد می کن ؛ ایکہ منزل بلب آب زلالست ترا ؛ (حافظ ۵) در سینہ دلش زنازکی بتوان دید ؛ مانند سنگ ریزہ در آب زلال ؛ (اردو) آب زلال - (مُذکّر) (بحر ۵) اے بحر آب و تاب ہے کیا تیری بات مین ؛ ہر شعر موج چشمۂ آب زلال ہے ؛ -

(۷۰۲) **آب زمزم** (استعمال) باضافت ثالث آب چاہے معروف کہ در مکّہ معظمہ واقع است (جامی ۵) با آب زمزم اگر شست خرقہ زاہد شہر ؛ چہ سود از آن چوندارد طہارت ذیلی ؛ (اردو) آب زمزم (مُذکّر) بقول امیر مکّہ معظمہ مین ایک کنوان ہے اُسکا پانی - (کیفی ۵) کیسکے بوسۂ لب سے مجھے تو رغبت ہے ؛ مین آب کوثر و زمزم کی چاہ کیا کرتا ؛ -

آبزن (اصطلاح) بابائے موقوف بقول صاحبان برہان و بحر عجم (۱) کنایہ از آرام و تسکین دہندہ - یعنی شخصے کہ مردم را بزبان خوش تسلّی کند (۲) امر بہ معنی اوّل ہم یعنی تسلّی کن و تسکین بدہ (۳) حوض کوچک (۴) ظرفے باشد از مس و امثال شے آن بمقدار قامت آدمی یا کمتر از آن باہر سو سوراخ دار کہ اطبا ربیماران را در آن ابا خوانند یا بنشانند و سر بیمار را از آن سوراخ بہیرون آرند و آب گرم با ادویہ جوشانیدہ دران کنند (اردو) (۱) آرام اور تسکین دینے والا

(۲) تسلّی دلاسا دینے کا صیغہ امر یعنے تسلّی دے دلاسا دے۔ (۳) چھوٹا سا حوض (مُذکّر) (۴) بقول امیر وہ ظرف جسمین دواؤن کا جوش کیا ہوا پانی اس انداز سے بھر کر کہ مریض کی گردن تک رہے مریض کو بٹھاتے ہین اسی کا مصدر آبزن کرنا اور اُسکا لازم آبزن ہونا اردو مین مستعمل ہے۔

(۲۰۷) **آبزن دادن** (استعمال) بیمار را در آبزن خوابانیدن ونشاندن است زبانداناں حال ہم تصدیق این می کنند (فی البدیہ) مرزا مہدیخان کوکب ؎ نماید تا زرنج جلدش آزاد ٭ پزشک کاردانش آبزن داد ٭ (اُردو) آبزن کرنا (امیر اللغات)

آب زندرود (استعمال) بقول صاحب فرہنگ انندراج کہ بحوالہ فرہنگ فرنگ می فرماید نام دریائے است در اصفہان کہ از غرب جانب شرق جاریست گویند کہ نہرہاے مختلف دریکجا مجتمع شدہ دریاے بزرگ گردیدہ۔ زندہ بمعنی بزرگ وکلان است وزند مخفّف زندہ پس آب زندرود رودے است کہ آب او زندہ است صاحب برہان بذیل لفظ زندہ ذکر این میکند ومی فرماید کہ (زندہ رود) نام دریاے است در صفاہان۔ **مُولّف**۔ گوید کہ آب بمعنی دریا گذشت۔ (زندہ رود) را (زندہ آب) گفتن ہم درست نباشد کہ علم است عجب است کہ صاحب انند (زندہ رود) را (آب زند رود) نوشتہ (اُردو) اصفہان کے ایک بڑے دریا کا نام زندہ رود ہے۔

آبِ زندگانی (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب فرہنگ انندراج (۱) مراد آب حیات (۲) کنایہ از طراوت ورونق جوانی وتحقیق **مُولّف** (۳) مجازاً بمعنی شراب ہم (ارسلان ؎) ورزمین لطف انداز نظر برپائیدن

خضر پابد ذوق آب زندگانی از سراب ٭ (محتشم ۳۳) گر از خمار رہم جان عجب مدار اے دل ٭ کہ ساقی از لب من آب زندگانی ببست ٭ (اردو) (۱) آب زندگانی (مذکر) (وزیر ۵) بوسۂ لب دلکو دیگا اک حسین سبزہ رنگ ٭ خضر آب زندگانی سے بھریگا جام روح (۲) ترنگ و رونق جوانی (مونث) (۳) شراب (مونث)۔

آبِ زندگی (اصطلاح) باضافت ثالث بقول بہار (۱) مرادف آب زندگانی (۲) و بہ تحقیق مؤلف۔ کنایہ از معشوق ہم (ارسلان ۱) ہست گویا در دم تیغ تو آب زندگی ٭ ورنہ از بہر چہ جان بخشد دم بسمل سرا ٭ (صائب ۱) مستانہ جلوہ ہائے تو اے آب زندگی ٭ گردش دیا دحلقۂ گرداب می برد ٭ (اردو) بقول اہم (۱) آب زندگی (مذکر) (بحر ۵) کیا عجب جھلکے ضعیفونکا جو آب زندگی ٭ کاسۂ سر مین ہے عالم ساغر مخمور کا ٭ (۲) معشوق۔

آب زندہ رود (استعمال) بدون اضافت ثالث بقول صاحب فرہنگ انندراج مراد (آب زندرود) باشد۔

آبِ زہ (اصطلاح) باضافت ثالث وکسر رابع بقول صاحبان بحر عجم و سروری آبیکہ از کنار تالاب و رود و خانہ و امثال آن تراوش کند۔ (اردو) ندی یا تالاب وغیرہ کے کنارہ سے رِستا ہوا پانی (مذکر)

آبِ زہرہ (اصطلاح) باضافت ثالث و فتح رابع بقول صاحب بحر عجم (۱) شراب (۲) تابش (۳) شفق بعد از صبح و بقول صاحب فرہنگ انندراج مطلق شفق (اردو) (۱) شراب (مونث) (۲) تابش (مونث) (۳) شفق (مونث) (ذوق ۵۳) ہے آج جو یون خوشنما نور سحر رنگ شفق ٭ پرتو ہے کس خورشید کا نور سحر رنگ شفق ٭

آبِ زیرِ کاہ (اصطلاح) باضافت ثالث
وسادس بقول صاحب بحر عجم کسے کہ بظاہر
خوب و در باطن فتنہ انگیز باشد وخوبی و نیکی
و قابلیّت وکمال مخفی و بقول بہار مطلق
چیز پنہان و مخفی ہم۔ مؤلف۔ گوید کہ از
استعمال زباندانان عجم می کشاید کہ آبِ
زیرِ کاہ (۱) آبے است کہ زیر کاہ پنہان باشد
و این خیلے خطرناک است چراکہ در بادی النظر
وجود و مقدارش معلوم نمیشود و راہ روانِ
بے خبر را غرق کند اکثرے از شعراے عجم در
معنی حقیقی استعمال این کردہ اند و مجازاً بمعانی
مکرِ و مکّاری و نیکی و نیک۔ صائب در معنی حقیقی گوید
(لہ) کرد مارا عاقبت ہمواری دشمن خراب
سیل کار آب زیر کاہ نتوانست کرد (ولہ)
آب زیر کاہ را باشد خطر از بحر بیش * صائب
از ہمواری اہل زمان غافل مباش * خلاصہ
اینست کہ آب زیر کاہ بمعناے حقیقی (۱)
آب پنہان است نہ چیز پنہان و مجازاً (۲)
مکر و حیل راہم توان گفت کہ در ظاہر دوست
می نماید و در باطن فتنہ انگیزی کند (۳) خوبی
و نیکی و قابلیّت و کمال مخفی کہ بظاہر معلوم
نہ شود و این عکس معنی دوم است (۴) کسے
کہ در باطن با صفات حسنہ موصوف باشد و بظاہر
ننماید صاحب برہان ہم معنی سوم را ذکر میکند
صائب (لہ) با خس و خاشاک صائب موجۂ
دریا نگرد * انچہ با ما سادہ لوحان آب زیرکاہ
کرد * (سالک یزدی لہ) می دہم بر باد
آب زیر کاہ خویشتن * زعفرانی گہر با را کاہ
خرمن می کنم * خاقانی (لہ) باجہان آب
زیرکاہ مباش * تاترا بے آب تر ز کہ
نکند * (اُردو) (۱) آب زیر کاہ (مذکر) وہ پانی
جو سبزہ کے نیچے چھپا ہوا ہو (۲) آب زیرکاہ
مکر اور وہ شخص جو دل مین فریبی ہو (۳) نیکی (۴) وہ
جو باطن مین نیک بخت ہو۔ اسکو زباندانان

اُردو نے آب زیرکاہ نہین کہا ہے آتش
لہ) فریب کو دل اہل صفا مین راہ نہین ؛
وہ دشت ہے یہ جہان آب زیرکاہ نہین ؛
(بحر ؎) آب زیرکاہ ہے صیّاد اے مرغان
باغ ؛ چاہیئے سبزے سے بھی خوف وخطر برسات
مین ؛ (مومن ؎) تھا آبِ جو زیرکاہ پنہان
غم مین سرور مین ہوا دان ؛

آب زیرکاہ انداختن (مصدر اصطلاحی

بقول صاحب بحر عجم مکّاری وحیالی کردن
وبقول صاحب فرہنگ انندراج حیلہ و شیطنت
درپردہ داشتن (قدسی - رباعی) چرخ
آب ہمیشہ زیرکاہ اندازد ؛ یک کار لصید حیلہ
براہ اندازد ؛ مہر است کہ عیب چرخ را
پوشیدہ ؛ رسوا ست چو گل ز سر کلاہ
اندازد ؛ (اردو) مکّاری کرنا - حیلہ بازی کرنا

(۲۰۲) **آب زیرکاہ داشتن** (مصدر اصطلاحی

(۱) مرادف ماضیہ چنانکہ بیدل گوید (؎)
زطرز مشرب عشاق سیر بے نوائی کن ؛ شکست
رنگ کس آبے ندارد زیرکاہ آنجا ہ -

آب ساختن (مصدر اصطلاحی) (۱) موافق (۲۰۳)
شدن آب وہواست چنانکہ دانش گوید
(؎) گل بدست گلفروشان رنگ بیماران
گرفت ؛ آب غربت نازپرورد گلستان را
نساخت ؛ (۲) مرادف آب کردن باشد
چنانکہ صائب گوید (؎) گر تاثیر درافغان
غمگین دل نمی باشد ؛ کجا دل آب سازد
نالہ گر آسیا خیزد ؛ (۳) شراب ساختن - کہ
آب بمعنی شراب ہم آمدہ (غنی ؎) مغان
کہ دانۂ انگور آب می سازد ؛ ستارہ می شکنند
آفتاب می سازد ؛ (اردو) (۱) پانی موافق
آنا - آب وہوا موافق ہونا - آب وہوا
کی سازگاری بھی کہتے ہین دیکھ (؎)
خانۂ غیر کا اے حور لقا قصد نکر ؛ ناموافق
ہے بہت آب وہوائے دوزخ ؛ ـــ (۲)

نرم کرنا آب کر دینا۔ بقول امیر گھلا دینا۔ پانی کر دینا (آتش ؎) عتاب یار سے رنگ رخ مریخ اُڑتا ہے ٭ نگاہ خشمگین کرتی ہے زہرہ آب رستم کا ٭ (۳) شراب بنانا۔

(۲۲۰) **آب ساختنِ آئینہ** (مصدر اصطلاحی۔) باضافت نون جلا دادن آئینہ باشد چنانکہ صائب گوید (؎) از دم آتش فشان آئینۂ تاریک خود ٭ گر نسازی آب بارے پیش آہنگر گذار ٭ (اردو) آئینہ کو آب دینا کہہ سکتے ہین اسلئے کہ آب آئینہ جلا اور صفائی آئینہ کے لیے اردو مین مستعمل ہے۔ (دیکھو آب آئینہ)

(۲۲۱) **آب ساختنِ چیزے** (استعمال) اوّل **آب ساختنِ چیزے را** باضافت نون (۱) گداختن و آب کردن چیزے است سندے کہ در (آب ساختن) از کلام صائب گذشت سند این ہم باشد کہ آب ساختن دل و دل را آب ساختن نوشتہ مخفی مباد کہ درین مصدر اصطلاحی از لفظ چیزے تعمیمے کہ واقع است مقصود ازان چیزہاے سخت است و بس۔ چون آب ساختن دل و جگر و آہن و سنگ و امثال آن (اردو) آب کر دینا دیکھو (آب ساختن)

(۲۲۲) **آب ساختنِ خون** (مصدر اصطلاحی) باضافت نون بسیار مشقت کشیدن و گریستن ہم چنانکہ ظہوری گوید (؎) نفسہا دستہ می بندم شکیب از سینہ می گیرم ٭ ز غم خون آب می سازم ز دل آرام می شویم ٭ (اردو) لہو پانی کرنا۔ بقول صاحب آصفیہ کثرت اشکباری سے خون کو خونابہ بنا دینا (آتش ؎) شوق وصلت مین ہے شغل اشک افشانی مجھے ٭ ہجر مین کرنا پڑا آخر لہو پانی مجھے ٭ (ولہ ؎) رلاتا ہے وصال یار کا شوق ٭ فراق اپنا لہو کرتا ہے پانی ہم مؤلف کی راے ہین (لہو پانی کرنا)

بسیار مشقت کشیدن وگریستن کا کامل ترجمہ ہے

آبِ بادہ (اصطلاح) باضافت ثالث
بقول صاحب مؤید الفضلا کنایہ از شراب
زبون۔ کم کیف۔ (اردو) بگڑی ہوئی اور
کم نشہ شراب۔ ہلکی شراب۔

آب سازگار آمدن (مصدر اصطلاحی) (۱۸۱)
مرادف معناے اوّل آب ساختن است
چنانکہ مرزا ملک مشرقی گوید (ع) دل ہمایہ
مارا آب غربت سازگار آمد؛ قفس شد
آشیان از مہربانیہاے صیادم؛

آبِ ساکن (استعمال) باضافت ثالث
بقول بہار مرادف آب استادہ کہ گذشت

آبسال (اصطلاح) بدون اضافت ثالث
بقول صاحب فرہنگ جہانگیری۔ باغ
سندش در آبسالان بیاید (اردو) باغ (مذکر)

آبسالان (اصطلاح) بدون اضافت
بقول صاحب ناصری جمع آبسال باشد
(فخر گرگانی ع) ہمان شیپور بر صدر اہ نالان
بسان بُلبُل اندر آبسالان؛ (اردو) باغات (مذکر)

آب ساے (اصطلاح) بدون اضافت
بقول صاحب شمس اللغات مرادف آبرفت باشد

آبِ سبحہ (استعمال) باضافت ثالث
بقول صاحب بحر عجم رواج ورونق تسبیح (اردو)
تسبیح کی آب وتاب (مؤنث)

(۱۸۲) **آبِ سبز** (استعمال) بہ اضافت
ثالث آبے کہ جاری نباشد و از رنگ
اصلی برگردیدہ باشد در کلام بیدل استعمال
این با مصدر گردیدن بنظر آمدہ (ع)
زنگ می بندد دلت چندان بعزلت
خو مکن؛ آب ہم می گردد از آسودن بسیار
سبز؛ (اردو) متغیر اور بگڑا ہوا پانی۔ صاحب
امیر اللغات نے بضمن صفات لفظ آب بدمزہ
اور بودار پانی کا ذکر کیا ہے۔

آبِ سبک (استعمال) باضافت ثالث

بقول صاحب بحر عجم آب گوارا و گوارندہ و ہاضم (اردو) بقول صاحب جامع اللغات کم وزن اور ہاضم پانی امیر نے بضمن صفات لفظ آب ہاضم پانی کا ذکر کیا ہے۔ ہلکا پانی اور سُبک پانی بھی کہہ سکتے ہین۔

آب سبیل (اصطلاح) باضافت ثالث بقول بہار و صاحب فرہنگ انندراج آب وقف کہ بے عوض ازان انتفاع کنند (بابا فغانی ؎) ہر جا کہ برکشید زروے دلیل تیغ ٭ بر روے خصم ریخت جواب سبیل تیغ ٭ (اردو) آب سبیل (مُذکّر) بقول امیر وہ پانی جو پیاسون کے پلانے کو سرِ راہ رکھتے ہین اور ثواب کے لیے مفت پلاتے ہین (ذوق ؎) سلسبیل آکے اگر خلد سے ہو آب سبیل ٭ کہے مے نوش کہ بُجھتی ہے کہین اس سے پیاس ٭۔

آب سبیل کردن (استعمال) بدون اضافت ثالث بقول بہار وقف کردن آب است کہ مرادف آب خیر کردن باشد۔ (صائب ؎) بر لعل او عقیق کند آب خود سبیل ٭ بر سیب او سہیل کند خون خود حلال ٭۔

آب سرخ (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب بحر عجم شراب (نظامی ؎) من و آب سرخ و سر سبز شاہ ٭ جہان گو فرو شو بآب سیاہ ٭ (اردو) امیر نے بضمن لفظ آب آب سرخ کا ذکر فرمایا ہے۔ یعنی شراب (مُذکّر)

آب سفر (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب بحر عجم آبیکہ در اثناے سفر خورند مُولّف گوید کہ آب سفر آبے را گفتہ اند کہ در منازل بے آب مسافران با خود محفوظ کنند۔ خلاصہ۔ آبے کہ مسافران در اثناے سفر با خود دارند۔ آب سفر است۔ (سالک یزدی ؎) گل کند در دشت و در عمّان گہر سازد مرا ٭ قطرۂ بارانم و آب سفر سازد مرا ٭ (اردو)

وہ پانی جو سفر مین ساتھ رکھا جاتا ہے ۔

آب سپید (اصطلاح) باضافت ثالث

آب سفید بقول صاحب شمس اللغات (۱) علتے کہ در چشم پدید آید مرادف آب گوہر **مولف** ۔ گوید کہ آب سفید و سپید آب ہر دو یک است ۔ سپید آب بقول بہار (۲) نام رنگیست و بقول صاحب بحر عجم سفید آب (۳) سرب سوختہ باشد ۔ (۴) **مولف** گوید کہ خطاطان شعبدہ پسند مقطعات را از شیرہ کشنیز بر کاغذ سپید می طرازند کہ ہمہ حروف آن پنہان باشد و چون آن را گرمی آتش دہند حروفش رنگ گیرد و پیدا شود این قسم مداد را فارسیان آب سپید و سفید آب ہم گویند مگر آب سفید یا سفید آب ہمانوقت مداد مراد گیرند کہ ذکر کتابت ہم بمیان آید چنانکہ غنی گوید (ع) چون نامہ کہ مردم بسپید آب نویسندہ در کاغذ این چشم سفیدم رقمے نیست ؛ (اردو) (۱) موتیابند (۲) ایک رنگ کا نام (۳) نا گن بہسم سیسے کی بنک (محیط لفضمن لفظ آبار) (۴) سپید روشنائی ۔ جو شیرہ پیاز یا اور کسی مرکب سے بنائی جائے جسکے حروف کاغذ پر اسوقت ظاہر ہوتے ہین جب کہ آگ پر سینکا جاے

آبِ سکندر (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب فرہنگ انندراج مرادف آب حیات باشد (سعدی ع) بخشید حیات تن اگر آب سکندر ؛ دل زندگی چشمۂ حیوان تو دارد ؛ ۔

آبِ سنان (استعمال) باضافت ثالث بقول بہار کنایہ از تیزی و دم سنان (خسرو ع) شود ز آب سنانت غرق طوفان بلا عالم ؛ ز نیزہ گر نہ دہ جاجاے بر آب سنان باشد (خان آرزو ع) ز شوخی نیست خالی آرزو آن سرو با تمکین ؛ کہ چون آب سنان استادہ است و در گذر باشد ؛ (اردو)

آب سنان (مؤنث)

آب سنج (اصطلاح) بدون اضافت
بقول صاحب ناصری مرادف آبزن۔

آب سِند (استعمال) باضافت ثالث
وکسر رابع وسکون نون بقول صاحب
جامع اللغات دریاے سند (اردو) دریاے
اٹک ۔ (مذکر)

(۱) **آب سوار** (اصطلاح) بدون اضافت
(۲) **آب سواران** اوّل بقول صاحب بحرعجم
حباب وبقول صاحب برہان شیشہ مانندے
باشد کہ بیشتر بوقت باریدن باران در روے
آب بہم رسد و دوم جمع آن (اردو) بُلبُلا
حباب (مذکر)۔ بُلبُلے ۔ جمع (ظفر ؎) یہ اشک
آنکھون مین اب تھم رہے رہے نہ رہے ؎
حباب بحر مین کوئی دم رہے رہے نہ رہے ؎

آب سیاہ (اصطلاح) باضافت ثالث
بقول صاحب بحرعجم (۱) مرضے است
کہ چشم بدان نابینا شود ومخفف آن آب سیہ
باشد (۲) شراب کہنہ (۳) گِل ولاے
(۴) آب عظیم وعمیق وآب طوفان نوح (۵)
نکبت وخواری وحوادث زمانی (۶) علتے
است کہ درسُم اسپ پیدا شود (۷) مداد کہ بدان
کتابت کنند (مرزا محمد سعید اشرف ۱؎) گریم
آب سیاہ از دیدہ میگرد دسپید ؎ کے توان
کردن بلاے تیرہ روزان را علاج ؎ (خسرو ۲؎)
آب سیہ خوردہ چنان گشت مست ؎ کش چو
نگیرند بیفتد ز دست ؎ (الٰہی ہمدانی ۵۳؎).
دیدم زبسکہ روز سیاہ وگریستم ؎ آب سیاہ
تا سرزانو گرفتہ است ؎ (شرف الدین علی یزدی
ظفرنامہ) (۴) برلب آب سیاہے کہ درمیان
فاصلہ بود فرود آمدند ، (ابن جلال عراقی ۵۵؎)
جہان اگر ہمہ آب سیہ گرفت چہ باک ؎ چو دراضیم
بیکے نان وآبک انگور ؎ (اشرف ۵۶؎) کند
دررہ نوشتن ہاچو اصرار ؎ سمش آب سیہ آرد

قلم وارث (کمال اسمعیل ؒ) پے کردہ سر برید ٭
با آب سیاہ رفت ٭ چون خامہ ہرکہ با تو نبود دست
یک زبان ٭ (اردو) (۱) موتیا بند۔ (مذکر)
دیکھو آب آوردن چشم (۲) پرانی شراب
شراب کہنہ (مونث) (۳) کیچڑ (مونث) (اختر
ؒ) یہ تیرا مے کدہ خم خانۂ عالم بنا ساقی ٭
ارے خمار کیچڑ بھی یہان تلچھٹ کی پھرتی ہے ٭
(۴) گھرا پانی۔ (مذکر) طوفان نوح کا پانی۔
(مذکر) (۵) نکبت وخواری (مونث) (آصفیہ
(۶) سُم مین اُتر آیا ہوا پانی (مونث)۔ رس
(مذکر) (مع) (۷)، روشنائی (مونث) (آصفیہ)

آبِ سیاہ آوردنِ چشم (مصدر اصطلاحی)
باضافت ثالث بقول بہار۔ عبارت از
مبتلا شدن چشم بعلت نزول الماء۔ (قدسی ؒ)
سواد شعر مرا خامہ چون برد بہ بیاض ٭
ز رشک آورد آب سیاہ چشم حسود ٭ (اردو)
آنکھ مین پانی اتر آنا۔ موتیا بند ہو جانا۔
(آب آوردن چشم) ملاحظہ ہو۔

(۲۱۶) **آبِ سیاہ آوردنِ دیدہ** (مصدر اصطلاحی)
باضافت ثالث ونون مرادف ماضیہ (مرزا
زماماے مشہور شیرازی ؒ) دیدۂ تن پروران
آبِ سیاہ آوردہ است ٭ ورنہ شمشیر شہادت
موجۂ آب بقاست ٭

(۲۱۷) **آبِ سیاہ آوردنِ سم** (استعمال) باضافت
ثالث ونون فرود آمدن آب در سم ستوران
(مرزا اشرف ؒ) کند در رہ نوشتن ہا چو اظہار
سمش آب سیاہ آرد قلم وار ٭ (اردو) سُم مین
پانی اُتر آنا۔ دکن مین رس اُترنا کہتے ہین۔

(۲۱۸) **آبِ سیاہ از چشمۂ خورشید بر آمدن** (مصدر
اصطلاحی) باضافت ثالث نکبت وخواری
بسر رسیدن و زوال پذیر شدن چیزے
(فصیحی یزدی ؒ) زہریست خط دست
کہ چون وقت سر آید ٭ آب سیہ از چشمۂ خورشید
بر آید ٭ (اردو) بد اقبالی۔ بدبختی آجانا۔ نکبت

وخواری مین مُبتلا ہونا۔ ہر چیز کا زوال

(۲۱۹) **آبِ سیاہ از دیدہ بردن** (مصدر اصطلاحی) باضافت ثالث۔ دیدہ را از مار بد صاف کردن۔ یعنی آب سیاہ از دیدہ برآوردن سند این در معناے اول آب سیاہ گذشت (اردو) موتیا بند۔ اچھّا کرنا (دیکھو آب از چشم کشادن۔)

آبِ سیاہ از زمین برآمدن (مصدر اصطلاحی) باضافت ثالث۔ بقول صاحب ناصری کنایہ از حادثہ بزرگ وامر خطرناک واقع شدن چنانکہ زلزلۂ شدید (نظامی ؎ آب سیہ از زمین برآمد ؛ مرگ ازدرِ آہنین درآمد ؛ بارید بباغ ماتگرگے ؛ ورگلبن ما نماند برگے ؛ (اردو) خطرناک حادثہ کا واقع ہونا۔

آبِ سیاہ بچشم درآمدن (استعمال) باضافت ثالث بقول صاحب بہار مرادف۔ (آب آوردن

چشم) است (کمال اسمعیل ؎) ز سہم خدنگت بروز سپید ؛ درآید بچشم خور آب سیاہ ؛۔

آبِ سیاہ برآوردنِ چشم (استعمال) باضافت ثالث و نون بقول صاحب فرہنگ انند و بہار مرادف ماضیہ

آبِ سیاہ بردنِ چشم را (استعمال) باضافت ثالث و نون بقول صاحب فرہنگ انند مرادف ماضیہ (دانش ؎) بنی نہم ز جنون رو بدشت و پندارم ؛ کہ بے تو آب سیہ بردہ چشم آہو را ؛

(۲۲۰) **آبِ سیاہ خوردن** (استعمال) باضافت ثالث (۱) شراب خوردن (سند این در آب سیاہ بر نمبر ۲۔ گذشت) (اُردو) (۱) شراب پینا

(۲۲۱) **آبِ سیاہ گرفتن** (استعمال) باضافت ثالث (۱) مُبتلاے حوادث وآفات شدن (۲) بگِل فرو ماندن سند اول از کلام ابن جلال در مبحث آب سیاہ بر نمبر (۵) گذشت و سند ثانی از کلام میر الٰہی ہمدانی ایضاً بر نمبر ۱۳ (اردو)

(۱) مبتلائے حوادث ہونا - آفت مین گرفتار رہونا (۲) کیچڑ مین پھنسنا -

آب سیر (اصطلاح) بدون اضافت و بفتح رابع بقول صاحب بحر عجم چارپائے خوش رفتار (اردو) بقول صاحب جامع اللغات تیز رفتار گھوڑا و بقول صاحب آصفیہ سُبک رفتار نازک خرام -

آبشار (اصطلاح) بدون اضافت بقول صاحب بحر عجم چادر آب کہ از بالا بپائین ریزد (طغرا رباعی) امشب بچمن ساغر دمے می باید ؛ آن تازہ گل خجستہ پے می باید ؛ آبشار دارولب آبشارتانون سرود ؛ فوارۂ نغمہ جوش نے می باید ؛ (اردو) آبشار (مونث) بقول امیر مرکب ہے آب اور شار سے - شار کے معنی اونچی بنیاد - کھلی ہوئی راہ کے ہین (ناسخ ؎) عریانی مین ہے چادر آب اپنے جسم پر ؛ سیکھے ہین طرز رونے کی ہم آبشار سے ؛ -

(۲۲۲) **آبِ شاہواری برداشتن** (مصدر اصطلاحی) باضافت ثالث حاصل کردن آب وتاب دُرِّ یتیم است شاہوار بقول صاحب برہان بمعنی دُرِّ یتیم آمدہ صاحبان لغت و مصدر آب برداشتن این معنی را بہ تعمیم ذکر نکردہ اند بنا بر علیہ مؤلف ہم این را بتخصیص شاہوار عرض میکند مخفی مبادکہ تخصیص لفظ شاہوار باعتبار سند است و بجہے نباشد کہ آب دُریا آب گوہر برداشتن نگفتہ شود (ظہوری ؎) قیمتے می خواستم خود را چہ حاصل برنداشت ؛ اشک آب شاہواری گریہ می آید مرا ؛ (اردو) جواہر کی سی آب حاصل کرنا -

آبش بگلو فرونمی رود (مقولۂ عجم) بقول بہار کنایہ از نہایت بخل و امساک است فارسیان این را برائے ممسک و بخیل استعمال می کنند (اردو) بخل سے اس کا حلق بند ہے

اس پر نعمت حرام ہے۔

آبِ شبنم (استعمال) باضافت ثالث شبنم باشد چنانکہ غنی گوید (ے) در جہان نتوان نشان از سیر چشمی یافتن ٭ چشمۂ خورشید ہم محتاج آب شبنم است ٭ (اُردو) شبنم (مُونّث) (رند ے) روے رنگین عرق فشان ہے ٭ شبنم گل سے ٹپک رہی ہے ٭۔ (۲۲۳)

آبِ شخور (اصطلاح) باخاے نقطہ دار و واو معدولہ بروزن دانشور لقول صاحب برہان (۱) نصیب و قسمت (۲) سرچشمہ و کنار دجلہ ورود خانہ و تالاب و استخر و امثال آن کہ مردمان و جانوران ازانجا آب خورند (۳) ظرف آبخوری (۴) توقف نمودن و مقام کردن و لقول صاحب بحر عجم مرادف آبخور و محل اقامت **مولف**۔ گوید کہ مقصود صاحب برہان از معنی چہارم محل اقامت باشد۔ حافظ گوید (ا) ماہر فتیم و تو دانی و دل غمخوار ما ٭ بخت بد تا بکجامی برد آبشخور ما ٭ (کمال اسمعیل ے) ہر کجا باز سر رایت تو سایہ فگند ٭ کبک و شاہین بہم آیند سوے آبشخور ٭ (حکیم اسدی ے) بتوان زمین زادی از مادرت ٭ ہمانجا بُد آرام و آبشخورت ٭ (اردو) (۱) آب و خورد (مذکّر) آب و خورش (مونث) (۲) پن گھٹ۔ گھاٹ (مُذکر) (۳) آبخورا (مُذکر) (۴) محلّ اقامت (مُذکر) (دیکھو آب خور)

آبشخورد بکسر باے عربی لقول صاحب فرہنگ ناصری۔ مرادف اصطلاح آبخور و آبخورد و آبشخور۔ صاحب فرہنگ اتند ہم ذکر این میکند

آب شدن (مصدر اصطلاحی) بدون اضافت ثالث لقول صاحب بحر عجم (۱) گداختن (۲) شرمندہ شدن (۳) برطرف شدن عزت و رونق و رواج و رفتن عزّت و آبرو (صائب ے) درین ریاض چو شبنم اگرچہ آب شدم ٭ خوشم کہ محو تماشاے آفتاب شدم ٭

(خسرو ؒ) عدو که آب شود خود مکوب چندینش
که بیش ازین نتوان کوفت آب را جواز؛
مؤلف۔ گوید که درین مصدر باعتبار فاعل
معانی مختلفه پیدا می شود که می آید مخفی مباد
که گداختن بمعنی نرم شدن هم آمده و این
معنی از نمبر (۱) تعلق دارد و در معنی (۲)
عرق آلود شدن هم مقصود باشد که نتیجهٔ
انفعال است۔ (اردو) بقول امیر (۱) آب
ہونا یعنی پانی ہونا پگھل جانا (۲) آب ہونا
بمعنی شرمندہ ہونا (۳) آب ہونا بمعنی ضائع
و برباد ہونا (آتش ؒ) تاثیر دار روگ ہیں
اللہ کے فقیر؛ سنگ صنم ہو آب جو ہم ذکر
ہو کریں؛ (مومن ؒ) دیکھ اس لب کی
گوہر افشانی؛ ہو گیا آب ابر نیسانی؛ (ولہ ؒ)
ہوا بگڑی دعا ہائے سحر کی؛ ہوئی آب آبرو
مژگان تر کی؛۔

(۲۲۴) **آب شدنِ آرزو** (مصدر اصطلاحی) باضافت
نون کنایه از باقی نماندن آرزو یعنی حاصل شدن
و برآمدن آرزو باشد چنانکه صائب گوید (؏)
تا چہرۂ تو در عرق شرم غوطه زد؛ هر آرزو که در
دل من بود آب شد؛ (اردو) بقول امیر
آرزو برآنا۔ مراد پوری ہونا۔ (اسیر ؒ) بر
آئیں آرزوئیں سب برآب ہے آرزو اتنی؛
خداوندا نہو تا زیست کوئی آرزو دل کو؛۔

(۲۲۵) **آب شدنِ چیزے** (استعمال) باضافت
نون گداختن آن و بے رونق شدن هم (تاثیر
؏) شکر که برد دل ز جهانے بحلاوت؛ آب ار
نشود پیش رخش از سر خامی است؛ مخفی مباد
که تعمیم لفظ چیزے بر همهٔ اشیا منحصر بر همین معنی
نباشد چنانکه آب شدن شمع و آب شدن
طاقت۔ که اگرچه در آب شدن چیزے
داخل است ولیکن در معنی فرقے نازک دارد
همین سبب است که مؤلف۔ آنرا مصدرے
خاص قرار داده (اردو) دیکھو آب شدن

(۲۲۵) **آب شدنِ دل** (مصدر اصطلاحی) باضافت نون (۱) کنایہ از نرم شدن دل مثل آب ازینجا کہ نرم دل را در عربی رقیق القلب گویند۔ (محتشم ؎) خاموش محتشم کہ دلِ سنگ آب شد ٭ بنیاد صبر و خانۂ طاقت خراب شد ٭ (۲) فارسیان آب شدن دل را بمعنی عرق آلود شدن دل ہم گرفتہ اند کہ نتیجۂ انفعال است چنانکہ بیدل گوید (؎) ولم زخجلت بے ظرفی آب شد بیدل ٭ بیا دبادہ تریہا برین سفال گذشت ٭ (اردو) (۱) دل نرم ہونا (۲) دل آب آب ہونا۔ اردو میں آب آب ہونا بمعنی عرق آلود از منفعل ہونا آیا ہے اور یہ دل ہی سے مخصوص نہیں ہے بلکہ ہر منفعل کے لیے کہا جاسکتا ہے (دیکھو امیر اللغات)

آب شدنِ زہرہ (مصدر اصطلاحی) باضافت نون بقول صاحب بحر عجم بے طاقت شدن و کمال بیمناک گشتن (اردو) زہرہ آب ہونا بقول صاحب آصفیہ حوصلہ پست ہونا۔ دہشت ماننا۔ رعب طاری ہونا (غالب ؎) گھر سے بازار مین نکلتے ہوئے ٭ زہرہ ہوتا ہے آب انسان کا ٭۔

(۲۲۷) **آب شدِ شمع** (مصدر اصطلاحی) باضافت نون گداختن شمع باشد چنانکہ بیدل گوید (؎) شب خیال پر تو حسن تو زد برانجمن ٭ شمع چندان آب شد کز دیدۂ پروانہ ریخت ٭ (اردو) شمع کا پگھل جانا۔

(۲۲۸) **آب شدنِ طاقت** (مصدر اصطلاحی) باضافت نون۔ زائل شدن طاقت است چنانکہ بیدل گوید (؎) سختی دہر ز دست دلما زنہار لیست ٭ آب شد طاقت سنگ از جگر شیشۂ ما ٭ (اردو) قوت کا زائل ہو جانا۔ طاقت طاق ہونا۔ (نصیر ؎) گرد کھا دون تجھے محراب خم ابرو یار ٭ زاہد گوشہ نشین طاق

تری طاقت ہو۔

(۲۱۲) **آب شدن کسے** (مصدر اصطلاحی) (۱) اگر از دہشت است بے طاقت وبیمناک شدن آنکس (۲) اگر از انفعال است عرق آلود شدنش (ظہوری ؎) نمیشوند زلبس دہشت آبہای ترسم؂ ازان کسان کہ ترا در خیال می گیرند؂ (عالی شیرازی ؎) بحیرتم کہ فلاطون زشرم آب نشد؂ بخم نشست فلاطون شدو شراب نشد؂ (اُردو) (۱) سہم جانا (۲) آب آب ہونا یعنی عرق آلود ہونا (دیکھو سند آب شدن)

(۲۱۳) **آبِ شراب** (استعمال) مرادف آب مے باشد کہ شراب است (سلمان ساوجی ؎) تو ابر تشنہ لب تیرہ روز را بنگر؂ کہ آب می طلبد با وجود آب شراب؂

آبِ شرم (اصطلاح) بقول بہار مرادف آب انفعال باشد (مجد ہمگر ؎) فلک جناباً از رشک خاک درگہ تو؂ در آب شرم

شود غرق روضہ مینو؂۔

آبش روشن است (مقولہ عجم) بقول صاحب بحر عجم۔ عزت و آبرو دارد (ملا جلال الدین احمد افضل ؎) بر در مخلوق بودن عمر ضائع کردن است؂ خاک آن در شو کہ آب بندگانش روشن است؂ (اردو) اسکی ساکھ بنی ہوئی ہے۔ اسکی ہوا بندھی ہوئی ہے۔ (حضور آصف ؎) ہزاروں حسن کی شہرت سے ہو گئے برباد؂ بندھی ہوئی ہے زمانے مین کیا ہوا انکی؂۔

آب شستن گاہ (استعمال) بدون اضافت بقول صاحب ناصری طہارت خانہ یعنی محل بیزیدن باشد۔ (اُردو) پیشاب خانہ

(۲۱۴) **آبِ شفق گون** (اصطلاح) باضافت ثانی کنایہ از شراب سرخ باشد چنانکہ جامی گوید (؎) شد مہ عید از شفق چون جام در ہا اسکان؂ یعنی از آب شفق گون جام زرخالی مدار؂ (اردو)

آب سرخ ۔ (مذکر)۔ (امیر اللغات بضمن لفظ آب)

آبِ شقائق (اصطلاح) باضافت ثالث
بقول صاحب بحر عجم (۱) شراب سرخ (۲)
خون (اردو) (۱) شراب سرخ (مونث)
(۲) خون (مذکر) بقول صاحب جامع اللغات
آب شقائق سے لالہ کا پانی اور سرخ
شراب مراد ہے۔

آبِ شکستن از چیزے (مصدر اصطلاحی)
بیرونق شدن وکردن آن چنانکہ فیضی
گوید (ف) در باغ شکستہ از سمن آب
چون کرد خسوف روے مہتاب (اردو)
کسی چیز کا بے رونق ہونا یا کسی چیز کو بے رونق
کرنا۔

آبِ شمشیر (استعمال) باضافت ثالث
بقول بہار مرادف آب تیغ است (اردو)
آب شمشیر ۔ (مونث) (وزیر ف) ٹھہرا ہے
جوشش گریہ کہ گلا کٹ جائیے آب
شمشیر نکل جاے نہ اچھو ہو کر۔

آبِ شنگرفی (اصطلاح) باضافت ثالث
بقول صاحب رشیدی مرادف آب ارغوانی
باشد۔

آبِ شہادت چشیدن (مصدر اصطلاحی)
شہید شدن چنانکہ صائب گوید (ف) مردان
اگر نفس بفراغت کشیدہ اند ۔ در زیر تیغ آب
شہادت چشیدہ اند (اردو) شہید ہونا۔
(ناسخ ف) دکھلا گیا کبھی نہ وہ چشم سیاہ کو۔
آنکھیں مری شہید ہوئیں انتظار میں۔

آبِ شناس (اصطلاح) بدون اضافت
و آبِ شناسان و بکسر شین معجمہ بقول صاحب
بحر عجم آب شناس (۱) حقیقت شناس۔ قاعدہ
دان و صاحب مہارت در علوم (۲) کسے
کہ بالاے تیر کشتی بر آمدہ از صلاح و فلاح
دریا خبر دہد و آب شناسان جمع آنست
(اسفرنگی ملا) زیر رکاب تو اند کار گذاران بخت

پیش عنان تواند آب شناسان مطیع ﴿ (رضی الدین
ع) بہ پیش آب شناس آن کس است
طعمۂ موج ﴿ کز آب علم تو دارد گذر طمع
بشناہ (اُردو) (۱) قاعدہ دان۔ صاحب
مہارت۔ جوہر شناس (مع)، (۲) ناخدا
معلّم کشتی (مُذکّر) (زکی ع) ڈوبتا ہے سفینۂ
امّید ﴿ ناخدا کون ہے خدا کے سوا ﴿

آب شناسان کار (اصطلاح) بدون
اضافت بقول صاحب سروری۔ مرادف آب
شناسان۔

آب شنگ (اصطلاح) بدون اضافت
بہ وزن آبرنگ بقول صاحب بحر عجم (۱)
مرادف آبزن بمعنی دوم و بقول صاحب
فرہنگ انندراج (۲) خون (۳) مے
سُرخ کہ مرادف آب شقائق باشد (اُردو)
دیکھو آبزن۔ (۲) خون مُذکّر (۳) دیکھو آب
شقائق۔

آب شنگرف رنگ (اصطلاح) باضافت
آب شنگرفی ثالث و فتح شین معجمہ
بقول صاحبان بحر عجم و فرہنگ انند۔ مرادف
آب آتشناک۔ صاحب ناصری ہم بضمن
آب آتش رنگ ذکر این می کند (ناصری
ع) زاغ زنگار گون چو کرد لباس ﴿
آب شنگرف رنگ ریزہ بکاس ﴿۔

آبِ شور (استعمال) اضافت ثالث
بقول صاحبان بحر عجم وانند (۱) آبے کہ شور
باشد بعربی آنرا ماء الملح گویند کذا فی محیط الاعظم
(۲) اشک گرم واشک غمزدگان (جامی ع)
اشک ریزان می روم امّا کجا یابد رواج ﴿
پیش آن دریاے شیرین قطرہ چند آب شور ﴿
(ولہ ع) خریدن از نمکینان بروزگار تو تازہ ﴿
ہمان معاملۂ آب شور واعرابیست ﴿ (اردو)
(۱) آب شور (مُذکّر) (۲) اشک گرم (مُذکّر)
(مصحفی ع) آب شور اشک کا آنکھیں بھی ہی

لے ووڑین ۔ انکی نتھ کے جو کبھی ہو گئے
گوہر میلے ۔ (ناسخ ۵۲) ایک اشک گرم
ناسخ گر خرابے مین گرے ۔ طعنہ زن فوارہ
ہو منقار موسیقار پر ۔

آب شیب (اصطلاح) بدون اضافت
بکسر شین معجمہ۔ بقول صاحب بحر عجم راہ گذر آب
کہ از بالا بزیر آوردہ باشند (اردو) آبشار
بقول امیر کھلی راہ پانی بہنے کی جو اوپر سے
نیچے آتا ہے (صبا ۵) موسم گل ہے دن
خوشی کے ہین ۔ قہقہہ زن ہے آبشار چمن ۔

آب شیراز (اصطلاح) باضافت ثالث
بقول خان آرزو (۱) نہریست در صفاہان
و بعضے بر آنند کہ (۲) مراد از شراب است
عموماً و بقول بعض (۳) شراب شیراز خصوصاً
وارستہ می طرازد کہ آب شیرازی و آب شیراز
شراب شیراز است در رکے صاحب بحر عجم
آب شیراز را نہر گفتن آب در میان ارد
و(۴) فاسیان آب شیراز را بمعناے حقیقی
ہم استعمال کردہ اند (مرزا طاہر وحید ۵۴)
ہواے اشرفست و آب شیراز ۔ اگر آب و
ہوائے درجہانست ۔ (اردو) (۱) شیراز
کی ایک نہر کا نام (مونث) (۲) شراب۔
(مونث) (۳) شیراز کی شراب (۴) شیراز کا
پانی (مذکر)

آب شیرازی (اصطلاح) باضافت ثالث
بقول وارستہ شراب باشد (شفیع اثر ۵)
سرو برگ شگفتن نیست گلزار طبیعت را ۔ اگر
در خاک اصفاہان نباشد آب شیرازی ۔ (اردو)
شراب (مونث)۔

آب شیرین (اصطلاح) بدون اضافت
بقول بہار نہریست در حوالی کشمیر مولف
گوید کہ (۲) بمعناے حقیقی آبے کہ شیرین باشد
(صائب ۵) دل بے غم نصیب از نقطہ
سودائی دارد ۔ کہ ہرگز آب شیرین عنبر سارا

ہمی دارد ۔ (غنیمت ۵۳) شکر فروشی لعل
تو تا بدل چہ کند ۔ شد آب شیرین آئینہ
راتیںہم ہا ۔ (اردو) بقول صاحب جامع اللغات
کشمیر مین ایک نہر کا نام (۲) آب شیرین
میٹھا پانی ۔ (مذکر) (صبا ۵۳) خاکساری کا مزہ
ہوتا جو اے خسرو تجھے ۔ آب شیرین سے
دُھلاتا کو ہکن کے ہاتھ پاؤن ۔ (امیر اللغات)

آبِ شیرین و مشکِ گندہ (مثل)
باضافت ثالث وکاف عربی ۔ صاحب
خزینۃ الامثال ذکر این می کند فارسیان
این مثل را بجائے زنند کہ چیز خوب را با
غیر متناسب امتزاج باشد (اردو) پاپوش
مین لگائی کرن آفتاب کی ۔ (تاش کی ٹوپی
مین کمخل کا جوڑ ۔ دکن) تاش پر مونج کا
بخیہ اطلس پر مونج کا بخیہ ۔

(۲۳۳) **آبِ صافی** (استعمال) آب شفاف
باشد چنانکہ جامی گوید (۵۳) ناپسندی گرد
از یار روشن دل چہ باک ۔ نیست عیبے
آب صافی را کہ خاشاک آورد ۔ (اردو)
آب صاف و شفاف (مذکر) نگارش ۵۳
وہ شفاف و صاف آب آئینہ رنگ ۔ سکندر
بھی دیکھے تو ہو عقل دنگ ۔

آبِ صبح (اصطلاح) باضافت ثالث بقول
بہار آبے کہ نہار خورند و این مورث بیماریہاست
(میر یحیی شیرازی ۵۳) اے گشتہ سرد مہر ترا
آفتاب صبح ۔ اے خصم جان تشنہ خود ہمچو
آب صبح ۔ (اردو) وہ پانی جو نہار منھ پیا جائے
بقول صاحب (مع) وہ پانی جو صبح صبح پیا جائے

آب صفت باش (مقولہ) بقول صاحبان
شمس و ہفت مقولہ عجم است کہ ناصحان گویند
یعنی متواضع و نفع رسان باش ۔ (اردو)
دے دلا ۔ کھا کھلا (دکن) فیض رسانی کر ۔

آب صفت بودن (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب بحر عجم بسیار نفع و فائدہ رسانیدن

وباتواضع بودن مؤلف گوید که مقولۂ ماضیہ مشتق ازین ہمین
مصدر است (اردو) نفع پہنچانا - دریادل ہونا
محاورہ اردو مین سخی کو دریادل کہتے ہین -

آبِ طبرستان (استعمال) باضافت ثالث
بقول صاحبان بحر عجم و آنند چشمہ ایست
روان در کوہے کہ اگر انگشت بران زنند
بایستد وچون فریاد کنند پنہان شود وچون
طلب نمایند روان گردد این حال در ہر ساعتے
ازان چشمہ مکرر بفعل آید (اردو) ایک خاص
چشمہ کا نام (مذکر)

آبِ طبریہ (استعمال) باضافت ثالث
بقول صاحب بحر عجم چشمہ ایست کہ مدت
ہفت سال پیوستہ روان باشد وہفت سال
دیگر خشک (اردو) ایک خاص چشمہ کا نام (مذکر)

آبِ طرب (اصطلاح) باضافت ثالث
بقول صاحب بحر عجم (۱) شراب (۲) منی (اردو)
(۱) شراب - مؤنث (۲) منی (مؤنث)

آب طریق (اصطلاح) بدون اضافت بقول
صاحب شمس اللغات راہ بزرگ (اردو) بڑا
راستہ - کشادہ راستہ (مذکر) شاہ راہ (مؤنث) آصفیہ -

آبِ طلا (استعمال) باضافت ثالث وکسر طاے (۳۳۵)
مہملہ مرادف آب زر باشد (غنی ؎) ہلال نیست
کہ ناخن زدہ است بر دل چرخ * نوشتہ مصرع
ابروے او بآب طلا * (قدسی ؎) چو حرف
زینت این روضہ برکشم اوّل * چو کلک موے
بشویم زبان بآب طلا *

آب طلبیدن (استعمال) آب خواستن (۳۳۶)
چنانکہ سلمان ساوجی گوید (؎) تو ابر تشنہ لب تیرہ
روز را بنگر * کہ آب می طلبد باوجود آب
شراب * (اردو) پانی مانگنا - پانی طلب کرنا

آب طینت (استعمال) بدون اضافت
بقول صاحب بحر عجم آبے کہ خاک ابدان
بدان سرشتہ اند (ابو طالب کلیم ؎) مارا چپیدن
از غم روزی شعار نیست * صد شکر کاب

طینتِ ما موجد ارنیست ٭ (اردو) وہ پانی جس سے جسم خاکی کی سرشت ہوئی اور بقول صاحب جامع اللغات انسان کی اصلیت اور خصلت۔

آبِ عرق (اصطلاح) باضافت ثالث (۱) خوے کہ از مسامات بر می آید (۲) گلاب (تاثیر ع) در آب عرق بسکہ فتاد از قد شوخت ٭ فوارہ شد آن شمع کہ در انجمن تست ٭ (میر صیدی طہرانی ع) شتابان باز از بزم کہ می آئی بدین گرمی ٭ کہ از آب عرق پر کردۂ چاہ زنخدان را ٭ بہار گوید کہ آبِ عرق از عالم اضافت عام الی الخاص باضافت مشبہ بہ الی المشبہ است (اردو) (۱) پسینہ (مذکر) (اسیر ع) محفل یار میں اغیار کا آنا کیسا ٭ آگیا مجکو پسینا جو ہوا بھی آئی ٭

آبِ عشرت (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب بحر عجم مرادف آب طرب (خاقانی ع) جہد با خاصگان کنند امروز ٭ آب عشرت روان کنند امروز ٭۔

آبِ عصیر (استعمال) باضافت ثالث و فتح عین مہملہ وکسر صاد مہملہ بقول بہار کنایہ از شراب باشد (علی خراسانی ع) تاک ساقی بہرستان گشت چون ابر مطیر ٭ آتش دل شعلہ زن گردید چون آب عصیر ٭ (اردو) شراب (مؤنث)۔

آبِ عمو (اصطلاح) باضافت ثالث و فتح عین مہملہ بقول صاحب انند نام دریاے جیحون کہ نہر بلخ است بجوار زم منتہی میشود۔ (اردو) دریاے جیحون کا نام۔

آبِ عنب (استعمال) باضافت ثالث وکسر عین مہملہ و فتح نون بقول بہار شراب انگوری (بدر چاچی ع) از حرم یاد حق خواہ اگر عاشقی ٭ بر مکش آواز چنگ در مکش آب عنب ٭ (حکیم رودکی ع) بنشین خرم و

خندان وجہان را بنشان * بستان از لب
عنّاب لبان آب عنب * (اردو) آب
عنب شراب کے لئے مستعمل ہے (مذکر)
(رشک سے) کیفیت اور اور ترسے میکدے
مین ہے * آب عنب کو جانتے ہین آبدست
مست *۔

آب عنب تاندن (استعمال) باضافت

آب عنب کشیدن ثالث شراب
خوردن است چنانکہ در اسناد ماضیہ
گذشت (اردو) شراب پینا۔

آب عیسوی کیش (استعمال) باضافت
ثالث صاحب بہار عجم گوید کیش بمعنی ملت
ودین وعادت وخو وتصرف وقدرت باشد
پس برین تقدیر مراد از خوے عیسوی اعجاز
او باشد کہ احیاے موتی است (زلالی سے
بباغ وراغ آب عیسوی کیش * نفوذش
بود در خاکستر خویش * مولّف ۔ گویدکہ
عیسوی کیش صفت آب است و آب عیسوی
کیش (۱) مطلق آب باشد کہ احیاے موات
کند یعنی زمین غیر مزروعہ را سبز گرداند و بدین وجہ
کہ احیاے موتی یعنی زندہ کردن مردہ ۔ اعجاز
عیسوی است من وجہٍ با تصرف عیسیٰ علیہ السلام
مشابہ است وسند این از کلام زلالی گذشت
(۲) آب عیسوی کیش آب بقا و آب حیات
باشد کہ اثرش مردہ را زندہ کند و زندہ
از خوردن آن ہرگز نمیرد ۔ فارسیان از صفات
آب حیات بر صفت آخر الذکر قناعت کردہ
اند ولیکن صاحب میر اللغات بر صفت اول الذکر
از صحیح بخاری وشرح آن (قسطلانی) سند گیرد
پس بہ تشبیہ تام آب عیسوی کیش آب حیات است
ومعنی اوّلین مجاز آن ۔ (اردو) (۱) پانی
(۲) آب حیات۔

آب غربت (اصطلاح) باضافت ثالث
بقول صاحب بحر عجم آبے کہ در اثناے راه

خورند۔ درینصورت مرادف آب سفر باشد
(ظہوری ؎) زطعن خویش و پندِ دشمنان
جان در بدن کاہد ٭ موافق ساز با طبعم
خدایا آب غربت را ٭ بہار ہم بر ہمان معنی
اکتفا کند کہ گذشت و از کلام مرزا ملک مشرقی سند
گیرد (؎) دل بیمار مارا آب غربت ساز
گار آمد ٭ قفس شد آشیان از مہربانی ہاے
صیادم ٭ دانش ہم در کلام خود آوردہ
(؎) گل بدست گلفروشان رنگ بیماران
گرفت ٭ آب غربت ناز پرورد گلستان
رانساخت ٭ **مؤلف**۔ گوید کہ از ہر سہ
اسناد متذکرہ بالا مستفاد می شود کہ آب غربت
آب وہواے غریب الوطنی است نہ آبے
کہ در اثناے سفر خورند پس آب غربت مرادف
آب سفر نباشد فقال (اردو) غیر وطن۔
پردیس کی آب وہوا۔

آبِ غمام (اصطلاح) باضافت ثالث و
فتح غین معجمہ بقول صاحب بحر عجم (۱) باران
(۲) رونق ابر ہا و بقول صاحب شمس اللغات
(۳) ہواے ابر (اردو) (۱) بارش مؤنث
(۲) ابر کی رونق مؤنث، (۳) ابر کی ہوا مؤنث

آبِ غورہ (اصطلاح) بدون اضافت
بقول صاحبان انند و ہفت (۱) عصارہ میوۂ
خام و ترش (۲) آب انگور ترش (اردو)
(۱) ہر میوہ خام کا ترش شیرہ (۲) بقول
صاحب جامع اللغات انگوری سرکہ اور شیرہ

آبِ فاتر (اصطلاح) باضافت ثالث بقول
صاحب محیط اعظم آبے کہ معتدل باشد در
سردی و گرمی (اردو) گنگنا پانی جو نہ زیادہ
گرم ہو اور نہ سرد مذکر (آصفیہ)

آبِ فتنہ (اصطلاح) باضافت ثالث
بقول صاحب بحر عجم رواج و رونق فتنہ
و بسیاری آشوب (اردو) فتنہ کی زیادتی

آبِ فتنہ تیرہ شدن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب بحر عجم فرونشستن فتنہ (اردو) لڑائی جھگڑا رفع دفع ہونا۔ فتنہ و فساد مٹنا۔ آگ بجھنا (بحر ۵) بجھی نہ آگ لگائی ہوئی رقیبون کی ؛ بہاے بحر نے دریا مین بارہا تعویذ ؛۔

آبِ فراخ (استعمال) باضافت ثالث وفتح فا بقول صاحب انند آب بسیار (اردو) پھیلا ہوا پانی۔ گہرا پانی۔

آب فرو بردن (مصدر اصطلاحی) فرو بردن آب کہ مقصود از جرعہ کشیدن باشد ظہوری ۵ بر تشنگان زخم خدنگ جفا بباش تا چند آب حسرت پیکان فرو برم ؛ (اردو) پانی کے۔ گھونٹ بھرنا۔ گھونٹ پینا (آصفیہ) نصیر ۵) غیر پاؤن مین لگائے ترے مہندی ہیہات ؛ ہم یہین دیکھ کے خون دل بیتاب کے گھونٹ ؛۔ (۲۳۸)

آبِ فسردہ (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب بحر عجم شمشیر و خنجر و شیشہ و بلور و آبگینہ۔ **مؤلّف** گوید کہ مرادف آب افسردہ باشد۔

(۲۳۹) **آبِ فشاندن بر چیزے** (استعمال) آب پاشیدن بر چیزے باشد چنانکہ ظہوری در صفت فوّارہ گوید و بہار (آب فشاندن) راز کرمی کند و بس (۵) فشاند چو بر تارک خویش آب ؛ بجوشد ز فوّارہ ہا دُرّ ناب ؛ (صائب ۵) آب بر حسن گلو سوز فشاندن ستم است ؛ ورنہ لب تشنۂ ما آب زلالے دارد ؛ (اردو) پانی چھڑکنا۔

(۲۴۰) **آب فشاندن بروے کسے** (مصدر اصطلاحی) مرادف آب بر چہرہ ریختن است چنانکہ ظہوری گوید (۵) دست بیداری بروے بخت شان افشاندہ آب ؛ دیدہ مرگ خواب خوش شب زندہ داران خوردہ آب ؛

آبِ فلان روشن است (مقولہ) باضافت

ثالث بقول صاحب بحر عجم کنایہ از عزّت
وآبرو و رواج و رونق وطراوت باشد
مؤلّف۔ گوید کہ مرادف (آتش روشن
است) باشد (خاقانی ف) پیش بزرگان
ما آب کسے روشن است ٭ کاب زلیس
می خورد بر صفت آسیا ٭۔

آبق بکسر بائے موحدہ بقول صاحب
محیط اعظم مرادف آبک۔ فارسیان استعمال
این کم کنند۔

آبک بفتح ثالث بروزن ناوک بقول
صاحب برہان (۱) یکے از نامہائے سیماب است
وآنرا آبق نیز گویند (۲) آبلہ کہ طفلان بر می آرند
(۳) بضم ثالث ہر چیز بہ آب وآبگی (خجستہ ف)
مس وجود من شود از مے بسان زر ٭ گویند
مے چو آبک از اجزائے کیمیاست۔ (اُردو)
(۱) پارا۔ سیماب (مذکر) (۲) چیچک کا آبلہ جو
ایک بیماری ہے (۳) پانی سے بھری ہوئی
ہر چیز (مع) (ظفر ف) دل مین ہے سیماب
انکو بھیجدون نامہ کی جا ٭ حال دل اسے
نامہ بر لائق نہین تحریر کے ٭ (ناسخ ف) آبلے
چیچک کے جب نکلے عذار یار پر ٭ بلبلون کو برگ
گل پر شبہۂ شبنم ہوا ٭۔

آب کار (استعمال) بے اضافت بقول
صاحب بحر عجم (۱) سقا (۲) شراب خوار (۳)
شراب فروش (۴) حکّاک (۵) باضافت
ثالث رونق و رواج وآبرو و بقول صاحب
ناصری (۶) منی (خسرو ف) در تتق بارگہش
گاہ کار ٭ مائدہ کش عیسی وخضر آب کار ٭۔
(خاقانی ف) بانگ آمد از قنینہ کا باد بر خرابی ٭
ہان آب کار عشرت گر مرد کار آبی ٭ (حکیم سنائی
ف) آب کارت مبر کہ گردی پیر ٭ کار این
آب را تو سہل مگیر ٭ صاحب فرہنگ انجمن
آرائے ناصری گوید کہ حکیم سنائی این شعر را
در منع کثرت شہوت رانی و مباشرت بانسوان

گفتہ است۔ (اردو) (۱) سقا۔ آبدار (مذکر)
(۲) شراب خوار۔ شرابی۔ (مذکر) (۳) آبکار
شراب فروش (مذکر) (۴) حکاک۔ مہرکن
(مذکر) (۵) رونق (مونث) رواج (مذکر) آبرو
(مونث) (۶) منی (مونث) (برق ۵لہ) لئے
وہ ہاتھ میں شمشیر آبدار آیا ÷ ہماری پیاس
بجھانے وہ آبدار آیا ÷۔

آبِ کار بردن (استعمال) باضافت (۱۲۸)
ثالث کنایہ از شہوت رانی و مباشرت کردن
باشد چنانکہ حکیم سنائی گوید کہ در اصطلاح ماضیہ
گذشت (اردو) جماع کرنا۔ مباشرت کرنا۔
مجامعت کرنا (آصفیہ)

آبکاری (استعمال) بدون اضافت بقول
صاحب انند (۱) خراج و محصول کہ از شراب
فروشان و فروشندگان دیگر مسکرات می گیرند
(۲) کارخانہ شراب مؤلف گوید کہ تخصیص
محصول و تعمیم دیگر مسکرات بلا وجود سند قابل
غور است کار و بار شراب و دیگر مائعات مسکرہ
را آبکاری توان گفت کہ منسوب با بکار است
آب بمعنی شراب آمدہ و آبکار بمعنی شراب خوار
و شراب فروش ہم گذشتہ است پس بوجہ
یائے نسبت ادعائے معانی تازہ بلا وجود سند
استعمال درست نباشد زباندانان فارس
ہم بارائے مؤلف اتفاق دارند (اردو) آبکاری
(مونث) بقول امیر وہ کارخانہ جس میں شراب
کھچے اور بکے اور وہ کچہری جس میں مسکرات
کا محصول لیا جائے۔ (بحر ۵) آبکاری کی ہے
خدمت بحر کو ÷ ناخدا ہے کشتی مے خوار کا ÷۔

آب کان (استعمال) بقول صاحب انند
بدون اضافت۔ مرادف آبدان و حوض
و آبگیر۔

آبکاہ (استعمال) بقول صاحبان برہان (۴)
و ناصری بدون اضافت (۱) تہی گاہ (۲)
تالاب (اردو) (۱) کوکھ یعنی پہلو کے نیچے کی

(۴ بقول صاحب بحر بکاف فارسی ہم)

وہ جگہ جہاں ہڈی نہیں ہوتی۔ (مونث) (آصفیہ)
(۲) تالاب (مذکر)۔

آبِ کبریتی (اصطلاح) باضافت ثالث لقول صاحب محیط اعظم آبے کہ از معدن وزمین گوگردی برآید مزاجاً گرم وخشک (اردو) گندھک کی کان کا پانی (مذکر) جو مزاجاً گرم وخشک ہے۔

آبِ کبود (اصطلاح) باضافت ثالث۔ لقول صاحب بحر عجم (۱) دریاے چین گویند کہ ہر شب زنان خوبصورت ازان برمی آیند وبردامن کوہے کہ کنارہ آنست بازی کنند چون روز شود باز بدریا روند (۲) کنایہ از آسمان (حکیم منوچہر لہ) گشت نگارین تدرو پنہان درکشت زار ٭ ہمچو عروس غریق در بن آب کبود ٭ (اردو) چین کے سمندر کا نام (مذکر) (۲) آسمان (مذکر)

آبِ گدر (اصطلاح) باضافت ثالث وفتح کاف عربی لقول صاحب محیط آبے کہ ناصاف باشد کہ آنرا آب فاسد وآب غلیظ ہم گویند (اردو) گدلا پانی (مذکر) (امیر اللغات بضمن صفات لفظ آب)

آبِ گُرد (اصطلاح) بدون اضافت بضم کاف تازی لقول صاحب انند آبے را گویند کہ رنگ وبو ومزہ وطعم آن نگشتہ باشد۔ صاحب فرہنگ ناصری گوید کہ این لغت از دساتیر مہ آباد بدست آمد (اردو) وہ پانی جس کا رنگ اور بو اور مزہ نہ بدلا ہو۔

آب کردن (مصدر اصطلاحی) بدون اضافت لقول صاحب بحر عجم (۱) خجل کردن (۲) گداختہ کردن بہار بر معنی دوم قناعت کند۔ (صائب لہ) اے واے گرم انکند آب انفعال ٭ زین تخم ہا کہ کاشتہ ام در زمین خویش ٭ (ولہ) نظر بران رخ چون آفتاب نتوان کرد ٭ بیک نگاہ دل خویش آب نتوان کرد ٭ اکثرے اند صاحبان لغت بر ہمین دو معانی اکتفا فرمودہ اند

مؤلّف گوید کہ آب کردن مصدر یست عام
و معانی متعددہ دارد و اختلاف مفعول و معنی
اثر کند چنانکہ در آب شدن فاعل را دخل
است پس۔
(۱) آب کردن۔ گداختن بر آتش باشد
چنانکہ ظہوری گوید (ص) تا پیکرے ز روح بریزم
برائے خویش ٭ قالب تہی شدہ است و ان
آب می کنم ٭ (اردو) پگلانا یا گلانا (عارف
گلایا انجم و خورشید و مہ کو تاب فرقت سے ٭
بدن اللہ نے تیرا یہ جب سانچے مین ڈھالا ہے
(۲) آب کردن۔ گداختن ہمچو آب و این
عمل را خصوصیت از آتش نباشد چنانکہ ظہوری
گوید (ص) از پاے سرو آب روانم گریہ نیست
در پاے سرو خویش روان آب می کنم (ولہ ع)
خشک است کشت نالہ فغان آب می کنم ٭
یعنی روان و فغان را ہمچو آب رقیق کنم تا
سرو و کشت سیراب شود۔ (اردو) آب کر دینا
یعنی پانی کر دینا (امیر اللغات) (آتش ص
عتاب یار سے رنگ رُخ مریخ اڑتا ہے ٭
نگاہ خشمگین کرتی ہے زہرہ آب رستم کا ٭۔
(۳) آب کردن۔ بمعنی آبدادن و این معنی مخص
باشد از اسلحہ چنانکہ آب کردن تیغ (ظہوری ص
خشک است کشت نالہ فغان آب می کنم ٭ پشتہ
است زخم سینہ سنان آب می کنم (اردو
آب دینا۔ (دیکھو آبدادن بہ چیزے کا نشان (۱
(۴) آب کردن۔ بمعنی آبیاری کردن و
سیراب کردن و در راے۔ مؤلّف
سند این مصرع اول کلام ظہوری است کہ در
ماضیہ گذشت برین تقدیر مقصود شاعر این باشد
کہ کشت نالہ من خشک است او را فغان آب
می کنم یعنی آب فغان می دہم و از فغان آب می دہم
و ہم برین قیاس معنی مصرع ثانی ہم۔ زباندانان
عجم را ازین معنی انکار نیست (اسیر ص) از نرگس
از چشم سیاہی چہ قدر ناز آموخت ٭ میتواند بہ نگاہے

که چمن آب کند ٭ (اردو) آبدینا - آبیاری کرنا
(دیکھو آب دادن) -

(۵) **آب کردن** - قرار دادن آب چنانکه
ظهوری گوید (ب) رسوائیم عیار ندارد در
آتشم ٭ دل کوزه گشت راز نهان آب می کنم ٭
یعنی دلم کوزه شده است و راز نهان را آب
قرار می دهم تا که رسوائی سوخته را به آب فرو برم
وغوطه دهم تا عیارش پیدا شود (اردو) پانی
قرار دینا -

(۶) **آب کردن** - رقیق کردن چنانکه ظهوری
گوید (ب) تا ناگوارش نکند گوش را گران ٭
شهد سخن بلطف بیان آب می کنم ٭ (اردو)
رقیق کرنا -

(۷) **آب کردن** - بمعنی منفعل و شرمنده کردن
چنانکه ظهوری گوید (ب) رنگے نگرد ماندم از رخ
بهار درد ٭ در سرزمین چهره خزان آب می کنم ٭
مخفی مباد که هرگاه استعمال آب کردن بالفظ
خجلت و امثال آن شود مفیش عرق آلود کردن
باشد چنانکه ظهوری گوید (ب) مشاطگیش می کنم و
آفتاب را ٭ از تاب خجلت آینه سان آب می کنم ٭ (اردو)
آب آب کرنا بقول امیر شرمنده کرنا (کیف ب)
بت ہین تیرے سامنے خوشرو انھین کر آب آب ٭
آتش رخسار سے عطر گل تصویر کھینچ ٭ -

(۸) **آب کردن** - بمعنی آب پاشیدن چنانکه
ظهوری گوید (ب) در شاهراه شنبه مستان مباد
گرد ٭ آدینه را بکوے مغان آب می کنم ٭
مخفی مباد که اینمعنی مخصوص باشد بجائیکه مفعول
آن ظرف مکانی باشد - (اردو) آبپاشی کرنا بقول
امیر چھڑکاو کرنا - (رند ب) آب پاشی کرتی ہین
پریان گزرتی ہو جدھر ٭ جھاڑتی ہے حور بالون
سے تمہاری راہ کو ٭ -

(۹) **آب کردن** - بمعنی محو کردن و شستن
چنانکه ظهوری گوید (ب) شد کهنه زخم ناوکش
اما بلاغ نو ٭ از هیم چشم زخم نشان آب می کنم ٭

(ولہ ﷺ) تا نالہ را ئبنگ بگنبد بے طراوتی ؛ در سینہ دردہاے گران آب می کنم ؛ (اردو) محو کرنا ۔ مٹانا ۔ دھونا ۔

آب کردنِ خون (استعمال) باضافت خون را مبدل بہ آب کردن چنانکہ ظہوری گوید (ﷺ) در گریہ نیست فرصت خون آب کردنم ؛ اینک جگر ز دیدہ بہ پرکالہ می رود ؛ (اردو) خون کو پانی کرنا ۔ (۲۴۲)

آب کردن در آتش (مصدر اصطلاحی) سرد کردن آتش باشد چنانکہ ظہوری گوید (ﷺ) چندانکہ بادمی بردم خاک میشود ؛ در آتش آنقدر کہ توان آب می کنم ؛ (اردو) آگ ٹھنڈی کرنا ۔ بقول امیر آگ بجھانا ۔ (کیف ﷺ) آتش عشق کو رو رو کے کیا ہے ٹھنڈا ؛ اب پری بھی جو جلاے تو بلا جلتی ہے ؛ (۲۴۳)

آب کردن در چیزے (مصدر اصطلاحی) (۱) انداختن آب در چیزے و پر کردن چیزے از آب (۲) کم کردن اثر چیزے (ظہوری ﷺ) دریا دیۂ فریب کردیم ؛ از گریہ سراب زاسے آبے ؛ (ولہ ﷺ) میر اندم در آب ظہوری بعرق حال ؛ در تاب و شرم کام و زبان آب می کنم ؛ (اردو) (۱) کسی چیز میں پانی بھرنا (۲) پانی ملا دینا ۔ (۲۴۴)

(۲۴۵) **آب کردنِ دل** (مصدر اصطلاحی) نرم کردن دل کہ ترجمہ ترقیق القلب است (بیدل ﷺ) در محبّت خود گدازی ہم لبِ سائل بودہ است ؛ ہر قدر دل آب کردم یادم از مہتاب داد ؛ (اردو) دل نرم کرنا ۔ دل پسیجنے کا متعدی ۔

(۲۴۶) **آب کردن دل را** (مصدر اصطلاحی) محظوظ کردن دل است صاحبان لغت (دل آب دادن) را بہمین معنی نوشتہ اند و مؤلف سند آب کردن دل را) پیدا کردہ است چنانکہ ظہوری گوید (ﷺ) دل را کہ زہر گوشۂ ابرو نچیدہ است ؛ از ذوق شہد کنج دہان آب می کنم ؛ (اردو) محظوظ کرنا ۔

(۲۴۷) **آب کردنِ زور** (مصدر اصطلاحی) باضافت
نون زائل و کم کردن طاقت باشد چنانکہ ظہوری
گوید (ب) برغیر تیر مے کشد و در کشا کشم ؛ از زور
غنچہ زور کمان آب می کنم (اردو) قوّت
زائل کرنا ۔ طاقت گھٹانا ۔

(۲۴۸) **آب کردنِ زہرہ** (مصدر اصطلاحی) باضافت
نون گداختن زہرہ باشد کہ نتیجہ کمال بیمناکی
است چنانکہ ظہوری گوید (ب) طعنہ مزن کہ
زخم نمایان نہان خوشست ؛ از بیم زہرۂ
دگران آب می کنم ؛ (اردو) دل دہلانا ۔
خوف دلانا ۔ (دلکو تھرّا دینا آصفیہ) زہرہ آب کرنا
اسی کا لازم زہرہ آب ہونا ۔ (آصفیہ) فی البدیہہ
نظم طباطبائی (ب) غم نے زہرہ جو کیا آب وہ
تنہا نہ رہا ؛ یہ وہ چھینٹے ہین جو شعلہ کو بجھا دیتے ہین ؛

(۲۴۹) **آب کردنِ سنگ** (مصدر اصطلاحی) کنایہ
از نرم کردن آن چنانکہ ظہوری گوید (ب)
گفتی نمیشود دلم از گریۂ تو نرم ؛ ہمنشین ببین
کہ سنگ فسان آب می کنم ؛ (اردو) پتھر پانی
کر دینا ۔ پتھر گلا دینا ۔ پتھر کو پانی کر دینا صاحب
فرہنگ آصفیہ نے اسی کے لازم پتھر پانی
ہو جانیکا ذکر کیا ہے ۔

آب کردن شعلہ را (مصدر اصطلاحی) کنایہ (۲۵۰)
از نشاندن شعلہ باشد عادت است کہ چون
آتش روشن شود دخان کم گردد و شعلہ بیر کشد
چون آب زنند دخان پیدا شود و شعلہ نشیند ظہوری
گوید (ب) اشکم کہ ابر را جگر از رشک سفتہ ام ؛
آہم کہ شعلہ را بدخان آب می کنم ؛ (اردو)
شعلہ کو بجھانا ۔ (سند کیلئے دیکھو آب کردن زہرہ)

آب کسے یا چیزے افزودن (مصدر اصطلاحی) (۲۵۱)
باضافت ثالث آبرو و رونق افزودن است
چنانکہ کلیم ہمدانی گوید (ب) اے گوشۂ عزلت
ز تو آب قمر افزود ؛ نشناسم اگر قدر ترا در بدر
افتم ؛ (اردو) رونق اور آبرو بڑھانا ۔ بقول
امیر عزّت و توقیر زیادہ کرنا مرتبہ بڑھانا ۔

(امیر ؎) فروغ پیر مغان ہے ہماری محنت سے ٭ گھٹا کے خون بڑھائی ہے آبرو سے شراب ٭۔

(۲۵۲) **آب کسے یا چیزے بردن** (مصدر اصطلاحی) باضافت ثالث بے آبرو و بے رونق کردن آن است چنانکہ سعدی گوید (؎) بہ لا قامت لات شکست خورد ٭ باعزاز دین آب عزی ببرد ٭ (اردو) آبرو مٹانا آبرو لینا (امیر) (رشک ؎) مٹائی آبروے گریہ ایسی بخت واژون نے ٭ ہنسی آتی ہے انکو جب میرے آنسو نکلتے ہین ٭۔

(۲۵۳) **آب کسے یا چیزے رابردن** (مصدر اصطلاحی) باضافت ثالث مرادف ماضیہ (ارسلان ؎) چو ریزم از مژہ اشک فراق یاران را ٭ زگریہ آب برم ابر نوبہاران را ٭۔

(۲۵۴) **آب کسے یا چیزے ریختن** (مصدر اصطلاحی) باضافت ثالث بے عزت و بے رونق ساختن آن چنانکہ سلمان ساوجی گوید (رباعی) اے دیدہ اگر ہزار سیل انگیزی ٭ خاک ہمہ تیر ترنجون آمیزی ٭ از عہدۂ ماتمش نیائی بیرون ٭ بیفائدہ آب خود چرا می ریزی ٭ (اردو) کسیکی آبرو ریزی کرنا۔ (فقرہ امیر) بھلا کسی کی آبرو ریزی کرنے سے کیا فائدہ،، صرف آبرو ریزی بھی انھیں معنون مین مستعمل ہے (مصحفی ؎) بھلا اس فتنہ انگیزی سے حاصل ٭ کسی کی آبرو ریزی سے حاصل ٭۔

آب کسے یا چیزے را ریختن (مصدر اصطلاحی) باضافت ثالث مرادف ماضیہ باشد اگرچہ صاحبان لغت ذکر این نکردہ اند ولیکن از زباندانان حال تصدیق این میشود٭

آب کش (استعمال) بدون اضافت بکاف عربی مفتوحہ بقول صاحب بحر عجم (۱) خورندہ آب (۲) کسیکہ از چشمہ وچاہ آب کشد و بقول صاحب انند (۳) مشک چرمین (۴) رگ اوراق نبات (۵) سقا

مؤلّف - گوید که صاحب انند بمعنی نمبر۴
را که بحواله بهار آورده است بهار ازان
ساکت و براے این اصطلاح خاص (آبکش
برگ) است که می آید فتامّل (خسرو ۵ـ)
مباش از سفال کهن آب کش * که از کوزهٔ
نو خورند آب خوش * (طغرا ۵۲) چون آب
کشان چاه زمزم * با اشک نیاز ابر نوروز *
(سالک یزدی ۵۴) گر گوش تو آهنگ شناس
است درین باغ * هر آبکش برگ گلے رشتهٔ
سازے است * (طغرا ۵۵) بران آبکش
نتوان بر در شک * که خم را بدوش آورد
جاے مشک * (اردو) (۱) پانی پینے والا
(۲) پانی کھینچنے والا (۳) مشک (مونث) (۴)
نباتات کے رگ و ریشے (۵) سقا (مذکر)

آب کشادن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب
فرهنگ انندراج (۱) مقابل آب بستن و
بقول بهار آب بر آوردن و جاری کردن
(۲) در گریه آوردن چشم - **مؤلّف** را بمعنی
دوم اختلاف کلّی است و سند بهار مخالف
ادعاے اوست که در آب از دیده و
چشم کشادن گذشت بسیار عجب است که
وارسته ذکر این می کند و می فرماید که نزد
بعضے کنایه از ضائع شدن وقت است و
جمعے برانند که مرادف آب زدهان رفتن است
و سندے که از کلام مفید بلخی می آرد آب کشادن
دهن راست - فتامّل - (اردو) پانی جاری کرنا
(۲) آنکھ کو نمناک کرنا -

آب کشادنِ چشم (مصدر اصطلاحی) باضافت
نون بقول صاحب فرهنگ انندراج بحواله
بهار گریستن و بهار ازین اصطلاح ساکت
و سندے هم پیش نشد و از نظر - **مؤلّف** هم
نگذشت (اردو) رونا

آب کشادنِ دهان (مصدر اصطلاحی)
باضافت نون اوّل بقول بهار مرادف آب

بدہان آمدن (مفید بلخی ؎) زغنچۂ دہنت خندۂ
تا نقاب کشاد ٭ دہان شیشہ زشوق لب
تو آب کشاد ٭۔

آبِ کشادہ (اصطلاح) باضافت ثالث بقول
صاحب بحر عجم شراب زبون وکم کیف وبقول
صاحب رشیدی مطلق شراب (خاقانی ؎)
زر بہ بہلے چو سیم ملکن کم ٭ آتش بستہ
مدہ بہ آب کشادہ ٭ (اردو) کم نشہ شراب
شراب (مؤنث)۔

آب کشِ برگ (اصطلاح) باضافت
شین معجمہ بقول صاحب بحر عجم رگ اوراق
نباتات (مسیح کاشی ؎) تا ابر زجوے دل
من آب کشیدہ است ٭ جوشد ہمہ از آبکش
برگ گیاخون ٭ (اردو) دیکھو آبکش کا نمبر (۴)

آب کشیدن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار
(۱) آب برآوردن از چاہ و مانند آن وبقول
صاحب انند (۲) آب خوردن (۳) شستن
مؤلف گوید کہ (۴) آب را انجذاب کشیدن کہ
ورا ے آبخوردن است (۵) سیراب شدن ہم
(میر معزی ؎) آبے کہ مشتری کشد از چشمۂ حیات
روے موافق تو از آن آب شستہ بادہ (ولہ ؎)
بشب و روز کنون بادہ کشد مالامال ٭ آنکہ در
شام وسحر آب کشیدے قدرے ٭ (ملا شانی
تکلو ؎) شانی کیم کہ یار مے از جام من کشد ٭
مے چہ کہ آب خضر زجامم نمی کشد ٭ (قدسی ؎)
دل را زخیال مے خضر آب کشیدم ٭ تا عشق
چشانید بمن لذت غم را ٭ (مسیح کاشی ؎)
تا ابر زجوے دل من آب کشید است ٭ جوشد
ہمہ از آبکش برگ گیاخون ٭ (صائب ؎)
ما سبک روحان ببوے سیب غبغب زندہ ایم ٭
سبزۂ ما آب از چاہ زنخدان می کشد ٭ (اردو)
(۱) پانی کھینچنا (۲) پانی پینا (۳) دھونا (۴)
پانی جذب کرنا (۵) سیراب ہونا۔

آب کشیدنِ چشم (مصدر اصطلاحی) باضافت

نون کنایه از گریستن باشد چنانکه حافظ گوید ع
چشم من از پئے این قافلہ بس آب کشید ٭ تا بگوش دلم آواز درا باز آمد ٭ (اردو) رونا۔

آب کشیدنِ چیزے (مصدر اصطلاحی)

باضافت نون بقول وارستہ شستن آنست
مؤلف گوید کہ چنین باشد بسیار عجب است کہ وارستہ از کلام قدسی سند گیرد کہ در (آب کشیدن) بر نمبر ۳ گذشت۔ ہرگاہ آبکشیدن بمعنی شستن آمدہ است چنانکہ از کلام قدسی می کشاید نشاید کہ انرا بالفظ چیزے اضافت کردہ شود و معانی دیگر را گذاشتہ آید یعنی درین مصدر (چیزے) مفعول ہم واقع شود و فاعل ہم سند قدسی صورت اول را است و کلام صائب کہ در (آبکشیدن) بر نمبر ۵ گذشت سند صورت ثانی است اندرین صورت (آب کشیدن کسے) ہم مصدر اصطلاحی باشد کہ سند آن در مصدر (آبکشیدن) بر نمبر (۱ و ۲) از کلام میر معزی گذشتہ است خلاصہ اینست کہ مصدر عام (آبکشیدن) را گذاشتن و بر (آب کشیدن چیزے) قناعت بیک معنی کردن ہرگز درست نیست۔

آب کشیدن چیزے را (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب بحر عجم شستن آنست و سند آن ہمان شعر قدسی است کہ در مبحث ماضیہ گذشت صاحب بحر عجم بر ہمین یک مصدر و ہمین یک معنی اکتفا فرماید و (آب کشیدن) را نمی نویسد فتامل۔

آب کشیدنِ زخم (مصدر اصطلاحی) باضافت نون بقول صاحب بحر عجم مرادف آب برداشتن زخم
صائب ع) زخم گل آب زنواے آبدارم می کشد ٭ شعلہ بلبل خجلت از جوش بہارم می کشد ٭

آب کفتہ من (مقولہ) بقول صاحب مؤید الفضلا طراوت و جاہ و نشاط من۔ از اہل لغت دیگر کسے ذکر این نمیکند (اردو) میری تر و تازگی اور ترقی اور رنگ

آب کمان (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب بحر عجم زور کمان باشد امیر خسرو در تعریف خربزه ع) ساختہ در آب کمانش کمین ٭ چاشنی و آب کمانش ہمین ٭ (اردو) کمان کا زور کمان کاکس

آب کمہ (اصطلاح) بسکون ثالث وضم کاف عربی و فتح میم بقول صاحبان بحر عجم و برہان آبے است خاکستری رنگ و بغایت گندہ و بد بوے و آنرا از شکم نوعے از ماہی گیرند که در بحر چین می باشد ہر عضو یکه بشکنند مقدار دو مثقال ازان بخورند چنانکه بدندانہا نرسد آن عضو شکسته را درست کند و آن ماہی در دریاے ہرموز نیز بہم رسد (اردو) ایک خاص قسم کی مچھلی کے پیٹ کا پانی جو متعفّن اور خاکی ہوتا ہے جسکو بقدر دو مثقال کھانے سے عضو شکسته جُڑ جاتا ہے۔

آب کن بے حاصلان یکسر بدریا می رود (مثل) صاحب خزینۃ الامثال ذکر این می کند مقصود این است که محنت بے نتیجه ضائع میشود (اردو) بے نتیجه محنت ضائع ہوتی ہے

آب کند / آب کندہ (اصطلاح) بدون اضافت بفتح کاف عربی و سکون نون بقول صاحبان بحر عجم و انندراج (۱) زمینے که آب آنرا کندہ باشد (۲) نام شہرے (۳) مرادف آبگیر و آب انبار (سروری ۵) آب کند و در آن تاریک جاے ؛ لغزلغزان چون دران بنهند پاے ؛ (شمس فخری ۵) از سیل خیز حادثه اعداے شاہ را ؛ شد خانمان خراب بگرداب آبکند ؛ (اردو) (۱) دریابرد - بقول صاحب آصفیه وہ زمین جو دریا کی طغیانی سے کٹ گئی ہو (۲) ایک شہر کا نام (۳) دیکھو آب انبار -

آبِ کوثر (استعمال) باضافت ثالث بقول صاحب فرہنگ انندراج جوئے است معروف در بہشت و حوض کوثر - حوض بیرون بہشت در موقفے که منبع آن کوثر است (جامی ۵) کنایت زان لب آمد پیش سالک ؛ شراب سلسبیل و آب کوثر ؛ (اردو) کوثر بقول صاحب فرہنگ آصفیه اسم مُذکر بہشت کی

ایک نہر کا نام جو اسکے اندر جاری ہے۔ جنّت کے اس حوض کا نام جو بہشت کے باہر موقف مین واقع چونکہ اس کا منبع کوثر ہے اس وجہ سے یہی نام رکھا گیا۔ کوثر کے پانی کو اردو مین آب کوثر کہا جاتا ہے (مُذکّر) (دیکھو آب خنجر جسمین آب کوثر کی سند ہے)

آب کور (اصطلاح) بدون اضافت۔ بقول صاحب بحر عجم شخصے کہ مردم را از آب و نان مُنتفع نہ گرداند۔ (مولوی معنوی ؎) ناقہ صالح بصورت بُد شتر ٭ پر بریدندش بجہل آن قوم مر ٭ از براے آب چون خصمش شدند ٭ نانکور و آبکور ایشان بدند (اُردو) بے فیض۔ (آصفیہ)۔

آب کوھہ (اصطلاح) بدون اضافت بقول صاحب شمس کہ بضمن آب خیز می نویسد مرادف آب خیز است۔

آب کہ جائے بسیار میماند گندہ میشود (مثل) صاحب خزینۃ الامثال ذکر این میکند مقصود این است کہ حرکت بر سکون اولے است کسانے کہ از سعی و تردّد و باز مانند و فکر معاش نمی کنند بحق انہا این مثل صادق می آید۔ (اُردو) چلتی کا نام گاڑی نہین تو ایندھن۔ (رکا ہوا پانی۔ کیڑو نکی راجدھانی) (حیدرآباد)۔

آب گاہ (استعمال) بدون اضافت بر وزن خوابگاہ بقول صاحب برہان (۱) تہی گاہ (۲) پہلو (۳) تالاب (اردو) (۱) گوکھ (مونث) بقول صاحب آصفیہ پہلو کے نیچے کی وہ جگہ جہان ہڈی نہین ہے (۲) پہلو (مُذکّر) (ناسخ ؎) ہو گیا تھا سرد مین تو تیرے اُٹھ جانے کے ساتھ داغ حسرت سے مگر کچھ گرم پہلو ہو گیا ٭ (۳) تالاب (مُذکّر)۔

آب گذار (استعمال) بدون اضافت۔ بضمّ کاف فارسی بقول صاحب انند گذرگاہ آب

ودریا وجوے (اردو) پانی یا دریا یا ندی
کی گذرگاہ (مؤنث)۔ بقول آصفیہ گزرگاہ دریا
وہ زمین جس پر دریا کا پانی بہتا ہے۔ دریا کا راستہ

آب گذشتن (استعمال) بدون اضافت (۲۵۱)
جاری وروان شدن آب باشد چنانکہ فغفور
لاہجی گوید (ع) زان طرہ بہ آشفتگیم عمر گذشتہ
چون آب کہ در سایۂ سنبل گذرد٭ (اردو)
پانی بہنا۔

آب گردِ (استعمال) بے اضافت۔ بکسر
رابع بقول صاحب ناصری گرداب (الی الفتح)
رودکی (ع) مگرد گرد آب گرد ہیبتش٭ کہ در
کشد ترا بدام چو اژدرہا٭ (اردو) بھنور (مذکر)
بقول صاحب آصفیہ۔ جب دریا میں گڑھے
کے باعث پانی چکر کھاتا ہے تو اُسے بھنور
کہتے ہیں۔ گرداب۔ (مذکر) (ظفر ع) ترسے
کیا ہجر میں روئے کہ ہم اب آپ حیران ہیں٭
یہ دور آستین یا رب ہے یا گرداب پانی کا٭

آب گردانی (اصطلاح) بدون اضافت
بفتح کاف فاسی۔ بقول صاحب بحر عجم متعدی
آبگردش کہ بمعنی تاثیر زبونی آب وہوا باشد
مؤلف۔ گوید کہ حاصل بالمصدر آب گردانیدن
است (شانی تکلو ع) ہر زمانم بعالمے فکند٭
خاکساری و آب گردانی (اردو) تبدیل آب وہوا
بقول صاحب فرہنگ آصفیہ تابع فعل۔ پانی
اور ہوا کا اثر بدلنے کے واسطے دوسری جگہ جانا

آب گردانیدن (مصدر اصطلاحی) بدون
اضافت بقول خان آرزو بمعنی آب گردش
وا وسندے از کلام اشرف پیش می کند (ع)
جوش صہبا شربت بیمار جوشانیدن است٭
دور ساغر خستگان را آب گردانیدن است٭
وارستہ گوید کہ آب گردانیدن متعدی آب
گردش است وسند وارستہ ہم ہمان۔ کہ گذشت
بہار گوید کہ آب گردانیدن تغیر دادن آب
و مکان بیمار را حاصل آئنیست کہ بہار را باد آرد

اتفاق است و سند ہم مطابق آن ہمی کشاید
کہ خان آرزو از ہمین سند معنی لازمی را چلوہ
پیدا می کند (اردو) بیمار کا مقام بدلنا۔

آب گردش (اصطلاح) بدون اضافت۔
بفتح کاف فارسی بقول وارستہ (۱) تاثیر زبونی
آب و ہوا۔ و بہار گوید کہ بیمارے باشد کہ از
خوردن آبہاے مختلفہ خصوصاً در سفر ہم رسد
صاحب بحر عجم ذکر ہر دو معنے می فرماید و
وارستہ و بہار از یک شعر ملا طاہر غنی سند گیرند
و ہو ہذا (ع) در محفلے کہ دارد جام شراب
گردش ٭ زاہد نیاید آنجا از بیم آب گردش ٭
مؤلف گوید کہ شک نیست کہ ادعاے ہر دو
باہم اختلافے دارد کہ از طرز بیان ہر دو پیدا
شدہ و نہ چنین باشد کہ ادعاے ہر یک بجاے
خود بمعنی مستقل باشد چرا کہ استناد ہر دو از
یک شعر است صاحب رشیدی گوید کہ آب
گردش بیمارے کہ بسبب خوردن آبہاے
مختلف بہم رسد۔ **مؤلف**۔ گوید کہ آب گردش
اختلاف آب باشد کہ بسببے از اسباب مرض
زکام است و نزلہ و ہمان سند ماضیہ۔ سند
مؤلف۔ باشد و معنی حقیقی موئد آنست۔
پس نہ تاثیر زبونی آب و ہوا را ازین اصطلاح
تعلق است و نہ بیماری را (اردو) پانی
کا اختلاف جس سے نزلہ کے عارض ہونے کا
اندیشہ ہوتا ہے۔

(۲) آب گردش بقول وارستہ نقل مقام کردن
بیمار از جاے بجاے دیگر براے تغیر آب و ہوا
بہار ازین معنی ساکت صاحب بحر عجم ذکر این می
فرماید **مؤلف**۔ گوید کہ آبگردش نقل مقام
بیمار است نہ نقل مقام کردن (شفیع اثر ع)
کشتی اش را شور بختی ہا بگرداب افگند ٭ آرزوے
آبگردش گر کند بیمار ما ٭ (اردو) آب و ہوا کا
تغیر نقل مقام بیمار۔

(۳) آب گردش بقول صاحب بحر عجم و بہار

قسمت و روزی کہ مرادف آب و خور است
و گردش زمانہ (شہرت ؎) دو رپہیر چرخ
فرزند از پدر روا می کند ؛ آب گردش طفل
را از چشم تر روا می کند ؛ (اردو) قسمت
و روزی (مؤنث) آب و خور (مذکر) زمانہ کی
گردش (مؤنث) انقلاب زمانہ (مذکر)
(۴) آب گردش بقول بہار مرکب خوش رفتار
و بقول صاحب رشیدی چار وا ے تیز رو
و خوش رفتار ۔ ہر دو از کلام حکیم ازرقی
سند گیرند (؎) آبگردش مرکبے کز جا بکی
ہنگام تک ؛ نعل سخت او ز خاک نرم ننگیرد
غبار ؛ مولف ۔ گوید کہ تحقیق پسندان از ین
سند در یابند کہ آبگردش صفت مرکب واقع
شدہ کہ بمعنی تیز رو و خوش خرام باشد ہمین
صفت را در را ے مرکب ہم استعمال
توان کرد از آبگردش مرکب تیز رو یا چارپا ے
تیز رو ہرگز مراد نیست اگر چنین بودے

حکیم ازرقی مرکب را ذکر نہ فرمودے فقاللّٰ (اردو)
نازک خرام ۔ تیز رو ۔ سبک رفتار ۔ خوش خرام
(دیکھو آصفیہ بضمن لفظ خوش رفتار)

(۲۵۶) **آب گردش کردن** (مصدر اصطلاحی)
نقل مقام بیمار کردن از جاے بجاے چنانکہ
قدسی گوید (؎) از درت تا دم تسلیم بجاے
نروم ؛ آبگردش نکند خستہ تو چون بیمار ؛ (اردو)
بیمار کا نقل مقام کرنا ۔ تبدیل آب ہوا کرنا ۔

آبِ گردندہ (اصطلاح) باضافت ثالث
بقول صاحب بحر عجم آسمان (نظامی ؎)
بہ پیبر بر ان ختلی رہ نورد ؛ برآورد زین آب
گردندہ گرد ؛ (اردو) آسمان ۔ (مذکر) (غالب
؎) رات دن گردش مین ہین سات آسمان ؛
ہو رہے گا کچھ نہ کچھ گھبرائین کیا ؛ ۔

(۲۵۸) **آب گردیدن** (مصدر اصطلاحی) مرادف آب شدن
است کہ گردیدن بمعنی شدن باشد و فارسیان
مصدر گردیدن را بمعنی شدن بیشتر در کلام خود

استعمال کردہ اند (۲) بدینوجہ کہ گردیدن
بمعنی چرخ زدن ہم آمدہ - فارسیان آب گردیدن
را بمعنی گردش آب ہم استعمال کردہ اند
چنانکہ بیدل گوید (ع) بسکہ سرتا پایم از
درد تمنایت گداخت * ہمچو موجم در رگ وپے
جاے خون می گردد آب * (۳) آب گردیدن
تبدل شدن آب است و آب گردش
کہ گذشت حاصل ہمین مصدر باشد بہار در
مبحث گردش گوید کہ گردش - حاصل بالمصدر
گردیدن است پس آب گردش را حاصل
بالمصدر آب گردیدن ہم توان گرفت - و
وجہے نباشد کہ مصدر آب گردیدن را ذکر
کنیم وازینمعنی سکوت ورزیم خلاصہ اینست
کہ آب گردیدن لازم آب گردانیدن است
ولیکن استعمال این بنظر نیامدہ - صاحبان
لغت از مصدر آب گردیدن کنارہ می کنند
وانحصار معانی کہ براے مصدر آب شدن
کردہ اند قابل غور است و فرقے نازک باختلاف
فاعل درینمصدر پیدا میشود بذیل می آید * (اردو)
دیکھو آب شدن (۲) پانی کا گردش کرنا۔ (۳)
پانی بدلنا - جو بعض وقت سبب مرض زکام ہوتا ہے

(۲۵۹) **آب گردیدنِ آتش** (مصدر اصطلاحی باضافت)
نون سرد شدن آتش است (صائب ع)
کدام زہرہ جبین بے نقاب گردیدہ است * کہ
آتش از عرق شرم آب گردیدہ است * (اردو)
آگ بجھنا (ناسخ ع) اڑائیے خاک کو کیونکر
ہوا تیری حکومت مین * نہین بجھتی ہے اب
اے عدل گستر آگ پانی مین *-

(۲۶۰) **آب گردیدنِ خون** (استعمال) باضافت
نون مبدّل شدن خون بہ آب چنانکہ بیدل گوید
(ع) ہر کجا بر رویت از چشمم برون ہم گردد آب *
گر ہمہ در پردہ خار است خون می گردد آب *
کیست تا زمرگ جدا گردیدنش رنگے نباخت *
خون دل از دیدہ می گردد برون می گردد آب * (اردو)

لہو پانی ہو جانا۔

(۲۴۱) **آب گردیدن در چیزے** (استعمال)

پر شدن آب دران چنانکہ غنی گوید (ے)

چنان از اشک بلبل در گلستان آب می گردد

کہ بر آب آشیانہا صورت گرداب

می گردد ٭ (اردو) پانی بھر جانا۔

(۲۴۲) (۱) **آب گردیدنِ دل** - (استعمال)

(۲) **آب گردیدنِ سنگ** گداختن آنست

(۳) **آب گردیدنِ شیشہ** چنانکہ بیدل گوید

(۴) **آب گردیدنِ گوہر** (ے) دل

بسے آب گردیدن طرب پیمانہ است ٭ خود

گدازی تردماغی ہاے این دیوانہ است

(صائب ے) بدیدہ آب اگر آفتاب میگردد

دل از نظارۂ روے تو آب می گردد ٭ (بیدل

ے) دل چہ باشد تا نگردد گم بیاد طرۂ اش ٭

گر ہمہ سنگست بیدل زین فسون می گردد

آب ٭ (ولہ ے) زین خمار آبا دحسرت بادہ

پیدا نشد ٭ شیشہ ام از درد نومیدی کنون

می گردد آب ٭ (ولہ ے) عرض حاجت می

گداز د جوہر ناموس فقر ٭ آہ کین گوہر ز دست

طبع دون می گردد آب ٭۔

آبِ گردیدنِ ہلال (مصدر اصطلاحی) (۲۴۳)

باضافت نون گداختن و غائب شدن آن

(بیدل ے) ہلال غبغب جانان لطافتے دارد ٭

کہ از اشارۂ انگشت آب می گردد ٭ مولّف گوید

کہ عادت است کہ کسیکہ غبغب دارد و بخیال خود نشیند

زنخدان بر غبغب بار اندازد و چین نازکے

در غبغب پیدا شود کہ شکل ہلال دارد و چون

آنکس باشارہ انگشت کسے خبردار شود و

سر بالا کند چین غبغب غائب شود۔ حضرت

بیدل چہ نازک تشبیہے با ہلال آوردہ است

کہ ہلال چون از نزاکت باریک تر باشد

مردمان یکدیگر را بواسطہ انگشت نشان می نمود

و بیشتر اتفاق افتد کہ درہمین سعی مشاہدہ ہلال

بزیر رود و از نظر پنہان گردد۔ پس در آمد
شدن ہلال معنی گداختن آن لطافتے ندارد
بلکہ غائب شدن آن کیفیتے دارد (اردو)
ہلال کا پانی ہو کر غائب ہو جانا۔

آب گرفتن (مصدر اصطلاحی) بقول
صاحب بحر عجم (۱) آب دادن وبقول
بہار (۲) آب خوردن و شراب خوردن
وبقول صاحب فرہنگ انند۔ بیمارے
کہ از فساد آب پیدا می شود بسیار عجب
است کہ سند بہار بر خلاف او و متعلق از
مصادر (آب از چیزے گرفتن) و آب
بدہان گرفتن) است و صاحب انند از
سند ساکت دیگر کسے این مصدر اصطلاحی را
نہ نوشتہ و صاحب بحر عجم بر ادعاے خود
از کلام مخلص کاشی سند گیرد (ملہ) چہ باک
از مے کشی ہنگام جوش خط نکویان را، کہ عہد آن
گلزار گردد سبز دہقان آب می گیرد ہ مولّف آرا
با ہر سہ اختلاف است در کلام مخلص کاشی از
آب گرفتن طراوت حاصل کردن مراد است
آب بمعنی طراوت آمدہ و گرفتن بمعنی حاصل کردن
و معنی شعر ہم ہمین صورت درست باشد
زیرا کہ سر سبزی گلزار نتیجہ آب دادن است
و چون گلزار سبز شود دہقان را سرور حاصل
میشود و او طراوت گیرد بر ہمین دلیل شاعر
گوید کہ نکویان را بہ ہنگام جوش خط باکے
نیست باید کہ اینہا از مے کشی طراوت حاصل
کنند کہ وقت آن ہمین باشد تحقیق پسندان را در سند
کہ مصدر گرفتن معانی متعددہ دارد کہ صاحب برہان
لغت ذکر آن فرمودہ اند اما بحر صاحب بحر عجم
و بہار دیگر کسے گرفتن را بمعنی دادن نہ گرفتہ
و بدیں معنی سندے دیگر از نظر مولّف ہم نگذشتہ
فتامّل (اردو) تازگی حاصل کرنا۔ لطف اٹھانا

آب گرفتنِ تیغ (مصدر اصطلاحی) در
بحث آب گیری می آید۔

آب گرفتنِ چشم (مصدر اصطلاحی) باضافت نون (۱) بقول صاحب بحر عجم آب آوردن چشم باشد که گذشت (۲) بہار گوید که کنایه از گریستن است - سندے که بہار از کلام کمال اسمعیل اصفہانی پیش می کند متقاضی آنست که آب گرفتن چشم را بمعنی (۳) حیا و شرم داشتن چشم گیریم (رباعی) اے غنچه که خنده ہر دم از سر گیری ۰ دل می دہدت که لب زہم برگیری ۰ اے نرگس شوخ دیده بے چہرۂ او ۰ چشم آب نه گیردت که ساغر گیری ۰ **مولف** گوید که اگر دیده نرگس شوخ نمیبود گریستنش برا دعاے بہار روا می داشتم (اردو) (۱) دیکھو آب آوردن چشم (۲) رونا (۳) آنکھ مین پانی ہونا آغا ہجو صاحب ؎ کرتے ہین رندون کو یہ منع شراب ۰ زاہدون کی آنکھ مین پانی نہین ۰

آب گرفتنِ مکان (مصدر اصطلاحی) باضافت نون - خراب و ویران شدن آن بہار این مصدر اصطلاحی را (آب گرفتن خانه) می نویسد و زباندانان عجم در کلام خود اضافت آب گرفتن بہمین معنی بسوے خانه و شہر کرده اند پس اضافت آن بسوے خانه کردن تعمیم را باطل می کند (کمال خجند ؎) از گریه مرا خانهٔ چشم آب گرفته است ۰ افسانهٔ چشم تو ز من خواب گرفته است ۰ (محمد اسلم سالم ؎) ہستی که مرگ خانه خرابش گرفته است ۰ ویرانهٔ کہنه ایست که آبش گرفته است ۰ (اردو) بقول امیر مکان کا ویران ہونا - اجڑنا - اجڑجانا ؎) اے جان دلکو میرے نه ویران کرکے جا ۰ اجڑا جو یه نگر تو بسایا نه جاویگا ۰ (سحر ؎) رواج مے کی کیفیت نه پوچھو دور ساقی مین ۰ اجڑتا مدرسه تھا میکده آباد ہوتا تھا ۰

آبِ گرم (استعمال) باضافت ثالث آبے که بر آتش گرم شده باشد - (اردو) بقول امیر

آب گرم اردو مین مستعمل ہے (دیکھو لفظ آب) (مسرور ؎) دیا پینے کے واسطے آب گرم نہ آئی تجھے میہمان کر کے شرم ؎

آبِ گَرِی (اصطلاح) بدون اضافت بکسر کاف فارسی بقول بہار آب دادن تیغ وخنجر وامثال آن **مولف**۔ گویدکہ آب گری تیزی باشد۔ حاصل بالمصدر آب گرفتن مخفی مباد کہ گری مخفّف گیری از مصدر گرفتن کذا فی البرہان وصراحت این در مبحث گیری می آید (اردو) باڑ بقول آصفیہ اسم (مؤنث۔ دہار۔ تیزی۔

(۲۶۵) **آبِ گری کردن** (مصدر اصطلاحی) آب دادن تیغ۔ وامثال آن چنانکہ اثر گوید (؎) گردی از گریہ وزاری کہ زمن قطع نظر۔ کردآیا کہ دگر تیغ ترا آبگری ؎ (اردو) باڑ رکھنا بقول صاحب آصفیہ دہار رکھنا۔ تیز کرنا۔ سان چڑہانا۔ تیھر چٹانا۔ بقول امیر آبدینا (دیکھو آبدادن تیغ)۔

(۲۶۶) **آبِ گریہ** (استعمال) باضافت ثالث اشک چنانکہ ظہوری گوید (؎) خود را بہ آب گریہ دہم یا بباد آہ ؎ گر ہستیم غبار ضمیر منیر تست (اردو) اشک۔ آنسو (مذکر)

آبِ گشادہ (اصطلاح) باضافت ثالث وضمہ کاف فارسی بقول صاحب ہفت قلزم کنایہ از شراب زبون وکم کیف (مرادف آب کشادہ)

(۲۶۷) **آبِ گشتن** (اصطلاح) بفتح کاف فارسی مرادف آب گردیدن باشد کہ گشتن مرادف گردیدن وشدن آمدہ ظہوری (؎) لب کنم مہر عرض حال بلاست ؎ آب گشتن زانفعال بلاست ؎ وراے این سند ہمہ اسناد آب گردیدن کہ گذشت ہم سند آب گشتن است۔

آبِ گفتن (مصدر اصطلاحی) بدون اضافت بقول بہار اشارہ بآب طلب کردن باشد

(حزنی اصفہانی ؎) دل کہ لب تشنگی از چشمۂ
حیوان تو داشت ٭ آب می گفت ونگاہے
بزنخدان تو داشت ٭ **مؤلف**۔ گوید کہ
لفظ آب از زبان برآمدن اشارہ است
کہ قائل طلب آب می کند و در محاورہ زبان
عجم این اشارہ خصوصیت بآب ندارد بلکہ از
برائے ہر یک شے مطلوب پیش مخاطب
نامش بر زبان گرفتن اشارۂ طلب آنست
وہمچنین است محاورہ زبان اردو و دیگر
السنہ لیں اگر این اشارہ کلیہ را بر سبیل تمثیل
برائے آب بیان کنیم موقع حقیقی آن لفظ آب
است کہ گذشت واین درست نیست کہ در
الفاظ محاورہ لفظ گفتن را ہم شریک کنیم کہ داخل
محاورہ نیست بلکہ جزو بیان مؤلف۔ کتاب
است فتامل (اردو) جب کوئی شخص اپنی
مطلوب شے کا نام لے تو اسکا مخاطب بلحاظ
محاورہ یہی سمجھیگا۔ کہ وہ اُس چیز کو مانگتا ہے
اور چاہتا ہے۔ جیسی پانی۔ کتاب۔ اُگالدان
وغیرہ وغیرہ۔

آبِ گل (استعمال) باضافت ثالث و
ضمّ کاف فارسی بقول بہار گلاب باشد چنانکہ
(حاجی مظفر تبریزی گوید ؎) زشرم کشتنم خوے
بر گل عارض چہ می آری ٭ کسے زخم شہیدان را
بہ آب گل نمی شوید ٭ (اُردو) گلاب (مذکر)

آبِ گل را آلبتنی دہد (مقولہ) بدون
اضافت ثالث وکسر کاف فارسی بقول صاحب
موید الفضلا۔ زمین را حاصل نامیہ کند (مرادف آب
آلبتنی دہد) کہ گذشت۔

آبِ گلرنگ (اصطلاح) باضافت ثالث
بقول صاحب بحر عجم (۱) شراب سرخ (۲) اشک
خونین (مرادف آب آتش رنگ)

آبِ گلزار رنگ (اصطلاح) باضافت ثالث
بقول بہار شراب سرخ (یحییٰ کاشی ؎) بیا ساقی
آن آب گلزار رنگ ٭ کہ گہ صلح زان گل کند گاہ جنگ ٭

صاحب بحر عجم این را مرادف آب گلرنگ
می فرماید۔

آب گور (اصطلاح) بدون اضافت
بقول صاحب فرہنگ انند (۱) ظرفے کہ
دران اسپ را آب مید ہند (۲) آبدان (اردو)
(۱) بالٹی (مونث) بقول صاحب آصفیہ یہ
انگریزی کا بگڑا ہوا لفظ ہے (۲) دیکھو آبدان

آب گوشت (استعمال) بدون اضافت
بقول صاحب بحر عجم شوربائے گوشت (اردو)
بقول امیر آبگوشت۔ یخنی۔ (مونث)

آب گون (اصطلاح) بدون اضافت
بقول صاحب بحر عجم (۱) نام رودخانہ خوارزم
(۲) نشاستہ گندم (۳) آسمان (۴) بقول
صاحب سروری۔ کبود رنگ۔ صاحب برہان
ہم ذکر این می کند و معنی چہارم را آب مانند
گوید۔ (جامی رحہ) خوش آن دو یار کہ دل
کردہ صاف چون شیشہ * بہم خورند مے لعل
از آبگون شیشہ * (اردو) بقول صاحب جامع اللغات
(۱) دریا کا نام جو خوارزم مین جاری ہے (۲)
نشاستہ گیہون کا (مذکر) (۳) آسمان (مذکر) (۴)
کبود (مذکر) بقول صاحب آصفیہ نیلا رنگ
آسمانی رنگ۔

آب گونِ بے آب (اصطلاح) باضافت
نون۔ بقول صاحب ناصری کنایہ از آسمان
کبود باشد (مسعود سعد رحہ) زماہیئے کہ درین
آبگون بے آب است * بترس وا وراچنین
یکے نہنگ شمر * (اردو) آسمان (مذکر)

آب گون پل (اصطلاح) بدون اضافت
بقول صاحب بحر عجم مرادف ماضیہ۔

آب گون صدف (اصطلاح) بدون اضافت
بقول صاحب بحر عجم (۱) آسمان (۲) آفتاب
(۳) ماہ (جامی رحہ) بشناس قدر خویش کہ پاکیزہ
تر زتو * درّے نداد پرورش آبگون صدف (اردو)
(۱) آسمان (مذکر) (۲) آفتاب (مذکر) (۳) چاند (مذکر)

آب گون طارم (اصطلاح) بدون اضافت
بقول صاحب بحر عجم مرادف ماضیہ در معنی
اوّل -

آب گون قفس (اصطلاح) بدون اضافت
بقول صاحب بحر عجم مرادف ماضیہ -

آب گون قفص (اصطلاح) بدون اضافت
بقول صاحبان ہفت قلزم و مویدالفضلاء
آسمان -

آبِ گوہر (استعمال) باضافت ثالث
بقول صاحب بحر عجم بیماری نزول آب
در پردۂ چشم کہ نابینامی گرداند آب گہر مرادف
آن مؤلّف گوید کہ آب گوہر و آب گہر بمعنی
حقیقی مرادف آب دُر ہم (صائب ؎) ہمچو چشم
از خود برآرد آب گوہر خانہ ام * این صدف
از انتظار ابر نیسان فارغ است * (ولہ ؎)
دلم بفقر و غنا از قرار خویش نگشت * بخشکی و
تری آب گہر نشد کم و بیش (اردو) (۱) موتیا
(مذکر) - آب مروارید (مذکر) بقول امیر موتیا بند
(۲) آب گوہر حقیقی معنوں مین (مونث) (منیر ؎)
حسرت دُرّ نجف مین لبسکہ گریان ہے مدام *
ہے مرض چشم صدف مین آب مروارید کا * -
(مصحفی ؎) دانت تیرے سوا چمکتے ہین *
آب الماس آب گوہر سے *

(۳۲۸) **آبِ گوہر برآوردن چشم** (مصدر اصطلاحی)
باضافت ثالث و نون - مبتلا شدن چشم در مرض
نزول ماربد سند در اصطلاح ماضیہ گذشت (اردو)
موتیا بند ہونا (معروف ؎) موتیا بند اپنی
جب سے ہو گیا اک آنکھ مین * جون صدف
روتے ہین روز و شب گہر اک آنکھ سے *

(۳۲۹) **آبِ گوہر را بخاک ریختن** (مصدر اصطلاحی)
باضافت ثالث کنایہ از بے قدری آب گوہر
است چنانکہ صائب گوید (؎) خاک را ہند
این خسیسان آبرو و آب گہر * چند ریزی
اے ستمگر آب گوہر را بخاک * (اردو)

آب گوہر کو خاک مین ملانا۔

آبگہ (اصطلاح) بدون اضافت بقول صاحب انند مرادف آبدان۔

آبِ گھر (اصطلاح) باضافت ثالث مرادف آب گوہر۔ سندش درآب گوہر گذشت۔

آبِ گھر آوردن چشم (مصدر اصطلاحی) باضافت ثالث ونون بقول وارستہ مرادف آب گوہر آوردن چشم۔

آبِ گھر را بکاوش زیادہ ساختن (مصدر (۲۰)
اصطلاحی) باضافت ثالث کنایہ از کار بے کار ساختن کہ مرادف آب بپرویز پیمودن باشد (صائب ے) بقسمت ازلی ہر کہ خواہد فزاید ÷ بکاوش آب گھر را زیادہ می سازد ÷۔

آب گیر (اصطلاح) بدون اضافت بقول صاحبان برہان وبحر عجم وسروری (۱) تالاب وکوے کہ آب درانجا استادہ باشد (۲) نام افرازے است شومالان را و آن مانند جاروبے باشد وباآن آب بر تانہ جامہ کہ بجہت بافتن ترتیب می دہند بیفشانند (حکیم اسدی ے) درو آبگیرے بہ پہنائے راغ ÷ شناور درو آب شکن گیر باغ (عمارہ ے) باد بہاری بآبگیر برآمد ÷ چون رخ من گشت آبگیر پر از چین ÷ (خاقانی ے) بدفئہ جدو ماسورہ وکلاوہ وچرخ ÷ با آبگیر وبشتوت ومیخ کوب وطناب ÷ (جہانگیری) (اردو) (۱) تالاب یا وہ مقام جہان پانی جمع ہو (مذکر) (۲) کوچ یا کوچ (مونث) بقول صاحب آصفیہ جولاہون کا برش جس سے تانیکو صاف کرتے ہین یہ خس کے تنکون کا بنا ہوا ہوتا ہے۔

آب گیری (اصطلاح) بدون اضافت بکسر کاف فارسی بقول بہار آب دادن تیغ وخنجر وامثال ان را مؤلف گوید کہ آبگیری آب داری یعنی تیزی است چنانکہ میرزا

شریف خازن گوید (ع) شد تازہ آبگیری
تیغ جفائے او ؛ ممنون شدم ز گریۂ بے اختیار
خویش ؛ (محسن تاثیر ع) نباشد سفلہ را
در خور نوازش ؛ نخواہد تیغ چوبین آبگیری ؛
مخفی مباد کہ آبگری و آبگیری باعتبار معنے
مرادف یکدیگر است گری بالکسر بقول صاحب
برہان مخفف گیری است و گیری حاصل
بالمصدر گرفتن ۔ پس آب گرفتن تیغ و خنجر و
امثال آن آبدار شدن و تیز شدن آن
باشد و آب گری و آبگیری حاصل بالمصدر
آب گرفتن یعنی تیزی و آبداری ۔

آبگیری کردن (مصدر اصطلاحی) مرادف (۱۷۱)
آبگری کردن است بمعنی آب دادن تیغ
وخنجر و امثال آن چنانکہ ملا طغرا گوید (ع)
توان از خاک کویش آبگیری کرد تیغش را ؛
تنم از بسکہ ہر سو جویبار زخم پیکان شد ؛ (اردو)
آب دینا ۔ دیکھو آبدادن تیغ و خنجر ۔

آبِ لار (استعمال) باضافت ثالث
بقول بہار نام رودے کہ در کشمیر واقع
است (قدسی ع) سوادش سرمۂ چشم
بہار است ؛ بہشت و جوئے شیرش آب
لار است ؛ (اردو) بقول صاحب جامع اللغات
کشمیر مین ایک نہر کا نام ۔

آبِ لطف (اصطلاح) باضافت ثالث
بقول صاحب بحر عجم فیض ۔ عطا بخشش (اردو)
دیکھو لفظ آب کا نمبر (۷)

آبِ لعل (اصطلاح) باضافت ثالث بقول
صاحب بحر عجم (۱) شراب سرخ (۲) اشک
خونین (اردو) دیکھو آب سرخ و آب آتش رنگ

آبِ لولو (استعمال) باضافت ثالث
بقول بہار مرادف آب گوہر سندش در
اصطلاح آیندہ می آید

آبِ لولو آوردن چشم (مصدر اصطلاحی)
باضافت ثالث دنون بقول صاحب بحر عجم

مرادف آب آوردن چشم است۔

(۲۲۸) **آبِ لولو از چشم ریختن** (مصدر اصطلاحی) باضافت ثالث بر آوردن مارید از چشم که مرادف آب از چشم کشادن باشد (خاقانی در تعریف شمشیر گوید ع) الحق نهنگ هندوی دریا نماز نیکوئی * صفحش چو آب لولوی از چشم شهلا ریخته *۔

آبِ ماه (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب بحر عجم روشنی ماه (اردو) چاندنی یا چاننی (آصفیه) چاند کی روشنی۔ (ذوق ع) افسرده دل کے واسطے کیا چاندنی کا لطف * لپٹا پڑا ہے مرده سا گویا کفن کے ساتھ *۔

آبِ مُدَبَّر (اصطلاح) باضافت ثالث وضم میم وفتح دال مہملہ وتشدید وفتح بائے موحده بقول صاحب محیط اعظم آبے است که با ادویات مخصوصه جوش داده بطریق مرکب تیار کنند (اردو) وه پانی جو ترکیب ادویه کے ساتھ جوش دیکر تیار کیا جاتا ہے (مذکر)۔

آبِ مُرده (اصطلاح باضافت ثالث (۱) بقول بہار مقابل آب روان و بقول صاحب بحر عجم آب غیر جاری وافسرده۔ (صائب ع) افسردگان بعالم بالا نمیرسند * این آبہائے مرده بدریا نمیرسند * (۲) صاحب تحقیق الاصطلاحات گوید که آب مرده آبے است که در زمین غائب شود و از کلام صائب سند گیرد (ع) آبہائے مرده می گردد نصیب جویبار * در گلو گردد گره اشکے که بے تاثیر شد * (اردو) (۱) کھڑا پانی۔ بند پانی (۲) وه پانی جو زمین میں جذب ہو جاتا ہے۔ صاحب جامع اللغات نے آب مرده کا ترجمه خراب پانی اور کیچڑ لکھا ہے

آبِ مرغان (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب برہان (۱) نام سیرگاہے است

در نواحی شیراز که مردمان روز ہاے سه شنبه
ماه رجب در آنجا بسر می روند و آن روز را
ہم آب مرغان گویند (۲) نیز نام چشمه الیت
در قہستان که آب آنرا چون بردارند و برند
ہر قدر سار ہا که دران نواحی باشند از دنبال
شخصے که آب بردارد و ببردروان شوند
تا ہر جا که ملخ آمده باشد آن سار ہا تمام آن
ملخ را بکشند و پراگنده سازند۔ آن چشمه را
چشمهٔ سار ہم می گویند۔ صاحب فرہنگ انند
گوید که این چشمه در حوالی شیرم و قمشه قریب
بعراق است و شرط تاثیرانست که آن
آب را بر زمین نگذارند و بر سه پایه آونگ
کنند و گاه برداشتن از چشمه بقفا ننگرند (اردو)
(۱) ایک سیرگاه کا نام جو نواح شیراز مین
واقع ہے جہان رجب کے ہر سه شنبه کو
لوگ بطور تفریح جمع ہوتے ہین فارسیون نے
اُس دن کو بھی آب مرغان کہا ہے۔ (۲)
قہستان کے ایک چشمه کا نام۔ صاحب
جامع اللغات فرماتے ہین که قہستان کی ولایت
مین ایک چشمه اس نام کا ہے وجه تسمیه یہه
ہے که سار ایک پرندے کا نام ہے سیاه
رنگ جسکے پرون پر سفید نقطے ہوتے ہین
یه پرندے اُس جنگل مین بکثرت رہتے ہین
گویا وه اس چشمه کے محافظ ہین اور انہین
کے نام سے وه چشمه۔ چشمهٔ سار کہلاتا ہے
اگر کوئی شخص اس چشمه سے پانی لے تو
وه جانور اس کا تعاقب کرتے ہین جب تک
وه پانی ڈال نه دیوے پیچھا نہین چھوڑتے
پس اس علاقه مین جب ٹڈی دل آتا ہے
تو لوگ ایک آدمی کو اس چشمه پر بھیجدیتے
ہین جب وه کوزه پانی کا بھر کر روانه
ہوتا ہے تو ہزارون جانور اُس کا تعاقب
کرتے ہین اور وه دوڑتا ہوا اس موقع
پر آجاتا ہے جہان ٹڈی دل اترا ہوا ہے

جب سار کی فوج ٹڈیون کے مارنے
سے فارغ ہو جاتی ہے تو وہ شخص پانی کا
کوزہ زمین پر دے مارتا ہے پانی کے
گرتے ہی سارا لشکر واپس چلا جاتا ہے

آب مروارید (اصطلاح) باضافت
ثالث بقول صاحب بحر عجم (۱) روشنی
و رونق مروارید (۲) نام علتے کہ در چشم
آدمی پیدا میشود و بینائی را دور گرداند
(راضی ؎) اینکہ می ریزم بیاد آن
در گوش اشک نیست ٭ چون صدف
از آب مروارید چشم پر نم است ٭
(اشرف مازندرانی ؎) دیدن اشعار
من شد مدعی را بار چشم ٭ آب مروارید
باشد باعث آزار چشم ٭ (خسرو ؎)
بچشم نرگس اینک آب مروارید می بینم ٭
زبس گز دیده آب از عشق گل بسیار
می بارد ٭ (اردو) (۱) آب مروارید
آب دُر (مؤنث) (امیر اللغات) (۲)
آب دُر بمعنی موتیا بند - (مذکر) (رشک
؎) آب و تاب ایسی ہے تم مین کہ نہین
دوسرے مین ٭ آتش لعل ہو آب دُر
یکتائی ہو ٭ (منیر ؎) حسرت در نجف
مین بسکہ گریان ہے مدام ٭ ہے مرض
چشم صدف مین آب مروارید کا ٭ -

آب مروارید آوردنِ چشم (مصدر (۲۸۴)
اصطلاحی) باضافت ثالث - و نون مرادف
آب آوردن چشم است چنانکہ صائب
گوید (؎) آب مروارید آوردہ است
چشم جوہری ٭ گوہر بے قیمت ما تا ببازار
آمد است ٭ (ولہ ؎) گوہرم را چون
بسنگ بے تمیزی بشکنند ٭ آب مروارید
در چشم حسود آوردہ ام ٭ -

آب مُروّق (استعمال) باضافت
ثالث و ضم میم و تشدید واو بقول صاحب

(۱) آب صاف (۲) شراب پالودہ کہ اصلا دروغش نبود (اردو) (۱) صاف پانی - (مذکر) (۲) صاف شراب - (مونث) -

آبِ مریم (استعمال) باضافت ثالث وفتح میم - بقول صاحب بحر عجم (۱) جاہ وصلاح حضرت مریم علیہا السلام (۲) شراب انگوری بہار گوید کہ از آب مریم کنایہ باشد از عفّت وصلاح ونیز شیرہ انگور صاحب ہفت درمعنی اول ہمزبان صاحب بحر عجم دورا معنی دوم (۳) شیرہ انگور (اردو) (۱) حضرت مریم کی عصمت اور پاکدامنی (مونث) (۲) انگوری شراب (۳) انگور کا شیرہ (مذکر)

آبِ مژگان (اصطلاح) باضافت ثالث وکسر میم بقول بہار کنایہ از اشک باشد (سلمان ساوجی ؎) رہروان او ز زاد آزاد و فارغ راندہ اند ❊ تکیہ بر خون دل و بر آب مژگان کردہ اند ❊ (اردو) اشک آنسو - (مذکر) -

آبِ مژہ (اصطلاح) باضافت ثالث وکسر میم لبقول بہار مرادف ماضیہ (نظامی ؎) جہانجوے را ترک پدر رود کرد ❊ بآب مژہ روے را رود کرد ❊ (سلمان ساوجی ؎) مگذار ہواے دل و آب مژہ ام را ❊ ضائع کہ تو پروردۂ این آب وہوائی ❊ -

آبِ مغان (اصطلاح) باضافت ثالث وضم میم لبقول بہار کنایہ از شراب باشد - (باقر کاشی ؎) خراب آبِ مغان شو گرہ بباد مزن ❊ کہ گرم وسرد جہان ز اعتدال می گذرد ❊ (اردو) شراب (مونث)

آبِ مُقطر (اصطلاح) باضافت ثالث وضم میم وفتح قاف وتشدید طاء حُطّی لبقول صاحب محیط آبے کہ در قرع انبیق بطریق عرق ویا بعنوان ترشح از خم وسبو وکوزہ متخلل المسام ویا از ظرف سنگ گرفتہ باشند - مزاجاً قریب

بہ آب باران نسست (اردو) ٹپکایا ہوا یا فلٹر
کیا ہوا پانی جو مزاجاً آب باران کے قریب
قریب ہے۔

آبِ مُنجمد (اصطلاح) باضافت ثالث
وضمّ میم و سکون نون و فتح جیم وکسر میم ثانی
بقول صاحب بحر عجم (۱) شیشہ (۲) پیالہ بلور
و زجاجی (۳) برف و یخ (۴) تیغ و خنجر و امثال
ان (حکیم سنائی ؎) در آب منجمد مے آتش
مثال ریزہ و رہاے بند ما صنم غنچہ وش دہان ٭
(انوری ؎) آتش سیال دیدستی در آب
منجمد ٭ ور ندیدستی بخواہ از ساقیانش ساغرے ٭
(شانی تکلو ؎) چون آب منجمد بگداز در تاب
مہر ٭ خورشید اگر جمال تو بیند در آئینہ ٭ (ظہیر
فاریابی ؎) آن آب منجمد کہ سنانست
نام او ٭ از تفّ حملہ در رگ جان ہا شود
روان ٭ (اردو) (۱) شیشہ (مُذکّر) (۲)
بلور کا پیالہ (مُذکّر) پیالی مونث (۳) برف
و یخ (مُونّث) (۴) تیغ (مُونّث) خنجر (مُذکّر)
(امیر ؎) مخمور آنکھین یہ نہین ساقی کی
میکشو ٭ بلّور کی پیالیون مین ہے شراب
سُرخ ٭۔

آب مَند (استعمال) بسکون با و فتح میم
بروزن آزمند بقول صاحب ناصری بمعنی
صاحب عزت و آبرو و براے ہر یک معنی
لفظ آب مُولّف۔ گوید کہ این تعمیم قابل غور است
کہ اگر آب بمعنی رود خانہ گیریم استعمال آبمند
چگونہ درست باشد علی ہذا القیاس آب بمعنی
ہموارہ براہ روندہ ہم بالفظ مند بے معنی باشد
و خلاف محاورہ (اردو) آبرو دار (داغ
؎) غیر کا خون بہا نا مری تربت پہ فرو ٭
آبرو دار کی مٹّی کہین برباد نہو ٭۔

آبِ مُنعقد (اصطلاح) باضافت ثالث
وضمّ میم و سکون نون و فتح عین مہملہ و کسر
قاف بقول صاحب بحر عجم مرادف ماضیہ۔

صاحب رشیدی ہم ذکر این می کند و صاحب
موید الفضلا بعوض این آب منفقد می نویسد
در راے مؤلّف غلطی کتابت باشد

آب من و جمال من (مقولہ) باضافت
بارعربی و لام بقول صاحب موید الفضلا جاہ
من و جمال من۔ دیگر کسے از اہل لغت د
مصطلحات ذکر این نکردہ (اردو) میری آبرو
میرا اجمال۔

آبِ مہ من (مقولہ) باضافت ثالث و
خامس بقول صاحب موید الفضلا۔ آب
معشوق من دیگر کسے از اہل لغت ذکر
این نکردہ (اردو) میرے معشوق کی
رونق۔

آبِ مے (استعمال) باضافت ثالث
و فتح میم بقول صاحب عجم (۱) شراب بقول
بہار (۲) نام رود سے کہ در عراق عجم
واقع است (آہی طہ) چون خمار از انتظار

آب مے تا ہم نماند۔ ساقیا جامے کہ بس مخمورم
بے آب و تاب۔ (اردو) آب مے (مذکر) بمعنی شراب
(صبا ہ) آب مے میں عکس رُوے ساقی پر نور ہے۔ جام
آتا ہے نظر آئینۂ تصویر صبح (۲) ایک ندی کا نام

آبِ مے بجام خوردہ است (مثل)
این مثلے است کہ فارسیان بر شخصے می زنند
کہ بالکلیہ مدہوش نباشد صاحب خزینۃ الامثال
بلا تعریف ذکر این می کند (اردو) مدہوش
نہین ہے۔ تھوڑی سی پی لی ہے۔ (ذکر)
کچھ پیئے ہوے ہے۔

آبِ مے گون (اصطلاح) باضافت ثالث
بقول صاحب بحر عجم (۱) اشک سرخ و بقول
صاحب انند (۲) اشک غمزدگان و بقول
صاحب شمس (۳) خون (اردو) (۱) سرخ
آنسو (مذکر) (ناسخ ہ) فصل گل ہے کیون
نہ ہو ہم پر بہار۔ سرخ آنسو ہین تو چہرہ زرد ہے
(۲) غمزدون کے آنسو (مذکر) (۳) خون۔ لہو (مذکر)

آبِ نار (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحبان بحر عجم و برہان مخفف و مرادف آب انار (۱) شراب سرخ (۲) اشک خونین (نظامی گنجوی ے) ازان ناردان تا بوقت بہار ٭ گہے نار خواہد گہے آب نار ٭ (اردو) (۱) شراب سُرخ (مُونث) (۲) اشک خونین (مُذکر)

آبِ ناروان (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب بحر عجم مرادف آب نار۔

آبِ ناشتا (اصطلاح) باضافت ثالث بقول بہار مرادف آب صبح (صائب ے)
ہر کہ دارد جوہرے نانش بخون افتادہ است ٭
قسمت شمشیر آب ناشتائے بیش نیست ٭ (اثر شیرازی ے) در گلشن زمانہ ز قطع وظیفہ ہا ٭ سادات ہمچو سبزہ خورند آب ناشتا ٭

آبِ ناف (اصطلاح) باضافت ثالث بقول بہار نطفۂ مرد (اردو) دیکھو لفظ آب کا ضمن ۲۱۔

آبِ نافع (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب بحر عجم (۱) شراب و بقول صاحب برہان (۲) شراب انگوری (اُردو) (۱) شراب (۲) انگوری شراب (مُونث)

آبناے (اصطلاح) بدون اضافت بقول صاحب امیر اللغات راہ آب و باصطلاح جغرافیہ راہ مختصر کہ دو دریا را وصل دہد چون آبناے باب المندب کہ درمیان بحر قلزم عرب و افریقہ واقع است اکثر اہل لغت ازین اصطلاح خاموش اند صاحب افسر اللغات ذکر این می کند و گوید کہ آبناے قطعۂ خُشکی را گویند کہ مختصر و اصل دو آب بزرگ باشد (اُردو) بقول صاحب امیر اللغات پانی کی راہ اور جغرافیہ کی اصطلاح مین پانی کے اس تنگ حصّے کو کہتے ہین جو دو بڑے پانی کے حصّون کو ملا وے جیسے آبناے باب المندب صاحب امیر اللغات نے حاشیہ مین یہ صراحت فرمائی ہے کہ آبناے باب المندب بحر قلزم

مین داخل ہوتی ہے جو عرب اور افریقہ کے
درمیان ہے۔

آبِ نبات (اصطلاح) باضافت ثالث
بقول صاحب بحر عجم (۱) نوعے از حلوا (۲)
شربت (۳) شراب (۴) تازگی رستنیہا و
بقول صاحب انند (۵) شیرۂ رستنی (صائب)
میزند بر شیشہ سنگ از شوق ما آب نبات
تا نہال خویش را چون بید بے بر ساختیم
(اردو) (۱) حلوے کی ایک قسم۔ حلوا
(مذکر) (۲) مصری کا شربت (مذکر) (۳)
شراب (مونث) (۴) نباتات کی تازگی
(مونث) (۵) نباتات کا رس۔ (مذکر)

آب نخوردن (مصدر اصطلاحی) اگرچہ
صاحبان بحر عجم و انند و بہار عجم ذکر این میکنند
ولیکن چون مصدر آب خوردن بجاے خود
گذشتہ است وجہے خاص نیست کہ ذکر
این در نفی ہم کردہ شود۔

آب نداشتنِ مجلس (مصدر اصطلاحی)
آب داشتن مجلس گذشت و اعادہ آن در
منفی چنانکہ بہار می کند تحصیل حاصل است

آب ندیدہ موزہ از پا کشیدہ (مثل)

آب ندیدہ موزہ کشیدہ صاحب
خزینۃ الامثال بلا تعریف ذکر این می کند و
گوید کہ این مثلے است و فارسیان بر کسے
می زنند کہ بے آثار مصیبت در اندیشۂ آن
مبتلا شود کہ حفظ ما تقدم نباشد مولف حقیر استعمال
این در دیوان خود کردہ است (شعر) چشمم
کہ ریخت آب بود ہم تغافلش ✻ از پا کشیدہ
موزہ ولیکن ندیدہ آب ✻ (اردو) یہی مثل
اردو مین بھی مستعمل ہے بقول امیر پانی
یا کیچڑ کا نام نہین لگے موزہ اتارنے۔
کسی آفت یا مشکل سے پہلے اسکی تدبیر
اور اندیشہ مین پڑنے کی جگہ بولتے ہین۔

آبِ نشاط (اصطلاح) باضافت ثالث

بقول صاحب انندمرادف آب ناف کہ
کنایہ از منی ونطفہ باشد۔

آبِ نشیب (استعمال) باضافت ثالث
بقول صاحب جامع اللغات آبے کہ از بلندی
بریزد (اردو) وہ پانی جو بلندی سے پستی
کو آوے۔

آبِ نظر (استعمال) باضافت ثالث
بقول بہار کنایہ از اشک (اردو) آب
دیدہ۔ آب چشم۔ اشک۔ آنسو (مذکر) (دیکھو
آب چشم اور آب دیدہ)

آبِ نقرہ (اصطلاح) باضافت ثالث
بقول صاحب بحر عجم آبیکہ ورق نقرہ دران
حل کردہ باشند وبکار نقاشی وکتابت
آید ÷ (اردو) چاندی کا حل کیا ہوا پانی
(دیکھو آب زر)

آبِ نقرہ تاب (استعمال) باضافت
ثالث بقول بہار آبیکہ نقرہ را تاب دادہ
بارہا دران غوطہ دہند تا آنکہ گرم شود پس
سرد کردہ بہ بیمار رنجور رانند (اردو) وہ پانی
جسے اصلاح کے لئے نقرہ گرم کر کے بجھاتے
ہین اردو مین آب آہن تاب کا استعمال
ہے آب نقرہ تاب بھی کہہ سکتے ہین۔

آبِ نمک (استعمال) باضافت ثالث
بقول بہار آب شور (نجف قلی بیگ والی تخلص
ھ) ہر بوسۂ تو تشنۂ بوس دگرم کرد ÷ فریاد کہ
این آب نمک تشنہ ترم کرد ÷ (اردو) آب شور
آب تلخ (مذکر) اردو مین مستعمل ہے (دیکھو
امیر اللغات بضمن لفظ آب)

آبِ نمودن (مصدر اصطلاحی) (۱) نمودن (۲۶۸)
جمال (۲) ظاہر شدن آب چنانکہ فغانی شیرازی
گوید (ملہ) بکشاے پردہ از گل رخسار اندکے
آبے نما بہ تشنۂ دیدار اندکے ÷ (صائب ؒ)
چون آب کہ از پردۂ یاقوت نماید ÷ پیداست
تن نازکش از پردہ گلزار ÷ (اردو) (۱)

جمال دکھلانا (۲) ظاہر ہونا۔ نظر آنا۔ نمود کا ہونا۔ (ناسخ ؎) نظر آتا ہی نہین اسکے سوا کچھ مجکو * کیون نظر آئے نہ بے یار مرا گھر خالی * (داغ ؎) شب وصال قیامت تھی جب کسی نے کہا * وہ دیکھ صبح نمودار ہوتی آتی ہے *

آب نوشیدن (استعمال) بدون اضافت (۱) بقول صاحب فرہنگ انندراج مرادف آب خوردن (صائب ؎) حلالش باد ہر آبے کہ می نوشد درین گلشن * چو تاک آنکس کہ گرد آب مے در جویبار او * بہار ذکر این می کند و سندے کہ از کلام صائب پیش می کند قابل غور است۔ (وہو ہذا ؎) چو آب زندگی می نوشد و لب ترنمی سازد * اگر تیغ دو عالم بر گلوے عشق می آید۔ (۲) مؤلف۔ گوید کہ نوشیدن درین شعر بگوارائی و برغبت قبول کردنست وہمین مصدر نوشیدن در بعض جا بمعنی برداشت کردن بخوشدلی ہم آمدہ و سندش بجاے خود می آید (اردو) پانی پینا (۲) مثل پانی کے پی جانا گوارا کر لینا (آبرو ؎) سخن اور زنکا تشنہ ہو کے سُنّا اور سب کہنا * مگر جب بر دو کی بات کو سُنّا تو پی جانا * (جرءت ؎) کس لئے مجھسے خفا رہتے ہو کیا باعث ہے * جو کہا تم نے سو کب مین نے گوارا نہ کیا *

آب۔نے (استعمال) بدون اضافت بقول بہار معروف مؤلف گوید کہ نے قلیان باشد کہ بر سر آن چلم می گذارند و سر دیگرش در آب۔ زباندانان حال آبنے قلیان گویند و بقول بہار (۲) رود است در عراق عجم ما بین ترک و شیراز (اردو) بقول امیر آب نے (مونث) ترکیب مقلوب یعنی نے آب۔ نیچے کا وہ حصہ جسکے ایک سرے پر چلم رکھتے ہین اور دوسرا پانی مین ڈوبا رہتا ہے

آب نیاوردن چشم (مصدر اصطلاحی)
باضافت نون بقول بہار استفاضۂ دیدار
وتماشاے عجائب مصنوعات کردن مؤلف
گوید کہ آب آوردن چشم کہ گذشت کنایہ باشد
از نزول مادہ وسلب بصارت و آب
نیاوردن چشم نفی آنست بہار کہ معنی تازہ
پیدا می کند ایجاد بندہ باشد وبس وہمہ لغات
ازین مصدر منفی ساکت واستعمال آب
آوردن چشم بمعنی استفاضہ دیدار وتماشاے
عجائب مصنوعات کردن ہم بنظر نیامدہ استناد
بہار از کلام صائب است وہو ہذا (ص)
پیش چشم ہر کہ از غفلت نیاوردست آب
جلوۂ خشک جہان موج سراب بیش
نیست ٭ مقصود شاعر جزین نباشد کہ
پیش کسے کہ چشم او از غفلت آب نیاوردہ
است یعنی غفلت باعث ازالۂ بصارت او
نشدہ جلوۂ خشک دنیا از موج سراب بیش
نباشد۔ در راے **مؤلف** ۔ اصطلاحی کہ در
نفی آن معنی تازہ پیدا شود البتہ درخور بیان
باشد بر خلاف این۔

آب نیاوردہ است (مقولہ) بقول بہار
یعنی ارزان ومفت نیست واین مقولۂ فروشندۂ
جنس است در مقامے گوید کہ شخصے آن جنس را
بخواہد کہ بقیمت نازل بخرد (اردو) مفت کا
مال نہیں ہے۔ بہہ نہیں آیا ہے۔

آب نیم خوردہ (استعمال) باضافت ثالث (۲۵)
آب پس خوردہ باشد چنانکہ جامی گوید (ص)
ازان زلال بقا کاب نیم خوردہ تست ٭ چو
خضر ہر کہ خورد ایمن از ممات شود ٭٭ (اردو)
جھوٹا پانی (مذکر)

آب نیمگرم (استعمال) باضافت ثالث
بقول صاحب محیط آبے کہ شیر گرم باشد یعنی
بسیار گرم نباشد (اردو) شیر گرم پانی (مذکر)
بلا اضافت (آصفیہ)

آب و آتش (اصطلاح) بقول صاحب بحر عجم (۱) حلم و غضب (۲) مرد حلیم و غضوب مؤلف گوید کہ (۳) بمعنائے حقیقی (محتشم ۵۳) لعل تو نقل و بادہ حرف تو تلخ و شیرین ٭ روے تو آب و آتش چشم تو ترک و ہندو ٭ (اردو) (۱) حلم اور غضب (مذکر) (۲) حلیم اور تند مزاج غصیلا (آصفیہ) (۳) آب و آتش صاحب جامع اللغات نے آب و آتش کا ترجمہ بلور اور بلوری پیالہ شراب کا لکھا ہے۔

آب و آتش را چہ آشنائی (مثل) صاحب خزینۃ الامثال ذکر این می کند و از تعریف ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان این مثل را در مقامے و موقعے زنند کہ جمع اضداد باشد (اردو) آگ پانی کا بیر۔ بقول امیر اجتماع ضدین یون بھی بولتے ہین کہ آگ پانی ایک جگہ نہین رہ سکتے۔

(۲۶۷) **آب و آتش را صلح دادن** (مصدر اصطلاحی) ضدین را جمع کردن چنانکہ صائب گوید (۵) صلح دادست آب و آتش را ٭ آتش آبدار رخسارش ٭ (اردو) آگ پانی کا سنجوگ ہے۔ بقول امیر دو مخالف چیزون کا میل ملاپ۔ جہان دو مخالفون مین موافقت ہوتی ہے وہان کہتے ہین کہ یہ تو آگ پانی کا سنجوگ ہے آگ پانی کا سنجوگ ہونا کہہ سکتے ہین۔ باگھ بکری کو ایک گھاٹ سے پانی پلانا۔ بھی کہا جاتا ہے

(۲۶۸) **آب و تاب** (اصطلاح) صاحب غیاث بذیل لفظ تاب تمثیلاً ذکر این می کند و می فرماید کہ تاب بمعنی طاقت و توانائی و بمعنی رونق و پیچیدگی و روشنی و گرمی و این لفظ اکثر بقرینۂ مرادف افادہ معنی می کند چنانچہ تاب و طاقت پیچ و تاب۔ آب و تاب الخ پس آب و تاب بقرینۂ مرادف بمعنی (۱) رونق و صفا (۲) تاب و طاقت (۳) طراوت باشد در کلام اساتذہ استعمال این یافتہ شد (صائب ۵) از نزاکت بسکہ

دارد چہرۂ او آب و تاب ٭ آفتابی میشود در نگش
ز سیر ماہتاب ٭ (آہی ؎) چون خمار از انتظار
آب مے تابم نماند ٭ ساقیا جامے کہ بس مخمورم و
بے آب و تاب ٭ سند دیگر این دو را آب و تاب
گرفتن بیاید و سند معنی سوم نیز در آب و تاب
گرفتن۔ (اردو) (۱) آب و تاب بقول امیر چمک دمک لطافت حسن
خوبی (مونث) (۲) تاب وطاقت (مونث) (۳) تروتازگی
طراوت وتازگی (مونث) (آصفیہ) صبا ؎
عیان جو یار کے دانتون کی آب و تاب ہوئی ٭
غریق سیل فنا موتیون کی آب ہوئی ٭ (قلق
؎) ساقیا دے مجھے شراب سخن ٭ تجکو
دکھلاؤن آب و تاب سخن ٭

(۲۶۸) **آب و تاب بر جا ماندن** (مصدر اصطلاحی)
قائم بودن آب و تاب (ظہوری ؎) از نیا
فتاد حیرت بر جاست آب و تابم ٭ بر ضعف
ریخت قوت آسود اضطرابم ٭ (اردو) آب و
تاب رہنا۔ آب و تاب کا باقی رہنا (فی البیہ)

نظم طبا طبائی ؎) گیا شباب کے ہمراہ حسن
رعنائی ٭ نہ آب و رنگ رہا وہ نہ آب و تاب رہی ٭

(۲۶۹) **آب و تاب چیدن** (مصدر اصطلاحی) حاصل
کردن آب و تاب باشد چنانکہ ظہوری گوید
(؎) ہنگام پیام آب و تابے ٭ از افگر اشک
و رخبر چین (اردو) آب و تاب حاصل کرنا۔

(۲۷۰) **آب و تاب داشتن چیزے** (استعمال)
باآب و تاب بودن آن و حاصل بودن آب و
تاب است سند این از کلام صائب در آب و
تاب) گذشت (اردو) آب و تاب رکھنا۔
(رشک ؎) خجل تھے دانتون سے موتی
لبون سے لعل بدخش ٭ تمہارے عہد مین
کون آب و تاب رکھتا تھا ٭

(۲۷۱) **آب و تاب کشیدن در چیزے** (مصدر
اصطلاحی) پیدا کردن آب و تاب است در
در چیزے چنانکہ ظہوری گوید (؎) نوبہار
از رخ عرق ناکش ٭ در گل و لالہ آب و تاب

کشد* (اُردو) آب تاب پیدا کرنا (فی البدیہ
نظم طباطبائی سے) دیکھ عزلت گزینی گوہر*
اس طرح آب وتاب پیدا کر*

آب وتاب گرفتن (مصدر اصطلاحی) حاصل (۲۸۲)
کردن آب وتاب کہ مرادف آب وتاب
چیدن است چنانکہ عرفی گوید (سے) لامکان
سیر آفتابا عالم آرا نیرا* ایکہ باغ جنت از
فیض تو گیرد آب وتاب* (ظہوری سے)
دل بے تاب آب وتاب گرفت* ذرہ خود
را در آفتاب گرفت*

آب وجاروکشیدن (مصدر اصطلاحی)
بقول بہار آب پاشیدن برجاے وبالاے
آن جاروب کشیدن واین را در محلے استعمال
می کنند کہ دران دو چیز مقصود بود یکے پاک
کردن راہ از خار وخلاشہ ودیگر فرونشاندن
گرد وغبار تا ہیچ یکے از لفظ آب وجاروب
بیکار نماند وہر چند آب کشیدن بمعنی فرونشاندن

گرد وغبار صحیح نیست بلکہ آب زدن میگویند
لیکن درین ترکیب چون لفظ آب با معطوف
خود اعنی جاروب مفعول کشیدن واقع شد
بنا بران بمعنی مذکور صحیح باشد **مولف** گوید کہ بہار
دربیان مقصود تخصیص راہ را برخلاف تعمیم اول الذکر
آوردہ است دررا ے **مولف**- استعمال
این از براے ظرف مکان است خواہ راہ باشد
یا خانہ یا شہر ومثلہ (محسن تاثیر سے) تا گیر د منصب
دیدار جانان دیدہ ام* آب وجاروب می کشد از
اشک ومژگان دیدہ ام* (اردو) پانی چھڑکنا
جھاڑو دینا۔ آبپاشی کرنا۔ بہارٹنا۔

آب وجاروب کش (اصطلاح) اسم فاعل
از مصدر اصطلاحی آب وجاروب کشیدن کہ
می آید یعنی کسے کہ در ظرف مکانی آب زند و
جاروب کشد چنانکہ شانی تکلو گوید (سے) مشہد
آن کعبہ کہ روح اللہش از چشمۂ مہر* آب وجاروب
کش کوچہ وبازار آمد* (اُردو) چھڑکاو کرنیوالا

ادر جھاڑو دینے والا۔

آبِ جاروب کشیدن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار و صاحب بحر عجم مرادف آبِ جارو کشیدن است کہ گذشت (خواجہ آصفی ؎) بسے مژگان تر سودم دران کو شام نومیدی ؛ کشیدم آبِ جاروب زہجر جلوہ میدانرا ؛

(۲۸۴) **آب و خاک** (اصطلاح) (۱) مرادف آب و ہوا است کہ می آید چنانکہ جامی گوید۔ (؎) خواہم اندر عالم دیگر زہجرت خانہ ساخت ؛ دیگر آب و خاک این عالم نمی سازد مرا ؛ (۲) ترجمۂ بر و بحر است چنانکہ ظہوری گوید (؎) شد تا بہ آب و خاک رہ جستجوے گل ؛ و رسعی بسکہ آبلہ در پا شگافتم ؛ (اُردو) (۱) دیکھو آبِ ہوا (۲) بحر و بر۔ ملاحظہ ہو آب و رنگ افتادن۔

(۲۸۵) **آب و خاک ساختن** (استعمال) از قبیل آب بساختن است کہ گذشت یعنی موافق شدن آب و ہوا است چنانکہ جامی فرمودہ است کہ در آب و خاک گذشت۔ (اُردو) دیکھو آب ساختن۔

(۲۸۶) **آب و خور** (اصطلاح) مرادف معنی اول آب خور باشد چنانکہ جامی گوید (؎) اگر ز خوشۂ پروین دہند دانہ مرا ؛ وگر ز چشمۂ خورشید باشد آب و خورم ؛ (اُردو) آب و خور (مذکر) (بحر ؎) آب و خور تھا جو وہ چوٹی مرے آگے نہ کھلی ؛ بچ گیا آج مین اژدر کا نوالہ ہو کر ؛

(۲۸۷) **آب و دانہ** (اصطلاح) روزی۔ و قسمت غنی ؎ خلق سرگردان ہمہ از قحط آب و دانہ اند ؛ ہر کرا دیدیم غیر از آسیا در گردش است ؛ (اردو) آب و دانہ (مذکر) (ظفر ؎) مے پیین گے روز اور کھائین گے ہم نقل و گزگ ؛ جب تلک قسمت مین آب و دانہ میخانہ کا ہے ؛

آب و رز (اصطلاح) بفتح واو و بقول صاحب

بحر عجم شنا کنندہ (اردو) تیراک۔ پیراک (مذکر) (آصفیہ) بقول صاحب جامع اللغات آب ورز کا ترجمہ اردو پانی کی پیدائش۔ پانی کے اندر غوطہ لگانے والا۔ غواص تیراک۔

آب و رنگ (اصطلاح) بفتح رائے مہملہ بقول صاحب بحر عجم (۱) شراب (۲) اشک خونین (۳) طراوت و تازگی (۴) سفیدہ (۵) شنگرف (۶) روغنے کہ برائے صفائے رنگ بر چہرہ مالند و آنرا گلگونہ و غازہ گویند و بقول بہار کنایہ از رونق و صفا کہ متعلق بمعنی سوم است (جامی ؎) چنین گلرنگ و گلبو نیست یا گل پیش تو پشت در آب خجالت آب و رنگ خویش را ٭ (حافظ ؎) زعشق ناتمام ما جمال یار مستغنی ٭ بہ آب و رنگ و خال و خط چہ حاجت روے زیبا را ٭ (اردو) (۱) شراب (مونث) (۲) اشک خونین (مذکر) (۳) آب و رنگ (مذکر) (۴) سفیدہ (مذکر) (۵) شنگرف۔ شنجرف (مذکر) (۶) غازہ۔ گلگونہ اٹبن (مذکر) بقول صاحب آصفیہ ایک قسم کا خوشبودار سرخ پوڈر جو فارس کی عورتین اکثر سرخی کے واسطے رخسارہ پر مل لیا کرتی ہین (آتش ؎) وہ آب و رنگ کہان روے یار کا گل پر ٭ ہزار آنکھ ہو نرگس کی وہ نگاہ نہین ٭

آب رنگ آوردن (استعمال) رونق و صفا پیدا کردن چنانکہ عرفی گوید (؎) باین بے رنگی و بے قیمتی آن نطرفہ یاقوتم ٭ کہ لعل آفتاب این آب و رنگ آورد از کانش ٭ (اردو) آب و رنگ پیدا کرنا۔ (فی البدیہہ نظم طباطبائی ؎) چشم پرنم ہو زرد ہو رخسار ٭ عشق مین آب و رنگ پیدا کر ٭

آب و رنگ افتادن (استعمال) رونق و صفا پیدا شدن۔ بہار بذیل آب و رنگ

ذکر این می کند (علی خراسانی ے) آب و رنگ
دگر از فیض تو در دہر افتاد ÷ خرّم از خلق
تو شد مزرع این سبز حصار ÷ (اُردو)
آب و رنگ کا پیدا ہونا (فی البدیہہ نظم طباطبائی
ے) بہار کرتی ہے صورت گری عجب
کیا ہے ÷ کہ بحر و بر میں نیا آب و رنگ
پیدا ہو ÷

آب و رنگ بردن (استعمال) بے رونق
کردن بہار بضمن آب و رنگ ذکر این میکند
طالب آملی (ے) ز شاہد ان خیال تو
آب و رنگ برد ÷ عروس خاطر شاطۂ
صفاہانی ÷ (اردو) آب و رنگ مٹانا
بے رونق کرنا (فی البدیہہ نظم طباطبائی
ے) رسّی تو جل گئی ہے مگر بل نہیں گیا ÷
گردون نے آب و رنگ مٹایا تو کیا ہوا ÷

آب و رنگ دادن (استعمال) رونق
دادن بہار بضمن آب و رنگ ذکر این میکند
(مرزا دانش مشہدی ے) آب و رنگ
تازۂ دانش سخن را دادہ ایم ÷ سبزہ مے غلطد
بخون لالہ در گلزار ما ÷ (اردو) آب و رنگ
دینا۔ رونق دینا۔

آب و رنگ داشتن (استعمال) رونق (۲۸۹)
و صفا داشتن چنانکہ شوکت بخاری گوید (ے)
گلشن عیش آب و رنگے دارد از موج جنون ÷
غنچۂ مینا چو گل زیاد دنگم بشگفد ÷ (اردو) آب و
رنگ رکھنا۔ رونق دار ہونا۔

آب و رنگ گرفتن (استعمال) حاصل
کردن رونق و صفا۔ بہار بضمن آب و رنگ
ذکر این میکند (صائب ے) ز نومیدی گل
امید آب و رنگ می گیرد ÷ کہ از لب تشنگی
بتخالہ ہا سیراب می گردد ÷ (اردو) آب و
رنگ حاصل کرنا۔ رونق حاصل کرنا۔

آب و رنگ نماندن (استعمال) بے رونق (۲۹۰)
شدن چنانکہ نصیر ہمدانی گوید (ے) گل رفتہ و

آب و رنگ درین بوستان نماند ٭ یک چشمہ
غیر دیدۂ بلبل روان نماند ٭ (اُردو) آب و
رنگ نہ رہنا بے رونق ہونا۔

آب و روغن (اصطلاح) بقول صاحب بحر عجم
(۱) تکلّف کردن در سخن آرائی و بقول بہار
(۲) کنایہ از اختلاط و (۳) مکر و تزویر بکار بردن
(مولوی معنوی سہ) آب و روغن نیست مر
روپوش را ٭ راہ حیلت نیست عقل و ہوش
را ٭ دل نیار آمد زگفتار دروغ ٭ آب و روغن
ہیچ نفروزد فروغ ٭ مؤلّف ۔ گوید کہ آب و
روغن تصنّع است و سخن سازی (اردو) بناوٹ
(مؤنّث) تصنّع (مذکّر) (آصفیہ)

آب و علف (اصطلاح) بقول بہار مرادف
آب و دانہ (عرفی قطعہ) در خواب شب آلود
بخون دید خدنگت ٭ تعبیر جز این نیست کہ دشمن
ہدف تست ٭ این خواب نہ کذب است و
کجا دیدہ شناسد ٭ آن بندہ کہ پروردۂ آب
علف تست ٭ ۔

آب و گردش (اصطلاح) بقول صاحب
جامع اللغات مرادف آبگردش باشد۔

آب و گل (اصطلاح) بکسر کاف فارسی
بقول صاحب بحر عجم قالب بشری و سرشت
و طینت (تاثیر سہ) از من باختیار تو کین در
دل تو نیست ٭ رنجم چرا از انچہ در آب و گل
تو نیست ٭ (جامی سہ) پیش آن روز کہ
گردون خاک آدم را سرشت ٭ عشق در آب و
گلم تخم تمنائے تو کشت ٭ (اُردو) آب و گل
(مونث) (آتش سہ) قید ہستی سے ہنوز آزادگی
حاصل کہاں ٭ روح سے چھوٹا ہے یہ زندان آب و گل کہاں

آب و نان (اصطلاح) بقول بہار مرادف
آب و دانہ (اردو) آب و نان۔ کھانا پانی
(مذکر) (کیف سہ) پیٹ کے خاطر نہ دھونا
آبرو سے ہاتھ کیف ٭ منہ کی کھلوائے نہ تجھکو
آب و نان کی احتیاج ٭ اردو میں آب و طعام بھی

مستعمل ہے۔(اسیر ؎) آب وطعام ترک کیا
اُس نے میرے بعد ٭ چیلے ہین غیر سے
کہ یہ رونے قضا کے ہین ٭۔

آب وند (اصطلاح) بدون اضافت
بفتح واو بقول صاحب انند بحوالہ رسالہ
عبد الواسع ظرف آب چہ وند بمعنی ظرف است
و آوند مخفف آب وند۔ (اردو) پانی کا
ظرف (مذکّر)۔

آب وہوا (استعمال) فارسیان استعمال (۲۹۱)
این بجاے کنند کہ بیان کیفیت اسباب
صحّت مقصود باشد چنانکہ مرزا طاہر وحید گوید
(؎) ہواے اشرف است و آب شیراز ٭
اگر آب وہواے در جہان است ٭ (۲)
از مجرد آب وہوا مقام وملک ہم مراد است
چنانکہ جامی گوید (؎) جان جامی بحقیقت
زہمین آب وہواست ٭ گر بصورت گلش
از خاک خراسان بود است (۳) در بعض
مواقع بمعناے حقیقی ہم مستعمل چنانکہ سلمان
ساوجی گوید (؎) مگذار ہواے دل و آب
مژہ ام را ٭ سلمان کہ تو پروردۂ این آب و
ہوائی ٭ (اردو) آب وہوا (مؤنث)
بقول امیر پانی اور ہوا۔ ان معنوں مین جہان
اسکا استعمال ہوتا ہے وہان اُسکی تاثیر اور
کیفیت مراد ہوتی ہے مثلاً جب کہتے ہین کہ
آب وہوا کیسی ہے تو مقصود یہ ہوتا ہے کہ
آب وہوا کی تاثیر اچھی ہے یا بری (کیف
؎) جنت کوچۂ جانان سے جو باہر نکلون تو
پا بزنجیر کرے آب وہواے دوزخ ٭ (۲)
محاورہ اردو مین آب وہوا مقام کو نہین کہا جاتا
مگر دکن مین مستعمل ہے جیسے کہتے ہین کہ یہ تو
اسی آب وہوا کا اثر ہے کہ وہ ہم سے کورے
ہوگئے ہین یعنی اسی ملک کی سکونت کا اثر ہے
(۳) جہان صرف لفظی معنون مین استعمال
مقصود ہو تو یہ کہ سکتے ہین کہ یہان کا پانی بھی

اچھّا ہے اور ہوا بھی اچھّی ہے یا پانی بھی اچھّا
نہین ہے اور ہوا بھی خراب ہے۔

آبوے بضم واو معروف بقول صاحب
ہفت قلزم نام رودخانہ کہ آنرا رودخانۂ آبوہم
گویند (اردو) ایک خاص ندی کا نام۔

آبی بکسر ثالث وسکون تحتانی بقول صاحب برہان
(۱) آنچہ در آب معیشت کند (ظہوری ؎)
دنبالۂ چشمت را چون سرمہ کند آبی * از شرم
برون نیاید ہرگز دم مرغابی * (اردو) آبی
بقول امیر پانی مین رہنے والا (صبا ؎) اشک
دیوانہ بہت شاہد آبی کف لاے * وہ پری
سیر کو جسدن لب دریا نہ گیا *
(۲) آبی - آنچہ منسوب بہ آب باشد (حکیم انوری
؎) اے قبلۂ ہرچہ خاکی و آبی * وے فخر ہمہ
قبیلۂ آبی * (اُردو) بقول امیر آبی وہ زمین جسمین
آبپاشی ہوتی ہے یا بقول مولّف۔ وہ فصل
جسمین تری کی کاشت ہوتی ہے (فقرہ امیر)
" آبی زمین ہے تم نے اتنی جمع کیون گھٹا دی "
(۳) آبی - نام رنگے است مشہور وارستہ گوید
کہ کبود نیم رنگ است (مظہر جانجان ؎)
نالہ ام بلبل دستار گلابی شدہ است * تشنۂ
اشکم ازان جامۂ آبی شدہ است * (سلیم ؎)
بر نیاید ز فلک در طلبی کام جہان * ہمچو آن
تشنہ کہ پیراہن آبی دارد * (اردو) بقول
امیر آبی ہلکا ہلکا نیلا رنگ (ذوق ؎)
دیکھنا آبی دوپٹّہ منہ پہ اُسکے وقت خواب *
برج آبی مین ہے مہ یا مہر روشن آب ہے *
(۴) آبی - نام میوہ ایست کہ آنرا بہی نیز گویند
(امیدی ؎) آبی کہ بود برو غبارے * نوخط
ذقنے بود زیارے * کو در یرقان فتادہ باشد
پس رو بہ بہی نہادہ باشد (ناصری) (اردو) بہی مونث
(۵) آبی - نوعے از انگور ہم ہست (حکیم ثنائی
؎) چرا بر یک زمین چندین نبات مختلف
روئیدہ * ز نخل و نار و سیب و بید و چون

آبی وچون زیتون؎ (اردو) انگور کی ایک
قسم۔

(۶) آبی بقول صاحب فرہنگ ناصری
طایفۂ کہ مقسم آب بلدی باشد و آنرا آبیار و
وہیر آب ہم خوانند۔ مؤلف۔ گوید کہ مقسم
آب بلدی را آبیار نتوان گفت البتہ ہیر آب
گفتن درست باشد (اردو) افسر آبرسانی

(۷) آبی بقول بہار و صاحب انند نام قبیلۂ
سندش بر نمبر (۲) گذشت (اردو) ایک قبیلہ
کا نام۔

(۸) آبی۔ بقول صاحب غیاث ہر چیزے
کہ باآب تر شدہ باشد و بمعنی خراب چنانکہ مرزا
قتیل در چار شربت آبی شدن معاملہ بمعنی
برہم خوردن آن نوشتہ مؤلف۔ گوید کہ
آبی بہ معنی آبدار ہم توان گرفت و از کلام ظہوری
کہ بر نمبر (۱) گذشت من وجہ سند ہم بدست
می آید ولیکن آبی بمعنی خراب و آبدار جز این

اسناد مشتبہ بنظر مؤلف نگذشت (اردو) آبرسیدہ آبدار

آبلے | اب بای موحدہ و یاے مجہول قطرۂ
آب باشد چنانکہ حافظ گوید (ع) یار مردان
خدا باش کہ در کشتی نوح؎ ہست خاکے کہ
باآبلے نخرد طوفان را؎ (اردو) پانی کا قطرہ (مذکر)

آبیار | (استعمال) بقول بہار آنکہ باغات را
آب رساند (خاقانی ع) تاکشت تخم مہر تو یکدم
جدا نشد؎ از چشمہ سار خون جگر آبیار چشم؎
(دانش ع) بر برگ گل ز گریۂ بلبل نشان
نبود؎ روزے کہ بود دیدہ ما آبیار گل؎ (اردو)
بقول امیر کھیتوں اور درختوں کو پانی دینے
والا (بحر ع) بہت شاب رہا آبیار سبزۂ خط؎
ہوا ہے آب سے اب چشمہ ذقن خالی؎

آبیاری | (استعمال) بقول صاحب بحر عجم
آب رسانیدن بیخ درختان را (اردو) آبیاری
(مؤنث) بقول امیر باغوں اور کھیتوں میں
پانی دینا (ناسخ ع) رلایا مجھ کو جب برسوں

تب آیا وہ سہی قامت ٭ ہوا ہے سرو پیدا باغبان کی آبیاری سے ٭

آب یافتن (استعمال) عزت و آبرو یافتن کہ مرادف آبرو یافتن است چنانکہ انوری گوید (س۵) بے آبروے دست تو ہر کس کہ آب یافت ٭ از دست چرخ بود چنان کاتش از چنار ٭

آبِ یاقوت (اصطلاح) باضافت ثالث

آبِ یاقوت وار بقول صاحب بحر عجم شراب سرخ (اردو) شراب سُرخ (مؤنث)

آبِ یخ (اصطلاح) باضافت ثالث بقول صاحب بحر عجم شربت یخ (اردو) یخ کا شربت (مُذکر)

آبے درمیان است (مقولہ) بیاے مجہول بقول بہار رودخانہ درمیان است (۲) و نیز بمعنی فاصلۂ کم۔ اسناد بہار بر اصطلاح (آب درمیان و آب درمیان بودن)۔ گذشت کہ متعلق از زبان مقولہ نباشد بہار گوید کہ این مقولہ را از اہل زبان یافتہ است (اردو) (۱) ندی حائل ہے (۲) قریب ہے جیسا کہ بعض مواقع پر اظہار قلّت فاصلہ کے لئے کہا جاتا ہے اُنکے مکان اور میرے مکان مین صرف ایک ندی ہی تو درمیان ہے۔

آبے برآمدن (مصدر اصطلاحی) بیاے مجہول بقول صاحب ناصری کنایہ از منفعت حاصل شدن مولّف۔ گوید کہ از سند صاحب ناصری می کشاید کہ این محض ادّعاے اوست (نظامی س۵) چہ آنجا کن کزان آبے برآید ٭ رگ آنجا زن کزان خونے کشاید ٭ اگر صاحب ناصری بسند این شعر آبے برآمدن را محاورہ قرار می دہد عجب است کہ خونے کشادن را مرادف آن نکرد۔ دیگر کسے از اہل لغت ذکر این نکردہ اگر ہر یک مصرع سند اصطلاحے گفتہ شود جا دارد کہ متقابل (آب کن بیجا صلان

یکسر بدریا ہیرود) شود (اردو) نفع حاصل ہونا

آبی دین ناری شد (مثل) باضافت الع
مثلے است کہ فارسیان بجائے می زنند کہ
انکار از حق درست نماید صاحب خزینۃ الامثال
ذکر این کردہ است واز تعریف ساکت ۔ آبی
بزبان عربی اسم فاعل است از ابا مقصود
این است کہ ہر کہ از دین ابا کرد دوزخی شد (اردو)
دکن ہین اسی کے ہم معنی کئی مثل ہین حق کا
منکر دوزخ کا کندہ ۔ حق سے انکار فی النار ۔
بقول صاحب محاورات ہند حجتی لا امتی ۔

(۱) **آبی شدنِ آب** (مصادر اصطلاحی) باضافت
(۲) **آبی شدنِ کار** نون این ہر سہ مصادر
(۳) **آبی شدنِ معاملہ** اصطلاحی متعلق باشد از
مصدر عام ۔ آبی شدن چیزے ۔ کہ کنایہ
از برہم شدن ونقص پیدا کردن چیزے
باشد اہل لغت ومصطلحات این را فروگذاشتہ
اندوارستہ برمجرد (آبی شدن معاملہ) قناعت
میکند واز وقائع نعمت خان عالی سند میگیرد
کہ در بیان محاصرہ حیدرآباد فرمودہ ،، طائفہ
را بمقتضاے فاغرقناہم فی الیم معاملہ چندان
آبی شد کہ دست از حیات مستعار شستند“
صاحب بہار عجم (آبی شدن آب) را ہم می
نویسد و می فرماید کہ کنایہ از منجمد شدن آب است
سندش از کلام انوری است (ع) ہر کجا
شرح صفاے تو دہند ۔ آب آبی شود از
حیرانی ۔ و صاحب کشوری بمجرد (آبی شدن
کار) را اصطلاح قرار داد و از ہمان نثر وقائع
نعمت خان عالی سند گرفت کہ بالا گذشت
بہار کہ آبی شدن آب را منجمد شدن آن نوشتہ
مولف ۔ را باو اتفاق نیست تحقیق مولف
آبی شدن آب مکدر شدن آن باشد چنانکہ
آبی شدن کار و معاملہ برہم شدن آن (اردو)
(۱) پانی کا مکدر ہونا ۔ گدلا ہونا (۲ و ۳) معاملہ
یا کام کا برہم ہونا ۔ بگڑ جانا ۔

آبیو بوا و معروف بقول صاحب انند (۱) نیلگون (۲) رنگ آبی را گویند (اردو) (۱) نیلگون بقول صاحب آصفیہ (صفت)	نیلے رنگ کا (۲) آبی (سلیمان ؎) زیب دے تحریر سرمہ کیون چشم یار کو ؎ نیلگون گنٹا نہایا مردم بیمار کو آبی کی سند لفظ آبی پر گذری۔

سلسلۂ دوم الف ممدودہ با باے عربی

آباد بر وزن آزاد بقول صاحب برہان (۱) بمعنی معمور کہ ضدّ ویران ست (مظہر جانجانان ؎) خداوندا پس از ما حال این وادی چہ خواہد شد ؛ ندید آباد کس از بعد مجنون ملک صحرا را ؛ (ناصری ع) خانہ اش آباد باد کرد خرابم ؛ (اردو) یہی لفظ اردو ہی مین مستعمل ہے (ناسخ ؎) ہے جو دل آہون سے خالی جان لو ویرانہ ہے ؛ کام رہتا ہے دھوین سے خانۂ آباد کو ؛۔

(۲) آباد بمعنی درود و ثنا کہ در مقام دعا و تحسین گویند ہمچو آفرین و جزاک اللہ (نظامی ؎) در جلوۂ آن عروس نوشاد ؛ آباد بر آن کہ گوید آباد ؛ (ولہ ؎) کہ آباد بر چون تو شاہ دلیر ؛ کہ پیغام خود خود گذارد چو شیر ؛ (اردو) یہی لفظ اردو مین مستعمل ہے (امیر ؎) عالم مین کہان یہ شان و شوکت ؛ آباد یہ خانہ تا قیامت ؛۔

(۳) آباد۔ نام خانۂ کعبہ (حکیم اسدی ؎) فرستاد پس کردگار بہشت ؛ بدست سروش خجستہ سرشت ؛ ز یاقوت یک پارۂ لعل فام ؛ درخشان بدان خاک آباد نام ؛ (اردو) کعبہ (عربی۔ مذکر) (امیر ؎) تیرے کوچہ کے رہنے والون نے ؛ یہین سے کعبہ کو سلام کیا ؛

صاحب جامع اللغات فرماتے ہین کہ آباد اُس کعبہ کا نام ہے جو پیغمبر آباد کا کعبہ تھا جسکی اُمّت کو آبادیان کہتے ہین۔

(۴) آباد نام اولین پیغمبرے کہ در عجم مبعوث شد کتابش دساتیر نام داشت (اُردو) ایک پیغمبر کا نام جو کہ عجم مین مبعوث ہوا۔

(۵) آباد۔ بمعنی خوش وخرم وخوب ونیک (فردوسی ؎) بآبان دلت از غم آزاد باد ❊ ہمیشہ تن وبخت آباد باد ❊ (اردو) اردو مین یہی لفظ مستعمل ہے (انشا ؎) لو فقیرونکی دعا ہر طرح آباد رہو ❊ خوش رہو موجین کرو تازے رہو شاد رہو ❊۔

(۶) آباد۔ بقول صاحب فرہنگ اندراج بمحل خیر مقدم نیز مستعمل چنانکہ آباد آمدی۔ (مولوی معنوی ؎) اکنون بیا شاد آمدی خندان وآباد آمدی ❊ چون سرو آزاد آمدی میگو بزیر لب صلا ❊ (اردو) بسم اللہ (آصفیہ) آئیے تشریف لائیے۔ آپ کا گھر ہے (امیر ؎) دیوانہ ہون ایسا جو گیا جانب زندان ❊ زنجیر نے غل کرکے کہا آپ کا گھر ہے ❊

آباد۔ مرکب است از آب وآد کہ کلمہ نسبت است چنانکہ پاساد کہ مرادف پاسبان باشد وبمعنی دوم مشتق از آبایدن کہ بمعنی ستودن وآفرین کردنست **مولف**۔ گوید کہ آبائیدن درفارسی مصدرے نیست وبقول صاحب انند آباد بمعنی آفرین مشتق از آبادانیدن۔

آبادان بقول صاحب جامع اللغات مزید علیہ آباد چنانکہ شادان مزید علیہ شاد است (فوقانی ؎) خواہم از وصلت دل اندوہگین شادان کنم ❊ از قدومت خانۂ ویرانہ آبادان کنم ❊ (اُردو) یہی لفظ اردو مین مستعمل ہے (مومن رباعی) تھا لائق سیر گرچہ گلزار جہان ❊

جان بخش وطرب خیز وخوش وآبادان ؁
پہ ہمکو برنگ داغ لالہ کیا خطا ؁ سودے مین
گئی بہار حسرت مین خزان ؁ (امیر)

آبادانی بقول بہار معمورہ ومخفف آن آبادانی است۔ (اردو) یہی لفظ اردو مین مستعمل ہے بقول امیر آبادانی ویرانی کی ضد (فقرہ) شہر کی آبادانی دیکھ آہ سرد کھینچی غریب الوطنی پر کمر چست کی (فسانۂ عجائب)

آبادائیدن وآبادایدن (۱) ستائش کردن ستودن۔ ستودہ آمدن و وصف کردن (رسالہ التصریف) (بحر عجم) و بقول صاحب ناصری ستائش و وصف وتحسین وآفرین و بقول نوادر آبادائیدن بالمد وہردو تحتانی بمعنی ستودہ آمدن۔ صاحبان برہان ورشیدی وجہانگیری بتائید صاحب بحر عجم بفتحتین حرف رانون گرفتہ اند (اردو) سراہنا۔ تعریف کرنا۔ ستائش کرنا (آصفیہ) (انشا) سے بنایا یہ سب جسنے ہووے بھلا سراہی

اُسے کوئی کیا جی چلا ؁۔

آبادبودن (استعمال) معمور بودن شدن بر نمبر (۱) لفظ آبادگذشت (خسرو سے) حضرت علی (۲۹۳)
کنف عدل وداد ؁ جنّت عدن است کہ آباد باد ؁ (اردو) آباد رہنا (قلق سے) تاریاست ہو یہ نہو برباد ؁ دم سے دونوں کے گھر رہے آباد

آباد برآمدن (مصدر اصطلاحی) خوش بودن (۲۹۴)
چنانکہ ظہوری گوید (سے) ویران توگردیدم و آباد برآیم ؁ در بند تو افتادہ ام آزاد برآیم (اردو) آباد رہنا۔ خوش رہنا (انشاع) لو فقیروں کی دعا ہر طرح آباد رہو ؁۔

آبادچہ (استعمال) بفتح جیم فارسی بقول بہار۔ دہ باشد کہ ترجمۂ قریہ است (اُردو) گانوُن (آتش سے) لاشون کو عاشقون کے نہ اٹھوا گلی سے یار ؁ بسنے کا پھر یہ گانوُن نہیں جب اجڑ گیا ؁ بقول صاحب فرہنگ آصفیہ اردو مین دہ اور دیہہ بھی گانوُن کے معنون مین

مستعمل ہے (مذکر)

(۲۹۵) **آباد خواستن** (استعمال) خیر خواہ و خیر طلب
بودن چنانکہ علوی فرخ آبادی گوید (؎)
علوی خیر طلب قابل بیداد نبود ٭ آنکہ آباد
تومی خواست خرابش کردی ٭ (اردو) خیر خواہ
خیر طلب ہونا۔

(۲۹۶) **آباد داشتن** (استعمال) معمور داشتن چنانکہ
حزین اصفہانی گوید (؎) قدر سخن بلند است
زیرا کہ دارد آباد ٭ تا حشر سروران را قصر
رفیع شانی ٭ (اردو) آباد رکھنا۔ (داغ ؎)
ہے عجب شہر مصطفےٰ آباد ٭ اسکو رکھنا میرے
خدا آباد ٭۔

(۲۹۷) **آباد دیدن** (استعمال) معمور دیدن سند
این در نمبر ۱ لفظ آباد گذشت (اردو) آباد
دیکھنا، ہر موسم مین اُس کو آباد دیکھتا ہون

(۲۹۸) **آباد ساختن** (استعمال) مرادف آباد کردن
(خسرو ؎) ساز آباد خدایا دل ویرانے را ٭
یا مدہ مہر بتان ہیچ مسلمانے را ٭

(۲۹۹) **آباد شدن** (استعمال) لازم آباد کردن
(ظہوری ؎) آباد بگنج شو ظہوری ٭ بگذار
کہ دل خراب باشد ٭ (خسرو ؎) عالم ز تو
شد بحکمت آباد ٭ حکمت ز تو یافت آدمی
زاد ٭ (اردو) آباد ہونا (بحر ؎) خانہ ویرانی
ہے قسمت مین کہان آباد ہون ٭ اس طرف
نکلے سڑک اپنا جدھر کو گھر بنے ٭۔

(۳۰۰) **آباد کردن** (استعمال) معمور کردن
(ہاتفی ؎) عراق عرب را چو آباد کرد ٭ دیار
حسن کیف را یاد کرد (اردو) آباد کرنا (قلق
؎) دیکھیے چلکے تربت فرہاد ٭ مسکن
قیس کیجیے آباد ٭

(۳۰۱) **آباد کردن خزانہ** (استعمال) پر کردن
خزانہ از مال و دولت (ظہوری ؎) نے
خزائن کند آباد و نہ کشور معمور ٭ بادشاہے
کہ بتاراج گدائے نرسد ٭ (اردو) خزانہ کو

معمور کرنا۔ بھرنا۔

آبادگردیدن (استعمال)، مرادف آباد شدن (۲۰۲)
(ظہوری ؎) بگنج آباد چون گرد د ظہوری ❊
بویرانیش تعمیرے نکردم ❊ (۲) خوشحال
و رونق پذیر گردیدن ہم چنانکہ نظامی گوید ؎
درین عالم آباد گرد د بہ گنج ❊ دران عالم آزاد
گرد د ز رنج ❊ (اُردو) (دیکھو آباد شدن)
اُردو مین آباد ہونے کا استعمال بھرے
پُرے ہونے اور رونق پر ہونیکے معنو ن مین
بھی پایا گیا ہے (صبا ؎) فصل گل
ہے زاہدون کو غم ہے میکش شاد ہین ❊
مسجدین سوتی پڑی ہین بھٹیان آباد ہین ❊

آبادگرفتن (استعمال) آباد فرض کردن (۲۰۳)
(ظہوری ؎) چون ظہوری از غمے گشتم
خراب ❊ خویش را آبادمی باید گرفت ❊ (اُردو)
آباد فرض کرنا۔ خوش جاننا۔

آبادگشتن (استعمال) مرادف آباد شدن (۲۰۴)

(ظہوری ؎) گشت آباد ظہوری کہ
بتان از مژگان ❊ نقب بر مخزن ہر خانہ
خرابے نزنند ❊

آبادون بقول صاحب فرہنگ اندراج
نام شاعر معروف در عرب (اردو) عرب کے
ایک مشہور شاعر کا نام۔

آبادہ بروزن آمادہ بقول صاحب ناصری
بلوکے از فارس و بلوک بضم اول بقول صاحب
غیاث قصبہ و دہ باشد (اردو) توابع فارس
سے ایک قصبہ کا نام۔ (مع)

آبادی بقول بہار معموری کہ مقصودش
از ضد ویرانی باشد (ظہوری ؎) نمی
باشد بہ از اندوہ گنجے ❊ دلم آبادی ویرانہ
دارد ❊ (اردو) یہی لفظ اردو مین مستعمل ہے
(مونث)۔ (آتش ؎) کوئی ویرانہ آتش
کوئی آبادی نہین باقی ❊ تلاش گو ہر مقصود
مین کیا خاک چھانی ہے ❊

(جلد ۵)

آبادیان بروزن ناقابلان بقول صاحب برہان امتان مہ آباد را گویند وا واوّلین پیغمبر بود کہ بعجم مبعوث شدو کتابش وساتیر نام داشت ۔ (اردو) پیغمبر آباد کی اُمّت (مُونّث) آباد کے پیرو ۔ (مُذکّر)

آبادی ذخیرہ نہادن (مصدر اصطلاحی) حاصل کردن و بھم رسانیدن آبادی چنانکہ ظہوری گوید (ف) دل خراب چہ آبادیے ذخیرہ نہادست ٭ نکرد گنج بویرانہ انچہ عشوہ باد کرد ٭ (اردو) آبادی حاصل کرنا ۔

آبار بروزن قاچار بقول صاحب برہان (۱) سرب سوختہ کہ زخم و ریش ہارا نافع باشد طریقۂ ساختن آن چنان ست کہ تابۂ آہنی را بگیرند و قدرے سرب گو گرد وران کنند و بُن کاسۂ سفالین را سوراخ کردہ بروے آن بپوشند و بر سر آتش نہند و بدمند تا سوختہ گردد ۔ آبار را بعربی آنک محرق خوانند (اردو) جلایا ہوا سیسہ (مُذکّر)

(۲) بقول صاحب ناصری بالف ممدودہ و مقصورہ ہر دو مخفف آبارہ کہ بمعنی حساب و دفتر حساب است (اردو) حساب اور حساب کا دفتر (مُذکّر) (ذوق ف) حساب اصلا نہ پوچھے مجھ سے میرے دل کے زخموں کا ٭ حساب وستان ور دل اگر وہ دلبر با سمجھے ٭

آبارانیدن بقول صاحب موید الفضلا مرادف آبادانیدن ۔

آبارہ بقول صاحب فرہنگ انجمن آرا ناصری حساب و دفتر حساب مرادف معنی دوم لفظ آبار کہ گذشت بالف مقصورہ ہم آمدہ ۔

آبارہ گیر (اصطلاح) بقول صاحب ناصری کہ ذیل لفظ آبار نوشتہ بمعنی محاسب (اردو) اردو مین لفظ محاسب (عربی) مُذکّر مستعمل ہے جانچ پڑتال کرنیوالا (آصفیہ)

آباریدن بقول صاحب جامع اللغات مرادف آبادانیدن۔

آبافت بروزن نایافت بقول صاحب برہان نوعے از پارچہ گندہ وسفت وسطبر باشد (انوری ؎) چون لباس فاخر عریان تنی پوشیدہ ام ٭ شوق اطلس نے بدل نے خواہش آبافت است ٭ (اردو) بقول صاحب جامع اللغات ایک قسم کا موٹا کپڑا۔

آبام بقول صاحب فرہنگ انند راج مبدل آوام بمعنی (۱) وام (اردو) قرض (عربی۔ مُذکّر) وام (فارسی۔ مُذکّر) (نصیر ؎) اُسنے بوسے لب میگون کے دیئے وعدہ پر مژدہ اے بادہ کشان بکنے لگی وام شراب ٭ (۲) برج کبوتران (اردو) کبوتروں کا ڈربا (مُذکّر) کابک (مؤنّث) یعنی وہ گھر جو ایک ستون کی شکل مین بنایا جاتا ہے جس مین متعدد خانے ہوتے ہین۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لفظ کابک کے معنون مین برج کبوتر کا ذکر بھی فرمایا ہے۔

(۳) منار (اُردو) اردو مین بھی لفظ منار مستعمل ہے (عربی۔ مُذکّر)

(۴) قبّہ (اُردو) اردو مین بھی لفظ قبّہ مستعمل ہے (عربی۔ مُذکّر)

(۵) قلعہ (اُردو) قلعہ عربی۔ اردو مین مُذکّر مستعمل ہے۔

آبان بروزن تابان بقول صاحب برہان نام ماہ ہشتم از سال شمسی وآن بودن خورشید بود در برج عقرب ونام فرشتہ الیست کہ موکّل بر آہن۔ وتدابیر امور ومصالح ماہ آبان باو متعلق ونام روز دہم باشد از ہر ماہ شمسی وفارسیان بموجب قاعدہ کُلّیہ کہ نزد ایشان مقرر است چون نام روز بانام ماہ موافق آید از وزرا مبارک دانند ودرین روز عید کنند وجشن سازند

ونیز بسبب آنکہ یکے از بادشاہان ایران درین روز با افراسیاب جنگ کردہ او را شکست داده تعاقب نمودہ از ملک خویش بیرون کرد۔ این روز را عید کنند و دیگر آنکہ چون مدت ہشت سال در ایران باران نبارید و قحطے شد و مردم بسیار تلف گردیدند و بممالک دیگر گریختند درہمین روز باران شروع در باریدن کرد بنا بران فارسیان این روز را مبارک دانند و عید کنند و گویند کہ درین روزہا از خداوند عالم و سلاطین و بزرگان حاجت خواستن نیکوست (حکیم منوچہر دامغانی) ے آب انگور بیارید کہ آبان ماہ است ٭ وقت منظر شد و وقت نظر خرگاہست ٭ (اردو) آبان ایک شمسی مہینہ کا نام ہے جو ۳۰ دن کا مہینہ ہے دکن میں سال فصلی کا اختتام اسی مہینہ پر ہوتا ہے۔

آبانگاه بروزن آباناہ بقول صاحب برہان (۱) نام روز دہم فروردین باشد (۲) نام فرشتہ کہ موکل آب است گویند کہ اگر باران ببارد آبانگاه مردانست و مردان بآب در آیند و این عمل را بر خود شگون نیک و مُبارک دانند و اگر نبارد آبانگاه زنان باشد و ایشان بآب در آیند (اردو) بقول صاحب جامع اللغات (۱) ماہ فروردی کی دسوین تاریخ کا نام (۲) ایک فرشتہ کا نام جو پانی پر متعین ہے۔

آبایانی بقول صاحب فرہنگ انندراج نام کوہی است کہ بلندی آن چہل فرسنگ است (اُردو) ایک خاص پہاڑ کا نام جسکی بلندی چالیس کوس کی کہی گئی ہے۔

آباے عُلوی (اصطلاح) بقول صاحب بحر عجم سبعہ سیّارہ و نہ فلک اگرچہ ہر دو لفظ عربی است ولیکن بترکیب فارسی داخل محاورہ فارس گردیدہ و بقول صاحب فرہنگ انندراج

ترجمۂ پدران عالم بالا ست (جامی ؎) سلامٌ علیک اے ز آباے علوی بصورت موخرہ بمعنی مقدم ٭ (اردو) بقول امیر یہی اصطلاح اردو مین بھی مستعمل ہے مذکر جس سے نو آسمان یا سات ستارے مراد ہین ۔

آباے عنصری (اصطلاح) ہر دو لفظ زبان عربی وبترکیب فارسی اصطلاحے است ۔ بقول صاحب فرہنگ اندراج اربعہ عناصر (اردو) چار عنصر مذکر (آصفیہ) ۔

آباے فطرت (اصطلاح) ہر دو لفظ عربی بترکیب فارسی ۔ کارپردازان قضا و قدر را گویند چنانکہ جامی در نعت گوید ۔ (؎) سلامٌ علیک اے ز آباے فطرت بطفیل وجود تو ایجاد عالم ٭ (اردو) کارپردازان قضا و قدر مذکر

آباے گلوبر
آباے گلوبرند
آباے گلوگیر (اصطلاح) بقول صاحب موید الفضلا مرادف آیندہ بقول صاحب بحر عجم (۱) سرور و عیش جہان ۔ نعیم دنیا (۲) شادی کہ بمرگ دشمن کنند (اردو) (۱) عیش (عربی ۔ مذکر) عشرت (عربی ۔ مونث) دنیا کی نعمتین (مونث) (۲) دشمن کی موت پر خوشی ۔ شادی بمرگ دشمن (سالک ؎)
یون ہی دل غم سے اگر ہجر مین خوگر ہوگا ٭ وصل مین عیش مجھے خاک میسر ہوگا ٭ ۔

آب پرگ (اصطلاح) بلا اضافت بفتح و بکسر باے فارسی بقول صاحب شمس (۱) رنگ معروف کہ آنرا ارزیرہم گویند و در ادات جزیرہ ایست (اردو) ایک خاص قسم کا سبز رنگ (۲) ایک جزیرہ کا نام ۔

آبتین بکسر ثالث و رابع بروزن عابدین بقول صاحب برہان (۱) نام پدر فریدون است و بسکون ثالث ہم گفته اند و بتقدیم رابع بر ثالث نیز بنظر آمده و بقول صاحب ناصری نام بادشاہے که نسبتش بجمشید جم میرسد اما پسرزاده جمشید نخواہد بود۔ حمدالله مستوفی در تاریخ گزیده می نویسد که فیما بین فریدون و جمشید ہفت پشت فاصله باشد و نام ہر یک ازانہا بر نگہاے گاوان بوده۔ ابوریحان احمد خوارزمی صاحب آثار الباقیه که از معارف فضلا بود قول صاحب گزیده و برہان را گرفته و بعضی گویند که اتین دریایی ژند بمعنی پیدا شده پس آب تین پیدا شده از آب باشد۔ صاحب فرہنگ و سائر گویند که آبتین بروزن کاہتین نام پدر فریدون (۲) بمعنی کاہل النفس و (۳) نیکوکار (خاقانی شروانی ؎) خاصهٔ سیمرغ کیست جز پدر رستم ؛ قاتل ضحاک کیست جز پسر آبتین (اردو) (۱) صاحب جامع اللغات فرماتے ہین که آبتین فریدون کے باپ کا نام ہے جسکو ضحاک نے قتل کیا اور فریدون نے کاوه لوہار کی امداد سے ضحاک کو مار ڈالا اور خود بادشاہ ہوا۔ (سعدی ؎) از مکافات عمل غافل مشو کانجام کار ؛ چهرهٔ ضحاک رنگین کرد خون آبتین ؛ مؤلف۔ کہتا ہے که صاحب جامع اللغات نے اس شعر فارسی کے معنون پر کم توجه فرمائی ہے۔ مصرع ثانی مین آپکو دھوکا ہوا ہے غالبًا آپ نے اُس کا ترجمه یون کیا ہے که آبتین کے خون نے ضحاک کو سرخرو کیا یعنے ضحاک نے آبتین کو قتل کیا۔ صاحبان لغات فارسی نے اسکے عکس مین بیان کیا ہے یعنے آبتین کا لڑکا ضحاک کا قاتل ہے جس مصرع کے معنی سے صاحب جامع اللغات نے سند لی ہے۔ اسی سے لغات فارسی کے

قول کی تصدیق ہوتی ہے۔(ع) چہرۂ ضحاک رنگین کرد خون آبتین ٭ خون آبتین سے آبتین کا لڑکا مراد ہے۔چہرۂ ضحاک رنگین کرنے سے قتلِ ضحاک مقصود ہے۔ واللہ اعلم بحقیقتہ الحال (۲) کاہل وجود۔یعنی مجہول اور سست آدمی (آصفیہ) (۳) نیک مرد۔ نیک نہاد۔نیک چلن۔نیک خصلت۔(آصفیہ)

آبچ بفتح باے عربی و سکون جیم فارسی بقول صاحب شمس (۱) نشانہ و تودۂ خاک کہ براے نشانہ مانند (۲) آلہ مزار عان (حکیم سوزنی ۲۱ھ) پرکند روے زمین تیر تو در آماج گاہ ٭ بز را اگر آبچ نہ پنداری تو با تاج و کمند ٭ (اُردو) (۱) چاندماری کا چاند۔ نشانہ (۲) کسانوں کا آلہ۔(زکی ۵ھ) مدو شوق سے پہنچتا ہوں ٭ تیر سے پہلے میں نشانے پر ٭٭

آبچرا بفتح جیم فارسی بقول صاحب بحر عجم (۱) غذاے اندکے کہ آنرا نہاری گویند و بجہت آبخوردن بخورند (۲) خوراک آدمی و جن و پری و وحوش و طیور۔صاحب رشیدی این را آب چر نوشتہ است (مع ۵) علی الصباح صبوحی اگر نصیبم نیست ٭ بوقت چاشت چرامی دہی تو آب چرا ٭ (اُردو) نہاری مونث (آصفیہ) (۲) جانداروں کی غذا (مونث)

آبج بفتح ثالث بقول صاحب محیط اعظم اسم زعرور و زعرور نوعے از فواکہ گویند کہ آن قسمے است از آلو و صحیح تر آنست کہ سیب صحرائی است (اُردو) جنگلی سیب (مذ)

آبجت بقول صاحب برہان بروزن آبدست (۱) ہندوانہ (۲) خربوزہ

(۳) ہر میوہ کہ درون آن ترش وضائع شدہ باشد (۴) مردم بداندرون و بقول صاحب
بحر عجم (۵) نام جزیرۂ۔ صاحب ناصری گوید کہ جزیرہ گہ آبش خواستہ و کوفتہ۔ خواجہ علی فرقدی
گوید (ب) روے ترکان ہست نازیبا و کست ؛ زرد و پرچین چون ترنج آبخست ؛ (اردو)
(۱) تربوز (۲) خربزہ (۳) ہر ایک میوہ جو اندر سے بگڑا ہو (۴) بدباطن شخص (۵) ڈوبا ہوا ٹاپو۔ (مذکر)

آبخو بلا اضافت ثالث بروزن نازبو بقول صاحب برہان جزیرۂ عمیق میان دریا را گویند یعنی درختان و نباتات اوظاہر بود لیکن آب داشتہ باشد و تعیّش دران نتوانند کرد بخیال مؤلف۔ این مخفف آبخوست باشد و بقول صاحب ناصری خشکی میان دریاء عمیق بخاری (ب) کوئی کہ ہست مردم چشم چو آبخو ؛ یا ہمچو ماہیے است کہ دارد بآب خو ؛ (اردو) پانی مین ڈوبا ہوا جزیرہ یا ٹاپو۔ (مذکر)

آبخواست بقول صاحب شمس (۱) جزیرہ کہ درمیان دریاہاے بزرگ باشد (۲) زمین جزیرہ کہ آب آنرا خواستہ یعنی کوفتہ باشد (۳) خربزہ و ہندوانہ کہ آب بد و بیشتر رسیدہ و ترش و پرچین شدہ باشد۔ شمس فخری (ب) زدریاے تعظیم شاہ کریم ؛ بود ہفت گردون کمین آبخواستے ؛ مؤلف گوید کہ آبخوست مخفف آبخواست باشد چنانکہ از وجہ تسمیۂ متذکرہ لفظ آبخواست پیدا است اندرینصورت آبخواست مرادف آبخوست — است

آبخوت بقول صاحب شمس مرادف آبخواست و در راے مؤلف مخفف آن ہم۔

آبخوست بقول صاحب برہان بروزن نارپوست خشکی و جزیرۂ میان دریا و بعضے ہا نیمعنی بفتح خا و سکون واو معدولہ گفتہ اند بروزن خاربست باشد و جزیرۂ را خواستہ اند کہ آب دران متعفّن و گندیدہ باشد بمرتبہ کہ دران

تعیش نتوان کرد (۲) محلے را نیز گویند کہ آب آن گندیدہ باشد و انرا آب گند ہم گویند (۳) بقول صاحب ناصری خربزہ و ہندوانہ کہ آب بسیار بآن رسیدہ ترش و پرچین گردیدہ۔ (عنصری ؒ) ہر طرف بادتند و فوج بلند تا بیک انجوست ثمان انگند۔ صاحب فرہنگ اندراج بحوالہ رشیدی گوید کہ آبخوست

جزیرہ کہ آب آنرا خواستہ یعنی کوفتہ و ہموار و نرمش کردہ باشد کہ مخفف آبخواست است (اُردو) دیکھو آبخواست جس جزیرہ یا جس مقام کا پانی متعفن ہو گیا ہو اسکو بھی فارسیون نے آبخوست کہا ہے

آبخون | بروزن واژگون بقول صاحب برہان مرادف آبخوست کہ جزیرہ و خشکی میان دریا باشد

آبدان | بروزن کاروان بقول صاحب بحر عجم مخفف آبادان کہ گذشت

آبدانی | بروزن کامرانی بقول ارستہ مخفف آبادانی کہ گذشت (شانی تکلو ؒ) شانی ز آبدانی عالم کنارہ کردہ چندان کہ در جہان خرابش کسے ندیدہ

آبدن | بروزن نارون بقول صاحب انند مخفف آبدان

آبرون | بروزن واژگون بقول صاحب برہان بمعنی ہمیشہ زندہ باشد و آن نوعے از ریاحین بود کہ پیوستہ سبز می باشد و برگ آن ہرگز نیفتد و در تبریز و آذربایجان بسیار است و در بیخہاے دیوار و جاے سایہ دار می روید و بعضے گویند بستان افروز است۔ خوردن آن با شراب۔ کرم ہاے و دانہ معدہ را بر آورد (اُردو) بقول صاحب جامع اللغات ایک پھول کا نام جسکے پتے کبھی نہین گرتے۔ **مؤلف** کہتا ہے کہ غالبا سدا بہار سے مراد ہے۔ بقول صاحب فرہنگ آصفیہ ایک نبات کا نام جو ہمیشہ سرسبز اور تازہ رہتی ہے جیسے گل ہمیشہ بہار بھی کہتے ہین۔

آبزرفت | بقول صاحب جہانگیری باہاے موقوف و زاے منقوط و راے مضموم بفا

مرادف آبخست باشد۔ (حکیم طرطری ﷺ) چون آب زرفت روے زشتش ٭ چندین عفن و ترش چرا شد ٭

آبس | بروزن ناکس بقول صاحب برہان شہرے و مدینہ الیست نامعلوم (اردو) ایک شہر کا نام۔ (ع)

آبست | بروزن پابست بقول صاحبان برہان و ناصری (۱) گوشت ترنج را گویند و اطرا پھیہ پالنگ نیز خوانند۔ معدہ را ازیان وارد (۲) و بکسر ثالث مخفف آبستن باشد (فغانی ﷺ) از یکشبہ ہمخوابی جود تو عجب نیست ٭ کز لاے سترون بود آبست نعم را (اردو) (۱) ترنج کا گودہ (محیط) صاحب جامع اللغات نے آبست کا ترجمہ ترنج کا پوست کہا ہے

آبستا | بکسر باء عربی بقول صاحب شمس اللغات شرح کتاب ژند کہ بزعم مجوس بزردشت فرود آمدہ (ﷺ) چو اینجا معنی قران ندانم ٭ روم آنجا کہ آبستا بخوانم ٭ بعضے گویند کہ آبستا متن است بلغت فرس قدیم و چون کسے نفہمید آنرا شرح کرد مسمی بہ ژند (اردو) کتاب ژند کی شرح جو بقول مجوسیان زردشت پر نازل ہوی۔

آبستان | بروزن تابستان بقول صاحب برہان (۱) بمعنی آبستن بود یعنی ہر حیوان کہ بچہ در شکم داشتہ باشد (۲) بمعنی پنہان داشتن نیز و بقول صاحب ناصری باروربودن (مولوی معنوی ﷺ) دردزہ گر رنج آبستان بود ٭ بر جنین بشکستن زندان بود ٭ (اردو) بقول صاحب جامع اللغات (۱) حاملہ (۲) کسی چیز کا چھپا رکھنا۔ **مؤلف**۔ کہتا ہے کہ حاملہ سے وہ عورت مراد ہے جسکے پیٹ مین بچہ ہو۔ چار پایون کے لئے گابھن (آصفیہ

آبستگی بروزن شایستگی بقول صاحب
فرہنگ انندراج حمل (۱) (اردو) حمل مذکر۔ آصفیہ

آبستن بروزن دانستن اگرچہ بصورت
مصدر است ولیکن معنی مصدری ندارد۔
بقول صاحب برہان (۱) ہر حیوان حاملہ
(۲) نہفتہ و پنہان۔ مرادف آبستان و بقول
صاحب فرہنگ ناصری (۳) باردار بودن حسن
مؤلف۔ گوید کہ دیگر کسے از اہل لغت آبستن
را بمعنائے مصدرے نہ نوشتہ چنانکہ صاحب
فرہنگ ناصری گوید (شفیع اثر ؎) عروس
طبع ثنا خوان ذاتش از مبدا ؛ شود بہ تنگ
صدف زاب گوہر آبستن ؛ (مولوی معنوی ؎)
مریان بے شوے آبست از مسیح ؛ خامشان
بے لاف و گفتار فصیح ؛ از کلام مولوی معنوی
سند ادعاے صاحب ناصری بدست می آید
ولیکن صاحب برہان در لفظ (آبست) کہ
گذشت۔ انرا مخفف آبستن نوشتہ است
و درین شعر اگر لفظ آبست را ماضی از آبستن
نگیریم ناگزیر باشد کہ لفظ شد را محذوف
گیریم (اردو) (۱) حاملہ اور گابھن۔ (۲)
چھپا ہوا۔ مخفی۔ (۳) حاملہ ہونا۔

آبستن شدن (استعمال) بقول صاحب
فرہنگ انندراج حاملہ شدن و باردار شدن
و بار گرفتن و شکم داشتن (صائب ؎) ہر کہ از
آب حرام رشوت آبستن نشد ؛ تیغ اگر باشد
طرف مردانہ می گوید سخن۔ (اردو) حاملہ ہونا

آبستنِ فرزند کُش (اصطلاح) باضافت
نون و ضم کاف عربی بقول صاحب ناصری
(۱) کنایہ از دنیا و روزگار است (۲) زمین
(سعدی ؎) آبستنی کہ این ہمہ فرزند زاد و
کشت ؛ دیگر کہ چشم دارد ازو مہر مادری ؛
مؤلف۔ گوید کہ ظاہر است کہ این شعر لفظاً
سند آبستنِ فرزند کش نباشد۔ (اردو)
(۱) دنیا۔ مونث (۲) زمین۔ مونث

آبستن فریاد (اصطلاح) باضافت نون بقول صاحب بحر عجم بربط و آن سازیست (اردو) بربط (مذکر) بقول صاحب جامع اللغات مطربوں کا ایک ساز۔ بقول صاحب نصیر اللغات ایک ساز کا نام جو مثل طنبورہ کے ہوتا ہے مگر تونبا بڑا اور دستہ چھوٹا ہوتا ہے۔

آبستن فریاد خوان (اصطلاح) باضافت نون بقول صاحب بحر عجم مرادف ماضیہ۔

آبستنہ بقول صاحب افسر اللغات (۱) زن حاملہ (۲) چاپلوس (اردو (۱) حاملہ عورت (۲) خوشامدی۔

آبستنی بقول صاحب افسر اللغات حمل (اردو) حمل (مذکر)

آبستنی دادن (استعمال) بقول بہار گشتنی دادن (اوحد الدین انوری) گر ابر سر تیغ تو بر کوہ ببارد ۔ آبستنی نارد ہمہ مادر کان را ۔ (اردو) حاملہ کرنا۔ مادیان پر نر چھوڑنا مادۂ خرما میں نر کا سفوف پہنچانا۔

آبستنی روز (استعمال) بقول صاحب فرہنگ اندراج بقلب اضافت روزے کہ در آن درد زہ گیرد (نظامی) چنین آمد از ہوشیاران روم ۔ کہ زاہد زنے بود زان مرز و بوم ۔ بآبستنی روز بیچارہ گشت ۔ ز شہر و ز شوے خود آوارہ گشت ۔ (اردو) جننے کا دن۔

آبستہ بروزن وارستہ بفتح ثالث بقول صاحب برہان (۱) زمینے را گویند کہ بجہت زراعت مہیا کردہ باشند (۲) جاسوس کہ خبر گیرندہ باشد (۳) مردم چاپلوس و بکسر ثالث (۴) مرادف آبستان۔ (۵) زہ دان کہ بعربی انرا رحم خوانند۔ صاحب فرہنگ انجمن آرائے ناصری گوید کہ آبستہ مخفف آب لبستہ باشد کہ براے کاشتن ہر چیز غالباً اول زمین را آب باید لبست (اردو) بقول صاحب جامع اللغات (۱) وہ زمین جو ہل جوتکر کھیتی

کے لئے درست کیجائے (۴) جاسوس - (مذکر)، (عالم ؎) اگرچہ دل ہے کمال مضطر ملین تو کیون کر ملین کہ دلبر؛ پھرے ہین جاسوس یہان تو	گھر گھر ادھر ہمارے اُدھر تمہارے ؛ (۳) جاسوس و بقول صاحب (مع) چربی بان (۴) حاملہ (دیکھو آبستن) (۵) رحم بچہ دان - (مذکر) (آصفیہ) -

آبسگون بکسر ثالث و سکون رابع و ضم کاف فارسی و سکون باقی بقول صاحب برہان (۱) نام جزیرہ یا قریہ ایست از قرائے طبرستان نزدیک باستراباد - میان آن و جرجان سہ روزہ راہ است (۲) و نام دریاے آنجا نیز ہست وجہ تسمیہ آن باب سکون آنست کہ رود خانہ کہ آنرا آبگون خوانند از جانب خوارزم آمدہ بدریاے خزر کہ آنرا آسکون می گویند داخل میشود و چون نزدیک بدریا میرسد بہ آہستگی و سکون تمام میرود بدان سبب آب سکون خوانند و بعضے محل پیوستن آن رود خانہ را با دریا آبسکون نامند و جزیرہ نیز بودہ است نزدیک بدانجا انرا آب سکون می نامند - گویند وقتے کہ سلطان محمد خوارزم شاہ از لشکر تاتار گریخت بآن جزیرہ آمدہ روز عمرش بآخر رسید و الحال آن جزیرہ را آب گرفتہ است (رودکی ؎) گرفتہ روے دریا جملہ کشتی ہاے بر تو ؛ زبہر مدح خوانانت زشروان تا بہ آبسگون ؛ (حکیم فرخی ؎) تو داری از کنار گنگ تا دریاے آبسگون ؛ تو داری از در کا کنج تا قصدار و تا مکران ؛ (اردو) (۱) ایک قریے یا جزیرے (۲) اور دریا کا نام -

آبشت بر وزن پابست بقول صاحب برہان (۱) نہفتہ و نہان - و بقول صاحب ناصری (۲) جاسوس کہ پنہانی رفتار کند (اردو) (۱) چھپا ہوا - مخفی - (آصفیہ) (۲)

جاسوس۔(مذکر)۔

آبشت گاہ (استعمال) بفتح بار عربی وسکون شین معجمہ بقول صاحب برہان (۱) خلوت خانہ وجاے نہفتن ونہان شدن (۲) اوبخانہ و مستراح (اردو) خلوت۔ خلوت سرا۔ (مونث) (۲) پاخانہ (مذکر) (داغ ؎) تجھکو تو یاد خوب ہی ملنے کے ڈھنگ ہین ٭ خلوت مین کیا خیال مین کیا انجمن مین کیا ٭ (ولہ ؎) انکی خلوت سرامین بے پردہ ٭ صاف میدان پاکے دیکھ لیا ٭۔

آبشتگہ (استعمال) بقول صاحب برہان مخفف ومرادف ماضیہ۔

آبشتن بروزن پالستن وبکسر باے عربی نیز بروزن دانستن بقول صاحب عجم پوشیدہ داشتن۔(سالم التصریف) وبقول صاحب نوادر بہ ہمین معنی بلاہم وبقول صاحب برہان (۲) نہفتہ شدن (۳) خلوت خانہ (۴) متوضا۔ (اردو) (۱) چھپانا۔ پوشیدہ رکھنا (۲) چھپنا۔ چھپ جانا۔ (۳) خلوت خلوت سرا (مونث) (۴) طہارت خانہ (مذکر) (آصفیہ) (داغ ع) چھپاے سے چھپتا نہین راز الفت ٭۔

آبشتن گاہ (استعمال) بقول صاحب نوادر مرادف آبشت گاہ (فریع الدہر ؎) نہ ہمین باز شناسند زعنبر سرگین ٭ نہ گلستان بشناسند نہ آبشتن گاہ ٭۔

آبشتن گہ (استعمال) بقول صاحب نوادر مخفف ومرادف ماضیہ۔

آبشتگاہ وآبشگہ (استعمال) بقول صاحبان ہفت قلزم وسروری مرادف آبشتگاہ۔

آب شم (استعمال) بقول صاحب فرہنگ انندراج بحوالہ فرہنگ فرنگ۔

بدون اضافت. بفتح شین معجمہ (۱) خانہ کرم پیلہ (۲) فضلۂ ابرشیم (اُردو) پیلہ۔ کویۂ ابرشیم (مُذکّر) (آصفیہ) (۲) ریشیم کا فضلہ (مُذکّر)

آبِشین بکسر باے موحّدہ بقول صاحب فرہنگ انندراج پیراہن زیر جامہ کہ ہنگام عروسی داماد را بپوشانند (اردو) تہ پوشی (مونث) (آصفیہ)

آبفت بفتح ثالث بروزن وارفت بقول صاحب برہان مخفّف و مرادف آبافت باشد (حکیم ناصر خسرو ؎) تن ہمان خاک گران سیہ است ارچہ؛ شارہ و آبفت کنی قرطہ و شلوارش ٭ (ناصری)

آبکامہ (اصطلاح) بدون اضافت بروزن کارنامہ بقول صاحب بحر عجم چیزیست کہ از حموضات متعددہ مثل ماست و خمیر و سرکہ درست کنند و آنرا نانخورش سازند (مومن استرابادی ؎) ہزار شکر کہ از تلخ و شور خود اے چرخ ٭ نہ ایم منتظر از شہد و آبکامۂ تو ٭ (اردو) ایک نانخورش جسکو عراق فارس مین بناتے ہین بقول صاحب محیط اعظم کانجی

آبکشین (اصطلاح) بفتح کاف عربی و کسر شین معجمہ بقول صاحب انندبرنجن و دستبند (اردو) پہنچی۔ کنگن۔ دونون زیورات کے اقسام سے ہین جنکو عورتین کلائی مین پہنتی ہین کنگن کو چوہے دتیان بھی کہتے ہین۔ (آصفیہ)

آبکم بفتح کاف عربی بقول صاحب انند نوعے از مار (اُردو) سانپ کی ایک قسم

آبگانہ بقول صاحب برہان جامع مرادف آبگانہ

آبگورکش (اصطلاح) بفتح کاف عربی بقول صاحب انند فرومایہ و کمینہ (اردو)

کمینہ۔ارذل (میر حسن ؎) پیرہن پہنے اگر کتنے ہی ارذل تو بھی * گفتگو سے نہ چھپے اُسکی تو بو پیاز کیطرح *

آبگینہ خانہ (اصطلاح) بدون اضافت۔ بقول صاحب شمس اللغات زنبور خانہ (اردو) چھتّا۔ بقول صاحب فرہنگ آصفیہ۔ زنبور خانہ (مذکر)

آبگینہ بسکون باے عربی وکسر کاف فارسی وفتح نون بقول صاحب برہان۔ (۱) شیشہ وبلور (نظیری نیشاپوری ؎) سواد دل زمے سال خوردہ روشن کن * کہ عینک بصرش ز آبگینۂ حلبی است * (اردو) شیشہ و بلّور (مُذکّر) (آصفیہ) (؎) زاہد تجھے قسم ہے خدا کی ادھر تو آ * کیا نور سا جھلکتا ہے شیشہ کے جام مین * اُردو مین آبگینہ بھی مستعمل ہے (مُذکّر) (آتش ؎) آبگینہ سے ہے نازک دل بیمار آتش * بدمزاجی سے میری رکھتے ہین غمخوار لحاظ * (رشک ؎) ہو گیا یار مرے دل سے شکستہ خاطر * آبگینے سے تعجب ہے کہ خارا ٹوٹا *

(۲) آبگینہ بمعنی الماس وآن جوہریست مشہور (اردو) الماس ہیرا (مُذکّر) (امیر اللغات)

(۳) آبگینہ بمعنی شراب انگوری وبقول بہار این مجاز است (خواجہ نظامی ؎) چو آن جام کیخسروانی نماند * بجام آبگینہ چہ باید فشاند * بقول صاحب رشیدی مصرع ثانی در بعض نسخ چنین یافتہ شد (ع) زجام آبگینہ چہ باید فشاند * صاحب رشیدی گوید کہ بر تقدیر صحّت مصرع ثانی اوّل الذکر آبگینہ بمعنی صراحی باشد۔ مُولف۔ را با صاحب برہان اتّفاق است۔ (اردو) انگور کی شراب (رند ؎) مے چھینیگی مجھسے کیونکر

مے سے ہے میرا خمیر ٭ مجھ کو گھٹی مین پلائی ہے شراب انگور کی ٭

(۴) آبگینہ کنایہ از دل عاشق (اردو) عاشق کا دل (مذکر)

(۵) آبگینہ کنایہ از اشک چشم عاشق (اردو) عاشق کی آنکھون کے آنسو (مذکر) میرنے شیشہ کو اشک سے استعارہ کیا ہے (ع) شیشہ بازی تو تنک دیکھنے آ آنکھون کی ٭ ہر پلک سے مری آنکھون کی روان ہے شیشہ ٭

(۶) آبگینہ بقول صاحب ناصری۔ شیشہ شراب (ازرقی قطعہ) زان شرابے خورد باید جرم آن یاقوت رنگ ٭ کز فروغش سیگون ساغر شود یاقوت سان ٭ آبگینہ عکس آن چون نور بردست افگند ٭ دست بیرون کرد پنداری کلیم از بادبان ٭ (اردو) شیشہ (مذکر) بوتل۔ (مونث)

(۷) آبگینہ بقول صاحب ناصری۔ یخ (حکیم ازرقی ع) بگداخت آبگینہ شامی در آبدان ٭ وز آب چشم ابر بخندید بوستان ٭ مخفی مبادکہ بعض از اہل لغت آبگینہ شامی را با شیشۂ صافی مخصوص کردہ اند و صاحب فرہنگ ناصری آبگینہ شامی را یخ گرفتہ و یخ را منسوب بملک شام کردہ است (اردو) یخ (مونث) (آصفیہ)

(۸) آبگینہ بقول صاحب شمس عرش و کرسی (اردو) عرش (مذکر) کرسی (مونث) (ناسخ ع) کیا بیان ہو رفعت قصر جلال مرتضیٰ ٭ عرش اعظم بھی برائے سائبان پیدا ہوا ٭ (اسیر ع) کرسی یہ پکاری آؤ آؤ ٭ گھر آپ کا ہے قدم بڑھاؤ ٭

(۹) آبگینہ بمعنی افلاک (اردو) افلاک (مذکر) (بحر ع) آج دنیا مین گلہ کرتے ہین جو

افلاک کا؀ کل وہی زیر زمین شکوہ کرین گے خاک کا؀

(۱۰) آبگینہ بمعنی شیشہ خانہ (اردو) آیینہ خانہ (مُذکّر) (آتش ؎) نظر آتی ہین سو صورتین ہی صورتین مجکو؀ کوئی آیینہ خانہ کارخانہ ہے خدائی کا؀

(۱۱) آبگینہ بمعنی تاب خانہ کہ بقول صاحب برہان درانجا بخارے و تنورے باشد و خانۂ کہ زمین آن را مانند زمین حمّام مجوّف کردہ باشند و آتش دران فروزند تا گرم شود و ایّام زمستان درانجا بسر برند و خانۂ بزرگ تابستانی و خانۂ کہ دیوار آن از آیینہ باشد (اردو) بقول صاحب جامع اللغات وہ مکان جسمین گرمی زیادہ ہو یا آگ جلتی رہے و بقول صاحب نصیر اللغات حمّام اور وہ مکان جسمین تنور روشن ہو یا دھوان رہے۔ (وہ مکان جسکی دیوارین آئینہ کی ہون۔ مولف)

(۱۲) آبگینہ بقول صاحب انند۔ مشربہ (اُردو) پیالہ (مُذکّر)

(۱۳) آبگینہ بقول بہار آیینہ (صائب ؎) از آبگینہ پشت بدیوار دادہ است؀ سیماب از مشاہدۂ اضطراب ما؀ (ولہ ؎) گناہ زشتی خود را بآبگینہ منہ؀ مکن چو تنگدلان شکوہ از زمانہ خویش؀ (اردو) آیینہ (مُذکّر) (ذوق ؎) خاک آئینہ سے ہے نام سکندر روشن؀ روشنی دیکھتا گر دل کی صفائی کرتا؀

آبگینہ خانہ (استعمال) بدون اضافت بقول صاحب بحر عجم (۱) آیینہ خانہ۔ (۲) آسمان (اردو) آیینہ خانہ۔ دیکھو آبگینہ کا نمبر ۱۰ (۲) آسمان (مُذکّر)

آبگینہ در جگر شکستن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب فرہنگ انند سراسیمہ و بیقرار

شدن (اردو) بے قرار ہونا۔ پریشان ہونا

آبگینۂ شامی (اصطلاح) باضافت ہاے ہوز بقول صاحب شمس و فرہنگ انند آئینہ کہ در غایت صفا باشد (اردو) بقول صاحب جامع اللغات وہ شیشہ جو عمدہ ہوتا ہے

آبگینہ شکستن (مصدر اصطلاحی) مخفی مباد کہ آبگینہ بمعنی شیشہ و جام آمدہ و شیشہ شکستن بقول صاحب بحر عجم بر خوردن شراب است و جام شکستن بقولش رسوا کردن پس از آبگینہ شکستن رسوا کردن مراد باشد کہ بصلہ بر آید چنانکہ بیدل گوید (ع) نازک دلان باغ تو چون شبنم سحر ٭ بر روے برگ گل شکنند آبگینہا

حضرت بیدل مضمون نازکے پیدا کردہ است و گوید کہ نازک دلان ز برگ گل کار سنگ می گیرند و جام را بر برگ گل می شکنند یعنی از انتہاے نزاکت برگ گل را کہ خود دعواے نزاکت دارد شرمندہ می کنند (اردو) شرمندہ کرنا۔

آبگینہ طارم (اصطلاح) بقول صاحب بحر عجم آسمان (اردو) آسمان (مذکر)

آبگینہ گون طارم (اصطلاح) بقول صاحب بحر عجم مرادف آبگینہ طارم۔

آبلوج بسکون ثالث و ضم لام و واو معروف ساکن بقول صاحب برہان کلہ قند و بقول صاحب بحر عجم مطلق قند (جامی قطعہ) تا آبلوج ہمچو تبرزد نشد بطعم ٭ تا چون نبات نیست بہ پیش نظر شکر ٭ با دانہادہ در دہن ولتت مقیم ٭ دست نشاط عیش لفتح و ظفر شکر ٭ (اردو) بقول صاحب آصفیہ کلہ قند کو اردو مین مصری کا کوزہ کہتے ہین۔ قند بھی اردو مین مستعمل ہے (اسیر ع) اب وہ مزہ نہین لب شیرین کے قند مین ٭ جو کا ہوا ہے یہ کسی خدمت رسیدہ کا ٭۔

آبلوک بسکون ثالث و ضمّ لام بقول صاحب فرہنگ انجمن آراے ناصری مرادف ماضیہ۔

آبلہ بکسر باے عربی و فتح لام (۱) بقول بہار گنبد آب کہ ترجمۂ حباب است بقول صاحب برہانِ جامع۔ (۲) علّت ورم و جوشش معروف صاحب فرہنگ انند گوید کہ آبلہ بمعنی آبلہ دار ہم آمدہ اکثرے از صاحبان لغت آبلہ را ترک کردہ اند بہار گوید کہ (خاریدہ) صفت آبلہ باشد و از تشبیہا تش (۱) تنور (۲) جوے (۳) جوبار (۴) جرس (۵) چشمۂ کوثر (۶) خیمہ (۷) دیدہ بینا (۸) دیدہ ور (۹) سبوے (۱۰) صدف (۱۱) عقدہ (۱۲) غنچہ (۱۳) قدح (۱۴) کفش (۱۵) گوش۔ (خان آرزو ۵۳) چگونہ قطع شود راہ غم کہ در ہر گام ٭ تنور آبلہ آرد بجوش طوفان را ٭ (بیدل ۵۴) خاکسار تو طپیدن کند آغاز چرا ٭ جرس آبلہ بیرون دہد آواز چرا ٭ (صائب ۵۵) چہ شکایت کنم از گرمی صحراے طلب ٭ ہنکہ ہر آبلہ ام چشمۂ کوثر شدہ است ٭ (غنی ۵۶) خبر آمدن لشکر خار است اینجا ٭ خیمۂ آبلہ گر دست دہد بر پا کن ٭ (صائب ۵۷) بے دیدۂ بینا چہ گل از خار توان چید ٭ زخم است بپا یکہ در و آبلہ نیست (صائب ۵۸) خار را تشنہ جگر سر بہ بیابان ندہد ٭ ہر کہ چون آبلہ در راہ طلب دیدہ ور است ٭ (صائب ۵۹) امید وار نباشم چرا بنو میدی ٭ سبوے آبلہ پر از شراب می گردد ٭ (ابوطالب کلیم ۶۰) در بیابان طلب از اثر گرم روی ٭ صدف آبلہ را پر ز شرر یافتہ ام ٭ (صائب ۶۲) غنچۂ آبلہ ام برگ قناعت دارم ٭ روزی من ز دو عالم سر خارے باشد ٭ (صائب ۶۳)

قدم از صدق درین مرحلہ می باید زد * مے لعل از قدح آبلہ می باید زد * (ابوطالب کلیم ۱۰۵۱ھ) بسیار کفش آبلہ ہا پارہ میشود * تا کس سراغ آن گہر بے بہا کند * (سید حسین خالص ۱۱۵۵ھ) از ضعف تن بکوے تو چون پا ے بیر سد * شکل بگوش آبلہ آواز پا رسد * مُولّف - گوید کہ در کلام صائب نمبر (۸) دیدہ ور صفت آبلہ باشد نہ تشبیہ آن و در کلام خالص نمبر (۱۵) گوش تشبیہ آبلہ نباشد و چشمۂ کوثر را در تشبیہات آبلہ مخصوص کردن درست نیست بلکہ مطلق چشمہ تشبیہ آبلہ باشد (اردو) بقول امیر آبلہ مرکب ہے آب اور لہ سے - لہ کلمہ تصغیر ہے جیسے چراغلہ جگنو کو کہتے ہین - (۱) بُلبلا حباب (مُذکّر) (آصفیہ (۲) چھالا - پھپولا - (مُذکّر) (امیر) (ناسخ ۱۲۵۲ھ) ناسخ اپنے دن پھرینگے دشت غربت مین اگر * آبلہ ہر ایک تلوے کا گہر ہوجائے گا * صاحب جامع اللغات فرماتے ہین کہ آبلہ وہ چھالا ہے جو زیادہ کام کرنے سے ہاتھ اور زیادہ چلنے سے پانون مین پڑجاتا ہے اور بیماری چیچک مین بھی بدن پر آبلے نکل آتے ہین

آبلہ ازہم گسستن (استعمال) بہار ذکر این می کند و از معنی ساکت - مُولّف گوید کہ شکستن آبلہ باشد از کثرت و اتّصال یکدیگر چنانکہ صائب گوید (س) زبسکہ آبلۂ دل زہم نمی گسلد * نفس برشتۂ گوہر کشیدہ می ماند * (اردو) آبلے ٹوٹنا - کثرت اور ایک دوسرے کے دباو کی وجہ سے - (نسیم ۔۔) کی گہر ریزی ہمارے آبلون نے لوٹ کر * تھا متاع عمر جو وقف بیابان ہوگیا *

آبلہ بر پاے ریختن (مصدر اصطلاحی) بقول بہار عبارت از گریزانیدن و سرگشتہ و آوارہ کردن و عاجز و درماندہ گردانیدن است

(نظامی ﷺ) زپیکان ترکان آن مرحلہ ٭ توان ریخت بر پاے شان آبلہ ٭ در بعض نسخ این شعر چنین بنظر آمدہ (ﷺ) زپیکان ترکان این مرحلہ ٭ توان ریخت در پاے روس آبلہ ٭ ازینجاست کہ بعض صاحبان لغت این را براے مصدر اصطلاحی (آبلہ در پاے ریختن) سند گیرند (اردو) بھگا دینا آوارہ کرنا بقول امیر سرگردان اور پریشان کرنا (ناسخ ﷺ) خاک اُڑا دی کردیا جنگل مین آوارہ مجھے ٭ چرخ سمجھا گرد باد دامن صحرا مجھے ٭۔

آبلہ بر دوش کردن (مصدر اصطلاحی)

بار گران بر سر نہادن (بیدل ﷺ) چہ بار کلفتی اے زندگی کہ ہمچو حباب ٭ تمام آبلہ بر دوش کردۂ مارا ٭ (اردو) بار گران مین مبتلا کرنا۔ بھاری بوجھ سر پہ لاد دینا۔

آبلہ بستن (مصدر اصطلاحی) آبلہ پیدا کردن

بہار ذکر این می کند و از معنی ساکت (محمد میرک نظمی خراسانی رباعی) دی وعدۂ وصلش چو زبان گلہ بست ٭ جانم ز صبوری کمر حوصلہ بست ٭ چندان رہ انتظار راپیمودم ٭ کز راشک پیاپے مژہ ام آبلہ بست ٭ (اردو) آبلے ڈالنا۔ چھالے پیدا کرنا (آتش ﷺ) اس قدر مجھسے زمانہ کی ہوا ہے برخلاف ٭ کیا عجب بوے حنا ڈالے بدن مین آبلے ٭ امیر نے آبلے ڈالنے کے ضمن مین چھالے پیدا کرنیکو بھی بیان فرمایا ہے۔

آبلہ بیرون دادن (مصدر اصطلاحی)

بیرون آوردن و ظاہر کردن آبلہ بہار ذکر این می کند و از معنی ساکت (صائب ﷺ) دل پر خونم اگر آبلہ بیرون می داد ٭ از گہر بادیہ را دامن دریا می کرد ٭ عجب است کہ صاحب فرہنگ اندراج این را مترادف آبلہ از ہم گستن۔ گوید (اردو) آبلے نکالنا

آبلہ پا (استعمال) بدون اضافت بقول بہار کسے کہ پاے او آبلہ برآوردہ باشد و باضافت ثالث آبلۂ کہ در پا بر آید (مسیح کاشی ع) سر بسر راہ تمناے تو دشت نمک است * آن نمک ساز باین آبلہ پا ارزانی * ظہوری ع) در رہ کعبہ نز فتیم بآرایش فرق * گل خارش بہ نم آبلۂ پا بشگفت * (اردو) (۱) آبلہ پا اردو مین مستعمل ہے (بحر ع) سیر اس سبزۂ عارض کی ہے دشوار بہت پاے * دل آبلہ پا راہ مین ہین خار بہت * (۲) پاؤن کا آبلہ (مذکر)

آبلہ پایان جستجو (اصطلاح) باضافت نون بقول صاحب بحر عجم سالکان راہ طلب (اردو) راہ معرفت مین دوڑنے والے۔

آبلہ پرور (اصطلاح) بہار گوید کہ در صفات پاے مستعمل پاے آبلہ دار را آبلہ پرور گویند کہ او آبلہ را نگہدارد و می پرورد۔ اسم فاعل است از مصدر اصطلاحی (آبلہ پروردن) کہ می آید (کلیم ع) خضر این بادیہ را چند نشان است کلیم * اول ان کو قدم آبلہ پرورد * (اردو) آبلہ دار۔

آبلہ پروردن (مصدر اصطلاحی) آبلہ در پا پیدا کردن و سختی کشیدن (اسیر ع) کہ میشود شکنجہ کش دامن وطن * پاے طلب کہ آبلہ پرور دغیر نیست * در بعض نسخ مصرع ثانی چنین است ع پاے طلب کہ آبلہ پرورد غربت است * (اردو) آبلے پیدا کرنا۔ سختی کھینچنا۔ سختی اُٹھانا۔ سختی جھیلنا۔

آبلۂ پستان (اصطلاح) باضافت ہاے ہوز بقول صاحب بحر عجم تکمہ پستان و عقد پستان و سر پستان باشد (سنجر ع) نیم ان پرورش مادر گیتی راضی * زانکہ خون خوردہ ام از آبلۂ پستانش * (اردو) ٹھٹنی (آصفیہ) وہ تکمہ جو عورت کے پستان پر ہوتا ہے (مع)

آبلۂ تنِ رزان (اصطلاح) باضافت ہاے ہوّز و نون اول بقول صاحب ناصری کنایہ از دانہ ہاے آبدار انگور است کہ از جسم رز بیرون تراویدہ (اُردو) دانہ ہاے انگور جو تر و تازہ ہون۔

آبلۂ جام (اصطلاح) باضافت خامس بقول صاحب فرہنگ انند حباب باشد (اُردو) حباب (مُذکّر)

آبلۂ چشم (اصطلاح) باضافت خامس بقول صاحب انند نقطۂ سپید کہ در چشم باشد (اُردو) پھولا (مُذکّر) پھلّی (مُونّث) (آصفیہ)

(۳۱۱) **آبلہ چیدن** (مصدر اصطلاحی) شکستن آبلہ باشد (نظیری نیشاپوری ؎) آبلے بر رخ از آبلہ گفتم بر سانم ٭ وادی بر ہم ریخت تف آبلہ چین را ٭ (اُردو) آبلہ توڑنا (اسیر ؎) ہمجنس کے ہمجنس نہین درپئے ایذا ٭ توڑے نہ کبھی خار مژہ آبلۂ اشک ٭

(۳۱۲) **آبلہ خاستن** (مصدر اصطلاحی) آبلہ پیدا شدن باشد چنانکہ خسرو گوید ؎ بزیر ہر کف پاے دُر رہنمود چنان ٭ کہ گوئی آبلہ ہا خاست است در کف پایے ٭ (اُردو) آبلہ نکلنا۔ آبلہ پیدا ہونا۔ (ناسخ ؎) آبلے چیچک کے جب نکلے عذار یار پر ٭ بُلبُلوںکو برگ گل پر شبہۂ شبنم ہوا ٭ (ظفر ؎) آبلہ پیدا ہوا داغ دل مضطر کے پاس ٭ چاہیے تھا واقعی شیشہ بھی ہان ساغر کے پاس ٭

(۳۱۳) **آبلہ داشتن** (استعمال) آبلہ دار بودن چنانکہ محمد سعید اشرف گوید ؎ نے ہمین دارو براہت پاے مجنون آبلہ ٭ کردہ است از نقش پالیش روے ہامون آبلہ ٭ (اُردو) آبلہ رکھنا۔ (فی البدیہۂ نظم طباطبائی ؎) آبلے پاؤن مین رکھتی ہے جو تاک انگور ٭ فرش مخمل کا ہوا راستہ چلنے کے لیے ٭

آبلہ در پا ریختن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب بحر عجم مرادف آبلہ بر پا ے
ریختن ۔

(۲/۲) **آبلہ در پا شکافتن** (مصدر اصطلاحی) بکاف
عربی کنایہ از بسیار تکاپو کردنست ۔ (ظہوری
ع) شد تا بہ آب و خاک رہ جستجوے گل ؛
در سعی بسکہ آبلہ در پا شکافتم ؛ (اردو) نہایت
تک ودو کرنا ۔ (دوڑ دھوپ کرنا آصفیہ)

آبلہ در زیر پا نشکستن (مصدر اصطلاحی)
بقول صاحب بحر عجم کنایہ از کمال سبکروحی
و کم آزاری صاحبان بہار عجم و فرہنگ
انند راج ہمین اصطلاح را باثبات می گیرند
و ہمین معنی از و پیدا می کنند ۔ مولف ۔ گوید
کہ کمال سبکروحی آبلہ نون نفی را محفوظ دارد
و کلام صائب سند آنست (ع) از بار غم
اگرچہ دو تا گشت قامتم ؛ نشکستہ است
آبلہ در زیر پاے ما ؛ (اردو) سبکروح اور
سبک بار رہنا ۔ فی البدیہ نظم طباطبائی (ع)
پائی ہے عمر ابد قطع تعلق کر کے ؛ جب سبکروح
ہوا مین تو سبک بار رہا ؛

(۳/۵) **آبلہ در مژگان داشتن** (مصدر اصطلاحی) کنایہ از گریستن
است چنانکہ بیدل گوید (ع) آخر از عجز چو
گل اشک دواندیم بچشم ؛ پاے خوابیدۂ
ما آبلہ در مژگان داشت ؛ (اردو) رونا

(۳/۶) **آبلۂ دل** (استعمال) آبلہ کہ در دل افتد
و پیدا شود (صائب ع) ز نوک ہر مژہ
امروز می چکد آتش ؛ مگر بآبلۂ دل رسید
نیشترش ؛ (اردو) دل کا آبلہ (مذکر)

(۳/۷) **آبلۂ دل شکافتن** (استعمال) باضافت
خامس و کاف عربی چاک زدن آبلۂ دل
باشد (شانی مشہدی ع) شانی شکافت
آبلۂ دل شب وداع ؛ اور رفتار دگر
این غزل عاشقانہ ماند ؛ (اردو) آبلے
توڑنا ۔ (دیکھو آبلہ چیدن)

آبلۂ دل شکستن (مصدر اصطلاحی)

باضافت خاص بقول صاحب بحر عجم فرو نشستن آتش دل و تسکین یافتن آن (صائب ؎) دید چو خونین دلم لالہ ستان خاک را ✿ آبلۂ دل شکست شیشۂ افلاک را ✿ (اُردو) دل کی آگ بُجھنا۔ جی ٹھنڈا ہونا (ذوق ؎) ہم آپ جل بجھے مگر اس دل کی آگ کو ✿ سینے مین اپنے ذوق نہ پایا بجھا ہوا ✿ (تسلیم ؎) وصل کے دن شربت دیدار سے ✿ آگ بجھی طالب دیدار کی ✿

آبلہ دمیدن (استعمال) بقول بہار آبلہ بر آمدن و ظاہر شدن آبلہ و جوش زدن آن باشد خسرو در تعریف شراب گوید ؎) بود بر آتش قدمش دیر پاے ✿ زانش دمید آبلہ سر تا بپاے ✿ (اردو) آبلے نکلنا۔ آبلے پڑ جانا۔ (دیکھو آبلہ خاستن) (آتش ؎) کون سرگردان نہین ہے جستجوے یار مین ✿ پڑ گئے ہین پاے شیخ و برہمن مین آبلے ✿۔

آبلۂ دولابی (اصطلاح) باضافت خاص بقول صاحب بحر عجم آبلہ کہ بہ شدن نش و آب برداشتنش دور دارد۔ یعنی بہ شود و باز آب بر آرد و پس ازان بہ گردد و باز تازہ شود۔ مُلّم حجرًا از ینجاست کہ این را آبلۂ دولابی نام نہادہ اند کہ سلسلۂ آب برداشتنش یعنی تازہ شدنش جاری باشد (سالک یزدی ؎) خار خشکم کہ درین بادیہ از بے آبی ✿ مید ہد آب مرا آبلۂ دولابی ✿ (اردو) بھریا پھوٹا صرف نواح سہارن پور مین کہا جاتا ہے (مُذکّر) وہ آبلہ جو التیام پا کر پھر ہرا ہو جاتا ہے اور یہ سلسلہ مدت تک جاری رہتا ہے۔

آبلۂ رخِ فلک (اصطلاح) باضافت خاص بقول صاحب بحر عجم تارگان۔ (اُردو) تارے۔ ستارے۔ (مُذکّر) (ناسخ ؎)

تھا فلک حیرت مین یہ ثابت ہین یا سیارے
ہین * تیری جوتی کے جو کل چمکے ستارے
رات کو * ۔

آبلہ رو (استعمال) بدون اضافت صفت
کسے است کہ بر رو نشان آبلہ دارد غنی ؎
ہر کرا چشم بر خسار نکو می باشد * شمع پیش
نظرش آبلہ رو می باشد (اردو) چیچک رو (آصفیہ)

آبلۂ روز (اصطلاح) باضافت خاص
بقول صاحب بحر عجم آفتاب ۔ (اردو) آفتاب
(مذکر) (میر ؎) اگر روز بے نقاب ہوا تھا
وہ صبح کو * اب تک ہے آفتاب جہانتاب بے
زوال * ۔

آبلہ ریختن (استعمال) بدون اضافت (۲)

آبلہ ریز بقول بہار صفت پا است مؤلف
گوید کہ درین شک نیست کہ آبلہ ریز صفت
است ولیکن تخصیص این با پا نا قابل تسلیم
است کہ عرفی در کلام خود جگر آبلہ ریز ہم
آوردہ است (صائب ؎) بپاے آبلہ ریز
آنقدر رہ جستم * کہ غوطہ زد بہ گہر رشتہ ہاے
موج سراب * (عرفی ؎) ما دست و دہن
سوختۂ نغمۂ عشقیم * دوزخ جگر آبلہ ریز از نفس
ماست * خلاصہ اینست کہ استعمال آبلہ با
مصدر ریختن آمدہ و از آبلہ ریز عضوے
مراد است کہ ریزش آبلہ ازان جاری باشد (اردو)
آبلہ ٹپکنا محاورۂ اردو مین مستعمل ہے بقول امیر
چھالے مین مادہ آجانے سے جلن ہونا ۔ آبلہ بہنا
آبلہ پھوٹنا ۔ آبلہ پھوٹ بہنا بھی کہا جاتا ہے ۔
دیکھو امیر اللغات ۔ پس عضو آبلہ ریز کا ترجمہ
بہتا ہوا آبلہ رکھنیوالا عضو ہو سکتا ہے (قلق ؎)
آلہی خیر ہو کچھ آج رنگ بیڈھب ہے *
ٹپک رہا ہے کئی دن سے آبلہ دل کا *
(رند ؎) دل مرا شیشہ نہ تھا دیتا صدا جو
ٹوٹ کر * بہگیا ہمراہ اشک اک آبلہ سا
پھوٹ کر * (آتش ؎) پھوٹ کر آبلوں نے

خشک زبانین ترکین * تمسے شرمندہ مین
اے خار مغیلان نہ گیا * (وزیرؔ) آبلے
پھوٹ بہے دل کے بھر آئین آنکھین پیپ
مین آب گہر اپنا بہے گوہر کے عوض * ۔

آبلہ زار (استعمال) بدون اضافت بقول
بہار از عالم گلزار است (والہ ہرویؔ)
ہر موے من از رنج سفر پاے نگاریست *
چون رشتۂ تسبیح تنم آبلہ زاریست * خلاصہ
انیست کہ آبلہ زار جاے باشد کہ در و آبلہ
ہا بد ۔ بہار گوید کہ زار حرفست کہ در محل
کثرت اشیا استعمالش کنند چنانکہ گلزار و لالہ زار
و بقول صاحب برہان زار مکان روئیدن
باشد ہمچو لالہ زار و بمعنی انبوہی و بسیاری
ہم (اردو) وہ عضو جسمین آبلے پڑ گئے ہون یا
چھالے پیدا ہوے ہون ۔

آبلہ کردن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب
تحقیق آبلہ پیدا کردن و آبلہ دار شدن کہ
مرادف آبلہ کردن باشد ۔ (طغراؔ)
ز آواز ہر شعلۂ بلبلہ * زدہ پردۂ گوش
جام آبلہ * (خالص صفاہانیؔ) حق القدم
گرفت گہرہاے نیرو * پاے کسے کہ آبلہ
زود در سراغ ما * (اردو) آبلہ دار ہونا چھالے
نکالنا ۔ آبلے پیدا کرنا (امیر) دیکھو آبلے ڈالنا

(۳۱۹) **آبلہ شکستن** (استعمال) شکستن آبلہ باشد
لازم و متعدی ہر دو چنانکہ بیدل گوید (ؔ)
مانند نقش پا بگل عجز خفتہ ایم * برما ہزار آبلہ
باران شکست و ریخت * (اردو) آبلہ ٹوٹنا
توڑنا ۔ (امیر اللغات)

(۳۲۰) **آبلہ فتادن** (استعمال) پیدا شدن آبلہ
باشد مرادف آبلہ خاستن ۔ (قاسمی گونا
بادیؔ) جبین شان پر از چین چو رخسار
آب * فتادہ بر و آبلہ چون حباب *

آبلہ فرسا (استعمال) بقول بہار در صفات

آبلہ فرسود پاے مستعمل و سندے کہ از کلام

صائب پیش می کند در بحث آبله فرسود

کردن می آید حاصل اینست که آبله فرسود

صفت پاے باشد که بسیار تگ و دو کند چنانکه

آبله او فرساید فرسودن بمعنی بغایت کهنه

شدن و پایمال گردیدن و از هم ریخته شدن

و محو گردیدن آمده کذا فی بحر العجم - (اُردو)

اردو مین فرسوده ـ سال خورده ـ پرانی

اور بوسیده چیز کو کہتے هین ـ فرسوده حال

بمعنی خسته حال مستعمل ہے لیکن پاؤن کی

صفت مین پاے آبله فرسا و آبله فرسود

کا ترجمه یون هو سکتا ہے که وه پاؤن جسکے

آبلے پس گئے هون ـ

آبله فرسود کردن پا (مصدر اصطلاحی) (۳۴۱)

باضافت نون تکا پوے بسیار و تگ و تاز

کردن باشد چنانکه صائب گوید (ـه) صائبؔ

چه کنی پاے طلب آبله فرسود ❊ هر کس

بمقامے که رسید است رسید است ❊ (اُردو)

دوڑنا دھوپنا ـ تگ و دو کرنا ـ دوڑ دھوپ

کرنا ـ (آصفیه) ـ

(۳۴۲) **آبلۂ فرنگ** (اصطلاح) باضافت خاص

مرضے است مشهور که آتشک نام دارد ـ

صاحب برهان بضمن آتشک می فرماید که

آبلۂ فرنگ همین مرض است ـ (اردو)

بقول امیر آبلہ فرنگ وه بیماری ہے جسکو

باد فرنگ اور آتشک بھی کہتے هین ـ

یه مرض قدیم زمانه مین نه تھا هندوستان

مین اهل هند اور اهل فرنگ کے اختلاط

سے بسبب اختلاف طبائع پیدا هوا طب کی

پرانی کتابون مین اس کا ذکر نهین ہے ـ

(۳۴۳) **آبله کردن** (مصدر اصطلاحی) مرادف

آبله زدن باشد ابو البرکات منیر (ـه) پا کرده

ایم از مژه در راه تو وے ❊ از اشک دیده

آبله کرد است پاے ما ❊ (اشرف مازندرانی

(ـه) نے همین وارد برا هت پا که مجنون آبله

کرده است از نقش پایت روے هامون
آبله * بهار ذکر این می کند و از معنی ساکت است
صاحب بحر عجم آبله کردن دهن را تخصیصاً
ذکر می فرماید که تبخاله بر آوردنِ دهان است
مؤلف - را باین تخصیص اختلاف است
که ضرورتے ندارد - آبله کردن پا و روے
و دهن داخل همین اصطلاح عام است
سند آبله کردن پا و روے مذکور شد
و آبله کردن دهن از کلام لا لعیلم پیدا است
که صاحب بحر ذکر آن می کند (؎) خاک
ما سوختگان آتش دیگر دارد * دهنِ مور
کند آبله دانهٔ ما * -

آبنوس بر وزن خاکبوس بقول صاحب برهان درختے باشد سیاه و مشهور است
که چوب آنرا اگر بر آتش نهند مانند عود بگدازد و بوے خوش دهد اگر با آب بسانید و در چشم
کشند شبکوری را ببرد و خوردن آن سنگ مثانه را بریزاند (۲) نوعے از ماهی هم هست
بسیار لذیذ (اردو) آبنوس (مذکر) بقول امیر ایک درخت ہے جسکی لکڑی سخت
اور نہایت سیاہ ہوتی ہے - (۲) مچھلی کی ایک قسم جو نہایت ذائقہ دار ہوتی ہے -

آبنوسی شاخ (اصطلاح) بقول صاحب
بحر عجم سورنائے یعنی شهنائے - نائے که
از چوب آبنوس ساخته باشند (خاقانی ؎)
آن آبنوسی شاخ بین مار شکم سوراخ بین *
افسونگر گستاخ بین لب بر لب یار آمده * (اردو)
شہنائی (مؤنث) (بحر ؎) جام نقارۂ شادی
ہے مجھے اے ساقی * قلقل شیشۂ مے
نغمۂ شہنائی ہے * -

آبو بر وزن قابو بقول صاحب برهان گل نیلوفر است و بقول صاحب ناصری
خال که برادر مادر باشد (خواجه عمید لویکی ؎) صنعش ز سر کوه برویانده شقائق *

در باغ دماندہ لطفش سوری وآبو ہ (اردو) بقول صاحب جامع اللغات۔ (۱) وہ پھول اور پھل جو پانی مین پیدا ہو جیسے نیلوفر وغیرہ و بقول صاحب آصفیہ گل نیلوفر کو دو طرح بولتے ہین (الف) کنول گٹّہ کا پھول یہ سورج نکلنے کے وقت کھلتا ہے (ب) کنول۔ پدم۔ پدما۔ کمودنی کا پھول جس کا استعمال اکثر دواؤن مین ہوتا ہے۔

آبوس بروزن قاموس بقول صاحب محیط اعظم طوطیاے سبز است (اُردو) نیلا طوطا (مُذکر)۔

آبوق بروزن فاروق بقول صاحب برہانِ جامع مرادف (آپوق بباے فارسی) باشد۔

آبون بروزن قانون بقول صاحب جامع اللغات آوازے کہ دہان بندکردہ ازلب ہا برآرند۔ کسے از اہل لغت ذکر این نکردہ (اُردو) وہ آواز جو مُنھ بند کر کے ہونٹون سے نکالی جاوے۔

آبہ۔ بروزن تابہ بفتح باے عربی بقول صاحبان برہان و سروری (۱) نام قریہ ایست از قراے ساوہ وآنرا آوہ نیز گویند و بقول بہار (۲) کلمۂ نسبت است چون سردابہ بمعنی سردخانہ وگورابہ بکاف فارسی بمعنی گنبدے کہ سر مقابر سازند (اُردو) ایک قریہ کا نام جو حوالی عراق مین واقع ہے (۲) نسبت کا کلمہ اردو مین بترکیب فارسی بعض الفاظ کے ساتھ مستعمل ہے جیسے سردابہ بمعنی تہ خانہ۔ (آصفیہ)

آبہی بکسر ثالث بروزن والہی بقول صاحب برہان نام رودخانہ ایست کہ اورا رودخانہ آہو نیز گویند و بقول ناصری جیحون (زرتشت بہرام سے) ہمانگاہ نزدیک دریا رسید * یکے ژرف دریاے بن ناپدید * بوستا درون نام آن آبہی * کہ قعرش نبودست ہرگز تہی * (اُردو) ایک خاص ندی کا نام جسکو فارسیون نے رودخانہ آہو اور جیحون بھی کہا ہے

آبید بروزن ناہید بقول صاحب برہان (۱) شرارہ آتش و (۲) سرشک را گویند و در مویدالفضلا بجاے حرف آخرین راے قرشت و در جاے دیگر حرف زاے فارسی نوشتہ و بجاے حرف ثالث یاے حُطّی صاحب ہفت قلزم گوید کہ بجاے ممدودہ مقصورہ ہم بنظر آمدہ (اُردو) بقول صاحب جامع اللغات پہلوی زبان کا لفظ ہے (۱) شرارہ آگ کا و بقول صاحب آصفیہ شرارہ (مُذکّر) (۲) سرشک (مُذکّر) (نسیم ؔ)
اُٹھے شعلے درون سینہ سے تعظیم فرقت مین * سرشک دیدہ استقبال کو تا آستین آیا *

آبین بروزن کابین بقول صاحب برہان نام قریہ ایست نزدیک بخارے کہ مومیائی کانی درانجا بہم رسد (اُردو) بقول صاحب جامع اللغات ایک موضع کا نام جس سے کانی مومیائی نکلتی ہے ۔

الف ممدوده بابائے فارسی

آپگانہ بسکون باے فارسی بقول صاحب آنند و نوادر بچۂ ناتمام کہ از شکم مادر بیفتد

چہ از آدمی وچہ از جانور مشتق از مصدر آپگندن کہ می آید (مسعود سعد سلمانؔ) شکم حادثات
آبستن ٭ از نہیب تو آپگانہ فگندہ ٭ (اُردو) ساقط شدہ حمل کا نا کامل بچہ صاحب
نفائس اللغات نے بھی اس کا ذکر کیا ہے۔ بقول صاحب جامع اللغات کچا حمل جو
عورت یا گاے یا بکری کا گرجاے اور وہ بچہ جو مردہ پیدا ہو بقول صاحب آصفیہ کچہ بچہ۔

آپگندن بسکون باے فارسی و فتح کاف فارسی بقول صاحب نوادر المصادر
مصدر است بمعنی افگندن (اردو) گرانا۔ پٹخنا۔ دے مارنا (آصفیہ)

آپوق بضم باے فارسی و سکون واو بقول صاحب برہان آنست کہ کسے
دہان خود را پر باد کند و دیگرے چنان دست بر دہان وے زند کہ صدا از دہان
او بر آید (اردو) وہ آواز جو مُنھ میں ہوا بھر کر رُخساروں پر مارنے سے بے ساختہ
نکلتی ہے۔

الف ممدودہ با تاے فوقانی

آتبین بکسر ثالث و رابع بروزن عابدین بقول صاحب برہان (۱) نفس
کامل (۲) نیکوکار (۳) صاحب گفتار و کردار نیک و اسعد السعدا (۴) نام پدر
فریدون (اردو) (دیکھو لفظ آبتین)۔

آتش بقول صاحب برہان بفتح ثالث یکے از عناصر اربعہ واو بذیل تحقیق لفظ آدیش می فرماید
کہ در ہمہ فرہنگ ہا بکسر تاے قرشت آمدہ و با دانش قافیہ شدہ صاحب زاحتہ الاغلاط گوید

کہ در کلام پارسیان قافیہ آتش باغش و دلکش ہم آمدہ اگرچہ مُلّا ابھری خراسانی فرماید کہ (ع)
پیوند شگفتگی است باعشق ٭ چون کسرہ حرف تاے آتش ٭ ولیکن حق تحقیق آنست کہ
کسرۂ تا از عالم شاذ است بالجملہ آتش لقول برہان چند معنی آید۔

(۱) ضد آب کہ بعربی نار خوانند (توحید ع) گہ از آتش نماید چہرۂ خویش ٭ گہ از آب و گہ
از خاک و گہ از باد ٭ (مع) (اردو) آتش بقول امیر اسکی اصل ژند کا لفظ آترس ہے
آترس سے قدیم فارسی مین آتیش اور اُس سے آتش ہوگیا اردو مین (مونث) مستعمل ہے
بمعنی آگ۔ اربع عناصر سے ایک عنصر کا نام (نصیر ع) کیون نہ کھین بشر کو ہم آتش و
آب و باد و خاک ٭ قدرت حق سے ہین بہم آتش و آب و باد و خاک ٭ اردو مین سرکش
اور شش کا قافیہ آتش سے باندھا گیا ہے۔

(۲) آتش بمعنی نور (اُردو) نور (مذکر) بمعنی جوت (ارشد ع) ہوتا ہے نور ماہ کا یکسان
جہان مین ٭ تو خوب چاند ہے کہ وہان تھا یہان نہ تھا ٭ صاحب امیر اللغات نے بذیل استعمالات
و تشبیہات لفظ آتش۔ فرمایا ہے کہ آتش بمعنی تجلی و نور اردو مین مستعمل ہے جیسے آتش طور۔

(۳) آتش بمعنی رواج (اردو) رواج (مذکر) دیکھو لفظ آب کی چوتھی معنی۔

(۴) آتش بمعنی رونق (اردو) رونق (مونث) آگ بمعنی چمک دمک تشبیہاً اردو مین مستعمل
ہے (امیر) (مومن ع) وہان آب رخ اور یہان آتش دل ٭ جدہر دیکھو اُدھر ہے جلوہ گر آگ
(۵) آتش بمعنی غضب (اُردو) غضب (مذکر) (ذوق ع) اس بت کا سمجھ حسن خداداد
نہ اسکو ٭ یہ تجھ پہ خدا کا دل ناشاد غضب ہے ٭ اردو مین آگ غصہ کے معنون مین بھی

مستعمل ہے (امیر) (نسیم ؎) تھوڑے خلاف حکم سے ہوتا ہے خشمگین ٭ کیسی بھری ہوئی آگ ہے مزاج البشر مین آگ ٭۔

(۶) آتش بمعنی سبکروحی کہ کنایہ از بے تکلّفی و شگفتگی و ظرافت باشد مخفی مباد کہ فارسیان استعمال سبکروح بمعنی سبک پرواز کردہ اند چنانکہ صائب گوید (؎) معنی از لفظ سبک روح سبکپرواز است ٭ لفظ پرداختہ بال و پر این شہباز است ٭ پس سبکروحی مرادف سبک پروازی باشد (اردو) سبک پروازی۔ سبک روحی۔ سبک باری۔ (مؤنّث) ہلکا پن (مُذکّر)

(۷) آتش بمعنی قدر و مرتبہ (اُردو) قدر و مرتبہ (دیکھو لفظ آب کے دسوین معنی۔

(۸) آتش بمعنی گرانی نرخ (اردو) نرخ کی گرانی (مؤنّث)

(۹) آتش کنایہ از شیطان (اردو) شیطان (مذکر) (ذوق ؎) ہونا عاشق سوچ کر اس دشمن ایمان کا ٭ دل نہ کر جلدی کہ جلدی کام ہے شیطان کا ٭

(۱۰) آتش کنایہ باشد از مردم شجاع و دلیر (اُردو) جوانمرد۔ دلیر (آصفیہ)

(۱۱) آتش کنایہ از شخص عاشق (اردو) عاشق (مُذکّر) (شہیدی ؎) جب تک بنی بنی نہ بنی گھر کی راہ لی ٭ عاشق ہین یا شہیدی کسی کے غلام ہین ٭

(۱۲) آتش کنایہ از گرمی۔ وحدّت عشق ہم و بقول صاحب انند کنایہ از گرمی آفتاب (نظیری ؎) چشمش براہے می رود مژگان نمناکش نگر ٭ در سینہ دارد آتشے پیراہن چاکش نگر ٭ (اردو) گرمی (مؤنث) سوز عشق (مُذکّر) آفتاب کی گرمی لفظ آگ۔ سوز و گداز کے معنون مین بھی مستعمل ہے (ناسخ ؎) مری چشم دریا بہاتی رہی ٭ مری آگ عالم جلاتی رہی ٭۔

(۱۳) آتش نزد اہل صنعت کیمیا است (اُردو) کیمیا (مُونّث) (مسدس حالی ؎) کرو کچھ کہ کرنا
ہی کچھ کیمیا ہے ٭ مثل ہے کہ کرتے کی سب بدیا ہے ٭۔
(۱۴) آتش۔ بمعنی گوگرد احمر (اردو) سرخ گندہک (مونث) (آصفیہ)۔
(۱۵) آتش کنایہ از قوّت ہاضمہ (اردو) قوّت ہاضمہ (مُونّث) (آصفیہ)
(۱۶) آتش بمعنی اشتہا (اردو) اشتہا۔ بھوک (مُونّث) (مصحفی ؎) کھاگئی مردے ہزارون
ہی زمین ٭ اشتہا لیکن نہ اسکی کم ہوئی ٭ اردو مین بھوک پیاس کی شدت کو آگ کہتے ہین
(امیر) (مومن ؎) آب خنجر سے کہین پیاس مری بجھتی ہے ٭ اور بھی آگ لگاتا ہے
یہ پانی مجکو ٭۔
(۱۷) بقول صاحب فرہنگ انندراج آتش کنایہ باشد از آفتاب (اُردو) آفتاب۔
سورج (مُذکر)
(۱۸) آتش کنایہ باشد از برق (اُردو) برق۔ بجلی (مونث) (آصفیہ)
(۱۹) آتش کنایہ از شراب سرخ (اردو) سرخ شراب (مُونّث)
(۲۰) آتش کنایہ از شراب گرم (اردو) گرم شراب (مونث)
(۲۱) آتش کنایہ از لب سرخ معشوق (اُردو) معشوق کے سرخ لب (مُذکّر)
(۲۲) مُولّف گوید کہ آتش کنایہ از دوزخ ہم باشد (سلمان ساوجی ؎) بہرہ جز آتش
چہ یابد ہر کہ برّ دسر بہ تیغ ٭ خاصہ شمعے را کہ او چشم و چراغ انبیاست ٭ (اردو) دوزخ (مُونّث)
(مومن ؎) ہوا مسلمان مین اور ڈرے نہ درس واعظ کو سن کے مومن ٭ بنی تھی دوزخ

بلا سے بنتی عذاب ہجر صنم نہ ہوتا ٭ بقول صاحب فرہنگ انند راج تش مخفف آتش است چنانکہ مولوی معنوی می فرماید (ع) موسی اندر درخت ہم تش دید ٭

آتشِ آب پرور (اصطلاح) باضافت رابع بقول صاحبان برہان جامع و سروری کنایہ از تیغ آبدار است عجب است کہ صاحب سروری ازکلام خاقانی سند گیرد کہ متعلق بہ آتش تیغ است وہو ہذا (ب) کوه البرز را کند آہنگ ٭ آتش آب پرور تیغش ٭ مؤلف- گوید کہ سند آتش آب پرور بمعنی تیغ از کلام رضا قلیخان ہدایت بدست آمده (ب) یکے آتش آب پرور بدستش ٭ کہ باخوے مریخ و بار وے کیوان ٭ (اردو) شمشیر آب دار- و تیغ آبدار جسکی سند لفظ آب دار پہ گذر چکی ہے-

آتشِ آب پیکر (اصطلاح) باضافت رابع بقول صاحب ناصری کنایہ از (۱) شراب (۲) سراب (۳) شمشیر آب دار (۴) لب معشوق حکیم سنائی (ب) در گذر زین سرائے کون و فساد ٭ ببر از معدن و بر و بمعاد ٭ کاندرین خاک تودہ بے آب ٭ آتش آب پیکرست سراب ٭ (اردو) (۱) شراب (مونث) (۲) سراب (مذکر) بقول صاحب آصفیہ وہ چیز جو موسم گرما مین عین دوپہر کیوقت زمین شور مین پانی کا دھوکا دیتی ہے- اردو مین سراب مستعمل ہے (۳) شمشیر آبدار (مونث) (۴) لب معشوق- (مذکر)

(۲۲۳) **آتشِ آبدار** (اصطلاح) باضافت رابع فارسیان این را بہ تشبیہ سرخی رخسار استعمال کردہ اند چنانکہ صائب گوید (ب) صلح داد است آب و آتش را ٭ آتش آب دار رخسارش ٭ مخفی مباد کہ آتش بمعنی نور و رونق و غضب آمده چنانکہ در لفظ آتش بر معنی نمبر ۲ و ۳ و ۴ گذشت پس سرخی رخسار را آتش آبدار رخسار میتوان گفت (اردو) بقول امیر

آتش رخ بلا اضافت القاب محبوب کیلئے
مستعمل ہے اور آتشین رخسار بھی کہا جاتا ہے
اور آتش رنگ رخ معشوق کے صفات سے
ہے۔ (ناسخ ؎) کھینچے گر نقشہ ترے رخسار
آتش رنگ کا ✿ کیا عجب یکرنگ ہو گر خامہ
ار ژنگ شمع ہو۔

(۴۲۲۵) **آتش آب سوختن** (استعمال) خشک کردن
آتش آب را است چنانکہ ظہوری گوید
(؎) باد خاکم را ببرد آتش آبم را بسوخت ✿
خوردہ بر ہم طینتم از اعتدال افتادہ ام ✿ مخفی مباد
کہ آب بمعنی آبرو و آتش کنایہ از حدت عشق
آمدہ چنانکہ در لفظ آب و لفظ آتش گذشت
پس آتش آب را سوختن بمعنی سوختن حدت
عشق آبرو را میتوان گرفت کہ کنایہ از بے آبروگی
است و مصداق از ماست کہ بر ماست (اردو)
آگ کا پانی کو خشک کر دینا۔ حدت عشق سے
آبرو جل جانا۔

آتش آب رنگ (اصطلاح) باضافت رابع
بقول صاحب ناصری کنایہ از شراب صاف
باشد (رضا قلیخان ہدایت ؎) بہ آب آتشین
آن آتش چون آب ہمزانو ✿ شگفتہ آب آتش
رنگ و آتش آب رنگستے (اردو) شراب
صاف (مونث)

(۴۲۲۶) **آتش آب گردیدن** (استعمال) سرد شدن آتش
چنانکہ صائب گوید (؎) کدام زہرہ جبین بے نقاب
گردیدست کہ آتش از عرق شرم آب گردید
است (اردو) آگ بجھنا۔ (امیر اللغات)

آتش آر (اصطلاح) بدون اضافت رابع
و بد الف ثانی بقول صاحب شمس اللغات رونق
و رواج۔ دیگر کسے از اہل لغت ذکر این نکردہ
و بدینمعنی مرادف آتش است کہ بر نمبر ۳ و ۴ گذشت

آتش آرمیدہ (اصطلاح) باضافت رابع
و الف ممدودہ ثانی کنایہ از آتش غیر مشتعل است
کہ در خاکستر محفوظ باشد و آرمیدہ صفت آتش است

بہار بضمن لفظ آتش ذکر این می کند و از معنی
ساکت۔ حقیقت انیست کہ این مفعول مصدر
(آرمیدن آتش) است۔ آرمیدن بمعنی ساکن
شدن و قرار گرفتن و نجنبیدن آمدہ (والہ ہروی
ے) دران زلف والہ نگہ کن دل خود ٭
نذیدی اگر آتش آرمیدہ ٭ (اُردو) دبی
ہوئی آگ۔ جس کا مصدر بقول امیر (آگ
دبی ہونا) یا (آگ دبنا) ہے (امیر ے) پاؤن
پڑگئے ہین پھپولے مرے تمام ٭ ہر گام
راہ عشق مین گویا دبی ہے آگ ٭۔

آتش آسمان (اصطلاح) باضافت رابع
بقول صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ برق
و رعد و تندر (اُردو) بجلی۔ گرج (مونث) آصفیہ

(۷۱۵) **آتش آسمان جولان** (اصطلاح) باضافت
رابع۔ آتش مشتعل باشد (جمال الدین عبدالرزاق
در تعریف آتش گوید ے) زبانہ سیرت و گردون
نہیب و دریا جوش ٭ زمین گذار و زمان فعل و
آسمان جولان ٭ (اردو) آتش بلند بقول
امیر جس مین شعلے زیادہ اُٹھتے ہون (ناصر ے)
جلا کر پہاڑون کو کر دے جو خاک ٭ بلند
اور تیز آتش ہولناک ٭

(۷۱۴) **آتش آشامیدن** (مصدر اصطلاحی)۔
بقول بہار مرادف آتش خوردن است کہ
می آید (امیر خسرو ے) نہ گشت سیر ز طوفان
آتش عشقت ٭ دلم کہ باد گوارا اش آتش
آشامی ٭ (اُردو) دیکھو آتش خوردن۔ بقول
صاحب جامع اللغات آگ پھانکنا۔ غضب
مین آنا۔ عاشق ہونا۔ غم کھانا۔ مصیبت بھگتنا

آتش آلود (استعمال) بقول بہار معروف
چنانکہ ملا وحشی گوید (ے) جاے خود در بزم
خوبان شمع سان ہرگز نکرد ٭ آنکہ اشک گرم
و آہ آتش آلودے نداشت ٭ (محمد سعید اشرف ے)
تا نقاب افگندہ آن رخسار محسود چراغ ٭
در فانوس حسن آتش آلود چراغ ٭ مولف گوید

کہ آتش آلود صفت چیزے است کہ (۱) پر از آتش (۲) و نورانی و روشن و پر رونق باشد۔ ملا وحشی در کلام خود آہ آتش آلود بمعنی آہ آتشین آوردہ و از حسن آتش آلود کہ در کلام اشرف است حسن روشن مراد باشد (اُردو) بقول صاحب جامع اللغات نہایت گرم چیز اور بقول امیر آتشناک اُردو مین مستعمل ہے یعنی آگ سے بھرا ہوا۔ آگ کی طرح سُرخ (۲) نورانی۔ چمکیلا۔ روشن رونق دار۔

آتش آہنگ (اصطلاح) بقول بہار۔ کنایہ از جلد و تیز رو باشد (مولانا مظہر در تعریف اسپ گوید ؎) سنجاک بادیہ پروردٔ آتش آہنگے ٭ کز آب و کاہ کفایت کند باہ و سراب ٭ مؤلف گوید کہ از قبیل گرم خیز و گرم رو۔ گرم رفتار (اردو) آتش قدم اردو مین مستعمل ہے بقول امیر تیز قدم۔ گرم رو (ناسخ ؎) اس قدر آتش قدم دیکھا نہین اے شہریار ٭ کیا عجب گر نعل ہو جاے سم توسن مین آگ ٭۔

آتشِ ارزن فشان (اصطلاح) باضافت رابع بقول صاحب ناصری کنایہ از آتشے است کہ شرارہ ہاے بسیار دارد (خاقانی ؎) ہست روے ہوا کبوتر فام ٭ آتش ارزن فشان کند امروز ٭ (اردو) وہ آگ جس سے شرارے اور چنگاریان نکلین۔

آتش ارزن فشان کردن (مصدر اصطلاحی) آتش را تیز کردن بجدے کہ شرار انگیزد۔ سند این در اصطلاح ماضیہ گذشت (اُردو) آگ بھڑکانا بقول امیر آگ کو ہوا دیکر مشتعل کرنا (رشک ؎) آگ بھڑکا کے دکھاتا ہے اے نامہ بر ٭ حال جانسوز زبانی نہ کہا جاے گا

آتش از آب افروختن (مصدر اصطلاحی) مرادف آب از آتش برآوردنست صاحب

(۳۲۹)

فرہنگ انند ذکر این کرده است (میر معزی ع)

من چو خواہم کرد فریاد آب ز آتش بر کشم ٭

او چو خواہد خورد تشویر آتش افروز ز آب ٭

(۳۲۰) **آتش از آب انگیختن** (مصدر اصطلاحی) امر غیر ممکن و غریب بظهور آمدن و آوردن - مخفی مباد که مصدر انگیختن را اہل لغت بالاتفاق متعدی قرار داده اند و بدین لحاظ در معنی اول الذکر اعتراض پیدا میشود ولیکن از استعمال فارسیان انگیختن بمعنی لازم ہم بنظر آمده چنانکه نظامی گوید (ع) میان نازک و سینه انگیخته ٭ درین مصرع لفظ انگیخته بمعنی بلند و بر آمده باشد کذا فی نوادر المصادر و از کلام ابن جلال عراقی ہم که این مصدر اصطلاحی را نوشته است معنی لازم پیدا است (ع) انگیخت است آتش حسنت ز آب حسن ٭ یعنی امر عجیب و غریب از حسنت بوقوع آمده سند معنی متعدی بدست نیامده ولیکن مصدر انگیختن خود سند آن باشد (اردو) عجیب و غریب کام وقوع مین آنا - کرنا -

آتش از آب بر آوردن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم مرادف آب از آتش بر آوردن و در یک معنی مرادف ماضیه ہم (واله ہروی ع) ز آتش آب بر آورده عشق و آتش از آب ٭ ز دل بدیده نیاورده ایم از عبث ٭

(۳۲۱) **آتش از آتش نمیسوزد** (مثل) این مثلے است و فارسیان در جاے زنند که دو مقابل عدیل یکدیگر باشند - صاحبان لغت ذکر این نکرده اند اما در کلام ظهوری استعمال این یافته میشود (ع) غیر گو ورد دفع گرماے ہوس صندل بمال ٭ آتش از آتش نمیسوزد - دل ما آتش است ٭ (اردو) ٹھیرے ٹھیرے بدلائی نہین ہوتی - جیسے کو تیسا - لوہے کو لوہا ہی کاٹتا ہے - سوتے کو سوتا نہین جگاتا - برابر کی ٹکر -

(۳۲۲) **آتش از پا نشستن** (مصدر اصطلاحی) سرد شدن

آتش است چنانکہ بیدل گوید (ع) زبانہ نشست
آتش تا نشد خاکستر اجزا ایش * پسعی نیستی ہم
عبرت کار اینچنین باید * (اردو) آگ بجھنا۔

آتش از چشم پریدن (مصدر اصطلاحی)

بقول صاحب بحر عجم کنایہ از حالتے است کہ
از رسیدن صدمہ سخت بر سر و روے رو
دہد و در چشم مثل لمعہ برق متخیل شود و بہار
گوید کہ این را چراغ از چشم جستن نیز گویند۔
(مرزا طاہر وحید گوید ع) چو سیلی بچقماق
گوشش رسید * ازان سیلی آتش ز چشمش
پرید * (اردو) آنکھون مین ترمرے پھرنا۔
بقول امیر و داغ صدمہ سے آنکھون کے
آگے ذرّے ذرّے سے نظر آنا۔

آتش از چشم جستن (مصدر اصطلاحی) اول بقول

آتش از چشم جہیدن صاحب بحر عجم مرادف ما قبل

(صائب ع) خانہ کز روے آتشناک و
روشن نشد * تا قیامت می جہد آتش ز چشم
روزنش * بہار ہم ذکر این می کند۔ مؤلّف
گوید کہ آتش از چشم جہیدن ہم باستناد ہمین
شعر صائب مرادف اوّل باشد۔

آتش از چشم کسے گرفتن (مصدر اصطلاحی)

بقول بہار و صاحب بحر عجم مرادف آب
از چشم کسے گرفتن کہ ترسانیدن باشد۔ مؤلّف
گوید کہ تادیب مراد است کہ بہتر از ترسانیدن
است۔ (تاثیر ع) ازان آتش چراغ دودمانے
می شود روشن * کہ در خردی پدر از چشم
گریان پسر گیرد * و بہ تحقیق مؤلّف (۲)
بمعنی حقیقی ہم استعمال این می شود۔ چنانکہ
علی خراسانی گوید (ع) ہر کس کہ سوز عشق
زا فغان من گرفت * آتش بجاے آب
ز چشمان من گرفت * (اردو) ڈرانا، ادب سکھانا
(۲) کسی کی آنکھون سے بعوض اشک شرر لینا
کیف (ع) سگ لیلی کو سکھادے ادب اتنا
کوئی * دیکھکر قیس کو بھاگے نہ ہرن کی صورت

(۱) آتش از چنار جست (مقولہ)

(۲) آتش از چنار جستن (مصدر

اصطلاحی) بہار ذکر نمبر (۲) می کند و بضمن آن مقولہ (۱) را ہم۔ بقولش نمبر (۲) امرے در نہایت غرابت واقع شدن است۔ می فرماید کہ چون امرے در نہایت غرابت واقع شود فارسیان گویند کہ آتش از چنار جست خلاصہ انیست کہ مقولہ (۱) مشتق از مصدر اصطلاحی است۔ (انوری ع) بے آبرے دست تو ہر کس کہ آب یافت * از دست چرخ جست چنان کاتش از چنارہ۔ مؤلف گوید کہ آتش از درخت چنار جستن در بادی النظر عجوبہ نباشد صاحب غیاث گوید کہ چنار بفتح درختے باشد در ولایت۔ بسیار کلان برگش بشکل پنجۂ انسان بشبہا زو اکثر بار و عمرش بہزار سال رسد و بقول صاحب فرہنگ انجمن آرائے ناصری شیخ عطار گوید (ع

ہلاک نفس خوے زشت نفس است * نکوزد این مثل را ہوشیارے * کفن بر تن تند ہر کرم پیلہ * بر آرد آتش از خود ہر چنارے (رضا قلیخان ہدایت ع) چنار ار سالخورد آید بسوزد * چنار خوردکے آتش فروزد * پس متحقق شد کہ آتش از چنار بعد از مدت دراز پیدا شود و بعضے از اہل لغت این مدت را ہزار سالہ گفتہ اند۔ اندرینصورت آتش از چنار جستن امریست کہ در ہزار سال عمر سر زند باقی حال در رائے مؤلف آتش از چنار جستن وقوع امرے باشد کہ آسان نیست مؤلف را بانہایت غرابت البتہ اتفاق نیست چیزے کہ کم بوقوع آید و در حکم الشاذ کالمعدوم باشد۔ آتش از چنار جستن است وبس (اردو ف (۱) مشکل کام ہوگیا (۲) مشکل کام کا ہو جانا۔

(۳۲۲) آتش از چیزے زبانہ زدن (مصدر اصطلاحی

شعلہ کشیدن آتش است از چیزے (جامی ؒ)
آن کج کلہ چو کاکل گلبوے شانہ زد * از رشک شانہ
آتشم از دل زبانہ زد * (اردو) آگ بھڑک اٹھنا
آگ بھڑکنا (امیر) آتش ؒ نالۂ عاشق
دل سوختہ ہے آفت جان * بھڑکی خوب آگ
جہان ڈھیر ہے خاکستر کا *

(۱) آتش از خیار برون جستن (مصادر اصطلاحی)

(۲) آتش از خیار جستن بہار۔ دوم را
بضمن (آتش از چنار جستن ذکر کنند) و (۱) کنایہ
باشد از بودن امرے ناممکن و ممتنع (۲) امر
ممتنع و ناممکن بوقوع آمدن (امیر خسرو ؒ)
من از افسردہ دلان سوز عشق چون جویم *
زہے محال کہ آتش برون جہد ز خیار * (کمال
اسمعیل ؒ) لطیفہ کرم تست اینکہ نرگس را *
بسے باد بہار آتشے جہد ز خیار * (اردو)
کسی کام کا ناممکن ہونا (۲) ناممکن کام کا
وقوع مین آنا۔

آتش از خیار نجست و نجہد (مثل) مثلے است
کہ فارسیان در مقام اظہار امر محال و ممتنع
زنند صاحب ناصری بضمن لفظ چنار ذکر این
می کند (ادیب صابر ؒ) نکرد وہم نکند حاسد
تو کار صواب * نجست وہم نہ جہد ہرگز از خیار
آتش * (اردو) پانی مین آگ نہ لگی ہے اور
نہ لگے گی۔ ہوا مٹھی مین بند نہین ہو سکتی۔
(معروف ع) کر سکے کون بھلا بند ہوا مٹھی مین

آتش از دل افروختن (مصدر اصطلاحی)
مرادف آتش از دل کشودن باشد (نظامی ؒ)
تا بتوانی ز دل آتش فروز * دشمن خود را بہ گل
کش چو روز * صاحب ارمغان ہمین سند را
بذیل آتش افروختن می آورد۔ قائل

آتش از دل بر آوردن (مصدر اصطلاحی)
دل را روشن کردن است کہ صفاے قلب
باشد چنانکہ باقر کاشی گوید (ؒ) گر مرد راہ
عشقی از دل برار آتش * کے روشنی پذیرد

چشم از چراغ مردم ؏ (اردو) دل روشن کرنا قلب کی صفائی کرنا۔

(۳۲۶) **آتش از دل سنگ کشیدن** (مصدر اصطلاحی)

مرادف آتش از سنگ کشیدن است (مظہر جانجان ؏ از دل سنگے تو آخر آتشے خواہی کشید ؏ آہن سردے کہ می کوبیم بے تاثیر نیست

(۳۲۷) **آتش از دل کشودن** (مصدر اصطلاحی)

کنایہ از آہ کردن است سند این از کلام رضی دانش در مصدر (آب از جگر گرفتن) گذشت۔ (اردو) آہ کرنا۔ آہ کھینچنا (اسیر ؏ ہنستے تھے جو قاہ قاہ شیشے ؏ اب کرتے ہین آہ آہ شیشے ؏ (ناسخ ؏ ہجر ساقی مین بطِ مے ہو گئی جلکر کباب ؏ جائے قلقل اے صراحی آہ آتشبار کھینچ ؏

(۳۲۸) **آتش از زبان شعلہ کشیدن** (مصدر اصطلاحی)

کنایہ از آہ گرم کردن است (محتشم کاشی ؏ بترس از انکہ در آرد سر از دہان من آتش ؏ بجانب تو کشد شعلہ از زبان من آتش ؏ (اردو) آہ گرم کرنا۔

(۳۲۹) **آتش از سنگ بر آمدن** (مصدر اصطلاحی)

لازم آتش از سنگ بر آوردن است کہ ظاہر شدن آتش چقماق از سنگ باشد سیح کاشی ؏ از تاب ہیئت چہرۂ گلرنگ بر آیئنہ آتش تماشائے تو از سنگ بر آیئد (اردو) پتھر سے آگ نکلنا۔ چقماق سے آگ جھڑنا

(۳۳۰) **آتش از سنگ بر آوردن** (مصدر اصطلاحی)

متعدی ماضیہ کہ بقول بہار (۱) چقماق زدن (۲) کار مشکل کردن است و او سند را بر اصطلاح۔ آتش بنرل۔ حوالہ دہد و آن ہمان است کہ در اصطلاح آیندہ می آید (اردو) (۱) آگ جھاڑنا بقول امیر چقماق سے آگ نکالنا۔ (۲) مشکل کام محنت و مشقت سے کرنا (مع

(۳۳۱) **آتش از سنگ برون آمدن** (مصدر اصطلاحی)

مرادف آتش از سنگ بر آمدن باشد

(محمد اسحاق شوکت ؎) کے دلیل منزل
جانان تواند شد تنت ٭ آتش منزل کجا از
سنگ راہ آید برون ٭

آتش از سنگ رویانیدن (مصدر اصطلاحی)

بقول بہار کنایہ از ایجاد کردن آتش از سنگ
است و این استعارہ باشد (الخ) چنانکہ صائب
گوید (؎) نیم پروانہ تا بر گرد شمع دیگران گردم ٭
سپند شوخ من از سنگ می رویاند آتش را ٭
مؤلف۔ گوید کہ آتش از سنگ بر آوردن
ایجاد نیست کہ نتیجہ چقماق زدن است آنچہ
شاعر آتش رویانیدن نوشتہ بخیال مؤلف
سرخی سنگ باشد کہ از سائیدن حنا بر سنگ
پیدا گردد و ہمان سرخی استعارہ باشد از
آتش بعضے برانند کہ سپند تخم حناست کہ آن را
برای دفع چشم زخم بر آتش سوزند و آن را از
تیز کے از و پیدا شود اگر فی الحقیقت چنین
باشد فاعل (آتش از سنگ رویانیدن)
ہمین سپند باشد کہ حنا را پیدا کند و لیسائیدن
آن رنگ سرخ بر سنگ کشد واللہ اعلم اردو میں
بقول صاحب جامع اللغات مشکل کام کرنا۔ صاحب
بہار عجم کے قول کا ترجمہ۔ پتھر سے آگ نکالنا
و بقول مؤلف پتھر سے آگ اگانا یعنی پتھر سے
حنا کی سرخی پیدا کرنا۔

(۱۲۱۳) **آتش از سنگ کشیدن** (مصدر اصطلاحی)

مرادف آب از آہن کشیدن باشد۔ (۲)
چقماق زدن (صائب ؎) منشین فسردہ
از پئے سامان اشک و آہ ٭ آتش ز سنگ و
آب ز آہن کشیدہ اند ٭ (غنی ؎) آتش رخ
جنون از سنگ طفلان می کشد ٭ یک نفس
غافل نیند از کار خود دیوانہ ہا ٭ (اردو)
دیکھو آب از آہن کشیدن و آتش از سنگ
بر آوردن۔

(۱۲۱۴) **آتش از سینہ رویانیدن** (مصدر اصطلاحی)

کنایہ از آہ کردن (صائب ؎) ز مژگان خار خار

از سینہ می رویاند آتش را * بیاقوت لب از رخ رنگ می گرداند آتش را * (اردو) سینہ سے آہ نکالنا (آتش ؎) نکالیں گے ترے تفتہ جگر جو آہ سینہ سے * تو کرکے اسکو آلودہ شراروں میں نکالیں گے *

آتش از غاو شو جہانیدن (مصدر اصطلاحی)

کنایہ از کار ناممکن و ممتنع را ممکن ساختن است صاحب ناصری بغیر لفظ چار ذکر این می کند و گوید کہ غاو شو مرادف چار است (شمس فخری ؎) پنداشت شمنت کہ بہ اندیشۂ محال * تاند کہ آتشے بجہاند ز غاو شو * (اردو) آسمان تارے اتار لانا۔ آسمان پہاڑ کے تھگلی لگانا: بقول امیر دشوار یا محال اور ناممکن کام کرنا۔

آتش از و یافتند (مقولہ) بقول صاحبان شمس د موید الفضلا۔ بمعنی رونق و گرمی بازار از و یافتند (اردو) ساری رونق انھیں سے ہے انھیں کے دم قدم کی برکت ہے۔

(۳۲۴) **آتش افتادن** (مصدر اصطلاحی) اثر کردن آتش چنانکہ غنی گوید (؎) چو سرکش بر سر افتادگی آید مشو ایمن * کہ کار خویش خواہد کرد آتش ہر کجا افتد * (اردو) آگ لگنا (امیر اللغات)

(۳۲۵) **آتش افتادن بچیزے** (مصدر اصطلاحی) (۱) اثر کردن آتش بچیزے (صائب ؎) از شکر خندہ ات آتش بجہان افتادست * این چہ شور است کہ در عالم جان افتاد است * (۲) بے قرار شدن (ارسلان ؎) مرا کہ رہ گذر سوے گل و گلشن نمی افتد * کہ از ہجر گلے آتش بجان من نمی افتد * (اردو) آگ لگنا دونوں معنوں میں (امیر اللغات)

(۳۲۶) **(۱) آتش افتادن در چیزے** (مصدر اصطلاحی)
(۲) آتش افتادن در کسے

اول بقول بہار کنایہ از سوختہ شدن چیزے و بہ تحقیق مولف اثر کردن آتش و روشن شدن آن چنانکہ

محتشم گوید (؎) زسوز دل چو باد شرح حال خویش نویسم * ہزار بار فتد در زبان قلم آتش * لارسلان ؎) ز آہ آتشینم دل نمی سوزد رقیبان را * کہ آتش ہیچگہ در سنگ و در آہن نمی افتد * (۲) مؤلف. گوید کہ آتش افتادن در کسے کنایہ از گرم شدن او باشد خواہ از غصہ یا بغض و حسد. چنانکہ ظہوری گوید (؎) آتشے در واعظ افتد گر نمایم توبہ * عمر بگذشت و گداز شرم استغفار نیست * اردو دونوں معنوں میں آگ لگنا (۱) کسی چیز مین آگ لگنا یعنی جلنے لگنا (۲) کسی شخص کو آگ لگنا اس کا غصہ ہونا جلنا کھبن جانا خواہ غصہ سے یا حسد سے. (ناسخ ؎) ذکر کیا شب ہاے فرقت مین چراغ و شمع کا * آگ لگنے سے کبھی روشن سیہ خانہ ہوا * (داغ ؎) ذکر مجنون سے مجھے آگ لگی جاتی ہے * گرچہ ظاہر ہے تمہارا وہ طلبگار نہ تھا

(ظفر ؎) اثر دیکھا ترا اے گریہ وہ بیدرد کہتا ہے * کہ مجکو آگ لگتی ہے ترے آنسو بہانے پر *

آتش افرازہ (اصطلاح) بقول صاحب بحر عجم تیرے بود از آتشبازی کہ بر ہوا رود (اردو) ہوائی (مونث) (صاحب آصفیہ ؎) داغ گیا پٹاخانہ وہ دلدار ہوائی * چھوڑون گا مین گوز کی یکبار ہوائی *-

آتش افروختن (مصدر اصطلاحی) بقول صاحب بحر عجم (۱) روشن کردن آتش (۲) فتنۂ خوابیدہ را بیدار کردن و بقول بہار فتنہ و آشوب برانگیختن و بہ تحقیق مؤلف (۳) مجازاً سوز پیدا کردن (شیخ شیراز ؎) اگر صد سال گبر آتش فروزد * چو یکدم اندران افتد بسوزد * (ولہ ؎) میان دوتن آتش افروختن * نہ عقل ست خود درمیان سوختن (محتشم کاشی ؎) افروخت آتش از نگہ گرم

آتشے ٭ در محتشم نہفتہ برآورود ود رفت۔
(اردو) آگ روشن کرنا۔ آگ سلگانا (۲)
آگ لگانا۔ (آتش ۵۱) خس وخاشاک کا
رتبہ ہے مجھے عالم مین ٭ پہلے پھکتا ہون مین
جوآگ کو سلگاتا ہون۔ (برق ۵۲) آپ
جل جائین گے سب آگ لگانے والے ٭
دو گھڑی مین وہی تم ہو وہی جانان مین ہون

آتش افروز (اصطلاح) بقول صاحب برہان
(۱) ظرفے باشد بہیئت کلۂ آدمی۔ دو سوراخ
تنگے دارد۔ چون آنرا گرم کنند ومیانِ آب فرو
برند آب را بخود کشد وچون بکنار آتش نا افروختہ
گذارند چون گرم شود بخارے ازان بر آتش
وزد و آتش را افروزد واین از مخترعاتِ
جالینوس است (الخ)۔ بعضے گویند کہ ظرف میانہ
تہی است از مس وغیر آن کہ بہیئت کلۂ جانور
دو چشم وبینی ودہان داشتہ باشد۔ در موضع
دہانِ وے سوراخ باریکے کنند ہرگاہ خواہند
آتش بیفروزند اندکے آب دران کنند وبر
آتش نہند تا گرم شود وبخار آب بر آتش وزد
وآتش افروختہ گردد۔ (اردو) ایک ظرف
کا نام جسکو جالینوس نے ایجاد کیا تھا جس سے
آگ روشن کیجاتی ہے۔
(۲) آتش افروز بقول صاحب برہان سوختہ
ہرچیزے کہ بدان آتش افروزند۔ (اردو)
بقول صاحب جامع اللغات آگ جلانے کا
ایندھن۔
(۳) آتش افروز بقول صاحب برہان نام
ماہ یازدہم است از سال ہاے ملکی یزدجری۔
(اردو) سال یزدجری کے گیارہوین مہینہ
کا نام۔
(۴) آتش افروز نام مرغے ہم است کہ آنرا
برومی ققنس خوانند۔ ہزار سال زندگانی کنند۔
پس ریزہ ہاے ہیزم جمع آوردہ دران بنشیند
وبال وپر زند تا آتش افروختہ گردد و وے بسوزد

(برہان) (ابونصر نصیرائی ؎) بے تو اے آفتاب
بر دل ما ؛ شب مہتاب آتش افروز است ؛
(اردو) ایک پرندہ کا نام جس کو زبان اردو
مین بھی ققنس ہی کہتے ہین ۔ بقول صاحب جامع
اللغات ہزار برس سے کم اسکی عمر نہین ہوتی ۔
آخری وقت خس و خاشاک جمع کر کے خود اسمین
بیٹھ جاتا ہے اور پر جھاڑتا ہے پرون سے آگ
نکلکر کانٹے جل اٹھتے ہین خود بھی انہین مین جل
جاتا ہے ۔

(۵) آتش افروز ۔ مطبخی و مددگار مطبخی نیز مسیح ۔
(حکیم سنائی ؎) کافتاب سپہر با ہمہ قدر ؛ آتش
افروز دیگدان من است ۔ (اردو) اردو مین
آتش افروز آگ بھڑکانے والے کے معنون
مین مستعمل ہے ۔ (مومن ؎) ملا جب یہ جواب
سامعہ سوز ؛ ہوا سرگرم آہ آتش افروز آتش
افروز کا ترجمہ اردو مین باورچی اور اسکا مددگار
جسکو دکن مین سوختہ کہتے ہین جو آگ کی نگرانی
کرتا ہے ۔

(۶) آتش افروز فاعل ہر یک معنی مصدر آتش
افروختن و مجازاً فتنہ پرداز (اردو) اردو
مین آتش افروز مجازاً مفسد اور فتنہ پرداز
کو بھی کہتے ہین ۔ (بحر ؎) آتش افروزون نے
یارب سر اٹھایا ہے بہت ؛ شمع کے مانند کھینچ
انکی زبان بالائے سر ۔

آتش افروزنہ (اصطلاح) بفتح نون ہر
چیزے کہ بدان آتش افروزند ہمچو خس و خاشاک ۔
(۲) چقماق ۔ (موید الفضلا) ۔ (اردو) (۱) ایندھن
(مذکر) (مع) (۲) چقماق (مونث) (آصفیہ)

آتش افروزہ (اصطلاح) بقول صاحب
جامع اللغات مرادف آتش افرازہ (اردو)
ہوائی تیر جو آتشباز بناتے ہین ۔ آگ دینے پر
سیدھا نشانے پر جاتا ہے ۔

آتش افسردن (مصدر اصطلاحی) بدون
اضافت رابع ۔ سرد شدن گرمی شوق چنانکہ